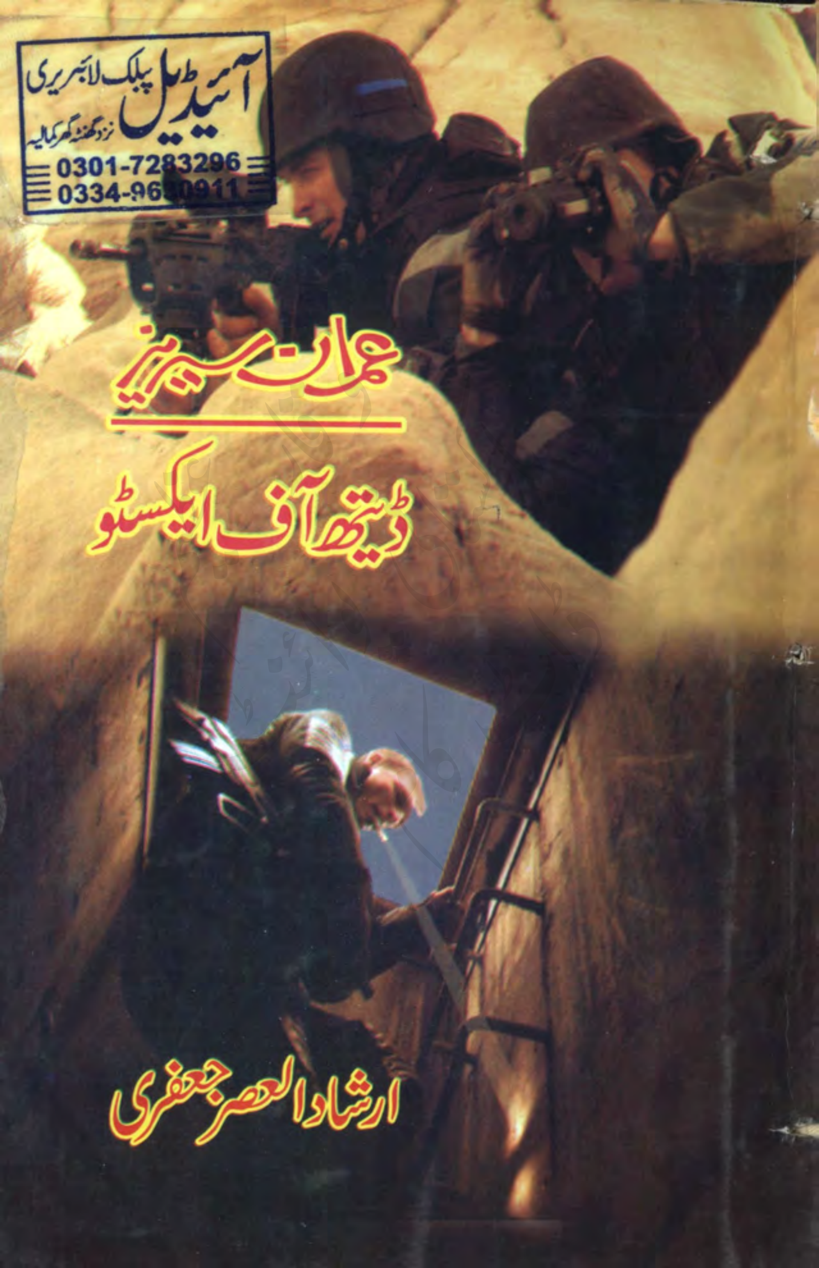

آئیڈیل پبلک لائبریری
نزد گھنٹہ گھر کمالیہ
0301-7283296
0334-9680911

محترم قارئین

السلام علیکم!

نیا ناول ''ڈیتھ آف ایکسٹو'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس مرتبہ علی عمران اور اس کی ٹیم کا ٹکراؤ ہے زیرو لینڈ کے ایجنٹوں سے اور آپ اس بات سے تو بخوبی واقف ہیں کہ سنگ ہی اور تھریسیا جس ملک میں داخل ہو جائیں اس ملک میں ہنگامے پھوٹ پڑتے ہیں۔ ہر طرف افراتفری پھیل جاتی ہے۔ حکومت کے ایوانوں میں زلزلہ آ جاتا ہے کیونکہ سنگ ہی اور تھریسیا کا نام ہی خوف و دہشت اور سنگدلی کی علامت ہے۔

زیرو لینڈ کے ایجنٹ اگر کوئی منصوبہ بنا لیتے ہیں تو پھر اس منصوبے کی ناکامی کے چانس نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں اور اس مرتبہ زیرو لینڈ نے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے خاتمے کا منصوبہ بنایا ہے اور اس سلسلے میں ان کی پلاننگ بھی بہت شاندار ہے۔ یہ ان کی پلاننگ کا نتیجہ ہے کہ علی عمران پاکیشیا سے باہر چلا گیا اور ایکسٹو پاکیشیا میں اکیلا رہ گیا۔ یوں ان کی طاقت دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی۔ سنگ ہی اور تھریسیا

پاکیشیا میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر ٹریس کر لیتے ہیں بلکہ ایکسٹو کا خاتمہ کرنے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف ایکریمیا میں فنچ اور نانوتا، علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف بھرپور کارروائیاں کرتے ہیں اور عمران کو تو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ زیرو لینڈ نے ان کے خلاف سازش کی ہے۔

ان عالمی مجرموں، عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور بلیک زیرو کے درمیان ایسا خونی ٹکراؤ ہوتا ہے کہ جس کے نتیجے میں ایک ایسی کہانی نے جنم لیا ہے کہ جس کی سطر سطر سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ہے اور مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں اپنے وعدہ کے مطابق آپ کے لئے ایک منفرد کہانی لکھنے میں کامیاب ہو گیا ہوں لیکن یہ سب بھی آپ کی دعاؤں اور محبتوں کا ثمر ہے۔ آپ کی چاہتیں جو مجھے آپ کے خطوط کی صورت میں ملتی ہیں اور میرا حوصلہ بڑھتا ہے۔ بس یہی گزارش ہے کہ آپ میرا حوصلہ بڑھاتے رہیں اور مجھے مشوروں سے نوازتے رہیں اور میں انشاء اللہ آپ کے لئے آپ کے ہیرو علی عمران پر ناول لکھتا رہوں۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ارشاد العصر جعفری

ہر قسم کے ناول، ماہانہ ڈائجسٹ، بچوں کی کہانیاں، عمران ڈائجسٹ
1-7263293
آئیڈیل پبلک لائبریری
[illegible] محمد طارق [illegible]

عمران نے گھڑی پر وقت دیکھا تو صبح ہونے میں کافی دیر تھی لہذا اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن ایسا لگتا تھا کہ نیند کی دیوی اس سے روٹھ چکی ہے۔ اسے اپنے بیدار ہونے کی وجہ بھی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ کچھ دیر تک کروٹیں بدلنے کے بعد اس نے ایک بار پھر گھڑی پر وقت دیکھا تو تہجد کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اماں بی اسے کئی بار تہجد کی نماز ادا کرنے کی ہدایت کر چکی تھیں اس لئے اس نے سوچا کہ اب آنکھ کھل چکی ہے تو نماز تہجد ادا کرنی چاہئے۔ یہ سوچ کر وہ نماز کے لئے مخصوص کمرے میں آ گیا۔ نماز کے کمرے میں موجود تخت کے قریب ہی سلیمان سویا ہوا تھا۔ سلیمان نے عشاء کی نماز دیر سے پڑھی تھی اور پھر وہ تخت کے قریب ہی سو گیا تھا۔ عمران نے صرف ایک نظر اسے دیکھا اور پھر وضو کرنے کے لئے باتھ روم میں چلا گیا۔ وضو کر کے

اس نے نماز تہجد ادا کی اور نماز کے بعد اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

''اے اللہ۔ ساری دنیا سو رہی ہے اور میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں''...... عمران نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اسے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''صاحب۔ آپ اپنے لئے دعا کریں۔ ہماری شکایت تو نہ کریں''...... سلیمان کی آواز سن کر عمران نے باقی دعا دل ہی دل میں مانگی۔ دعا مانگنے کے بعد عمران نے سلیمان کی طرف دیکھا جو اب اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا۔

''کیا کہہ رہے تھے تم''...... عمران نے سلیمان کو آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا تو اس نے نظریں جھکا لیں۔

''وہ۔ وہ آپ کہہ رہے تھے نا کہ ساری دنیا سو رہی ہے۔ میں سمجھا شاید آپ مجھے سوتا دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے میری شکایت کر رہے ہیں''...... سلیمان نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''سلیمان۔ عبادت سنجیدگی سے ہوتی ہے۔ ہنسی مذاق سے نہیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جی صاحب۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ وضو کر کے میں بھی تہجد کی نماز پڑھتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں''...... سلیمان نے فوراً ہی سنجیدہ لہجے میں کہا اور وضو کرنے کے لئے باتھ روم کی طرف بڑھ

گیا جبکہ عمران اپنے بیڈ روم میں آ گیا۔ چونکہ ابھی بھی اسے نیند نہیں آ رہی تھی اس لئے اس نے سائنس میگزین کا تازہ شمارہ اٹھایا اور اسے دیکھنے لگا۔ اسے مطالعہ کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سلیمان چائے کا کپ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے کپ عمران کے سامنے رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''صاحب۔ خیر ہے آج آپ کو نیند نہیں آ رہی''...... سلیمان نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ خیر ہی ہے۔ بس ویسے ہی نیند نہیں آ رہی۔ جاؤ۔ تم جا کر سو جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''صاحب۔ آپ جانتے ہیں کہ نیند کس وجہ سے نہیں آتی''۔ سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں عمران سے پوچھا۔

''نہیں۔ میں تو نہیں جانتا۔ نیند نہ آنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے''...... عمران نے سلیمان سے پوچھا۔

''آپ کی عمر بھی زیادہ ہو چکی ہے بلکہ بہت ہی زیادہ ہو چکی ہے۔ اس عمر میں وہ وجہ تو نہیں بننی چاہئے''...... سلیمان نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کس وجہ کا ذکر کر رہے ہو۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ''...... عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''صاحب۔ جب ٹین ایجر کے سر پر عشق کا بھوت سوار ہوتا ہے تو پھر وہ بھوت نیند کو بھگا دیتا ہے''...... سلیمان نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ یہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں۔ نہ آپ ٹین ایجر ہیں اور نہ ہی میں۔ تیرہ سے اٹھارہ سال تک کی عمر والے کو ٹین ایجر کہا جاتا ہے اور ویسے بھی آپ کی معلومات انتہائی ناقص ہیں۔ عشق کا بھوت صرف ٹین ایجر کے سر پر ہی سوار نہیں ہوتا بلکہ یہ کسی بھی عمر کے انسان کو چمٹ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ ٹھیک ہے۔ آپ کے سر پر عشق کا بھوت سوار ہو گیا ہے''...... سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''عشق کا بھوت میرے سر پر سوار ہوا ہے اور خوش تم ہو رہے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صاحب۔ آپ کو عشق ہوا ہے تو اب آپ کی شادی بھی ہو جائے گی اور جب آپ کی شادی ہو جائے گی تو پھر میرا نمبر بھی لگ جائے گا۔ اب آپ بتائیں کہ یہ میرے خوش ہونے کی بات ہے یا نہیں''...... سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تم سے کس نے کہا ہے کہ عشق کا نتیجہ شادی ہوتا ہے''۔ عمران نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی صاحب۔ عشق کا انجام تو شادی ہی ہوتا ہے''...... سلیمان نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''حضرت قیس المعروف مجنوں جنگلوں میں مر گیا، پنوں صحرا کی ریت میں دب گیا، فرہاد نہر کھودتے کھودتے اپنے انجام کو جا پہنچا، رانجھا ہیر کی بھینسوں کی خدمت کرتے کرتے ختم ہو گیا۔ حضرت سلیمان پاشا صاحب۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ کس عشق کا انجام شادی ہوا ہے''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''صاحب۔ وہ پرانے دور کے عشق تھے۔ آج کے جدید دور کے عشق تو انٹرنیٹ پر ہوتے ہیں۔ محبوبہ افریقہ میں بیٹھی چیٹ کر رہی ہے اور عاشق پاکیشیا میں بیٹھا ہوا ہے۔ پھر محبوبہ پاکیشیا آتی ہے اور اپنے عاشق کو بیاہ کر لے جاتی ہے۔ آج کل تو عشق میں ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ اخبار اٹھا کر دیکھ لیں جو انٹرنیٹ شادیوں کی خبروں سے بھرا ہوتا ہے''...... سلیمان نے اس انداز میں کہا جیسے وہ عمران کو سمجھا رہا ہو۔

''اب تک انٹرنیٹ عشق کے نتیجے میں سینکڑوں شادیاں ہو چکی ہوں گی لیکن لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا، سسی پنوں اور شیریں فرہاد جیسی عالمی شہرت کس کو نصیب ہوئی ہے''...... عمران نے سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ کی یہ بات تو صحیح ہے صاحب۔ ویسی عالمی اور دائمی شہرت تو کسی کو نصیب نہیں ہوئی''...... سلیمان نے اقرار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو سلیمان پیارے۔ ان لوگوں کو عالمی اور دائمی شہرت اس

لئے حاصل ہوئی کہ ان کی شادی نہیں ہوئی۔ اگر ان کی شادی ہو جاتی تو آج ان کا نام لیوا کوئی بھی نہ ہوتا''...... عمران نے سلیمان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس نے عالمی شہرت حاصل کرنی ہو وہ شادی نہ کرے''...... سلیمان نے کہا۔

''میں نہیں کہتا عاشقوں کی تاریخ کہتی ہے۔ اب چونکہ تم نے بھی عشق میں نام کمانا ہے لہٰذا تم بھی شادی کا خیال دل سے نکال دو''...... عمران نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ میں نے کب کہا ہے کہ میں نے عشق میں نام کمانا ہے اور عشاق کی صف میں رانجھے، مجنوں اور فرہاد کے برابر کھڑے ہونا ہے۔ میں نے تو صاحب اپنا جنازہ جائز کرانا ہے اور اپنی شادی کرانی ہے''...... سلیمان نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ جاؤ کراؤ اپنی شادی۔ میں نے کب روکا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آہ۔ یہی تو پرابلم ہے صاحب۔ جب تک آپ کی شادی نہیں ہوتی میں بھی شادی نہیں کر سکتا''...... سلیمان نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم مجھ سے پہلے شادی نہیں کر سکتے''۔ عمران نے سوالیہ لہجے میں سلیمان سے کہا۔

''اللہ آپ کا بھلا کرے صاحب۔ بالکل میں یہی کہنا چاہتا ہوں''۔

سلیمان نے کہا۔

''تم مجھ سے پہلے پیدا ہو سکتے ہو۔ کیا شادی مجھ سے پہلے نہیں کر سکتے''...... عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ پیدا ہونے پر تو میرا اختیار نہیں تھا۔ لیکن شادی کرنے پر تو اختیار ہے نا''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ مجھ سے پہلے شادی کرنے میں کیا قباحت ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ اماں بی کی جوتی بہت سخت ہے۔ اگر میں نے آپ سے پہلے شادی کر لی تو انہوں نے مجھے نمک حرام کا خطاب دے کر اپنی جوتی سے میرا سر پلپلا کر دینا ہے''...... سلیمان نے وجہ بیان کرتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ہاں۔ تمہارا یہ اندیشہ درست ثابت ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ یہ وقت نورانی وقت ہے۔ اس وقت آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ بہت جلد شادی کر لیں گے''...... سلیمان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''لوگ اس وقت عبادت کرتے ہیں اور تم اس وقت شادی کی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو۔ اٹھو اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔ مجھے فجر کی نماز ادا کرنی ہے''...... عمران نے کہا تو سلیمان منہ بناتے ہوئے

اٹھ کھڑا ہوا۔

''شادی بھی عبادت ہے صاحب اور شادی سے غفلت کرنے والے کی بھی قیامت کے دن پکڑ ہو گی''...... سلیمان نے کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ پھیل گئی لیکن اس نے سلیمان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''اور یاد رکھیئے۔ اگر میں کنوارہ مر گیا تو اس کا جواب بھی آپ سے ہی طلب کیا جائے گا اور نکاح نہ کرنے کی جو سزا ہو گی وہ بھی آپ کو ملے گی کیونکہ میں تو صاف کہہ دوں گا کہ میری شادی نہ ہونے کا سبب میرا صاحب تھا''...... سلیمان نے دروازے کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے بلند آواز میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جبکہ عمران کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی اور پھر دو تین لمحوں بعد وہ سنجیدہ ہو گیا۔ فجر کی نماز کے لئے اذانیں ہو چکی تھیں اس لئے وہ تخت پر کھڑا ہو گیا اور اس نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔

ہر قسم کے ناول، ماہانہ ڈائجسٹ، بچوں کی کہانیاں، عمران سیریز
آئیڈیل پبلک لائبریری
0301-7283296
نزد گھنٹہ گھر کمالیہ ★ عظیم احمد طارق 0334-9630911

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا اور کمرے کے وسط میں ایک طویل میز موجود تھی جس کے دونوں اطراف پانچ پانچ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جبکہ ایک کرسی میز کے اختتام پر درمیان میں رکھی ہوئی تھی۔ یہ کرسی باقی کرسیوں کی نسبت بڑی، کشادہ اور خوبصورت تھی۔ میز کی دائیں جانب کی کرسیوں پر سنگ ہی، تھریسیا اور تین دیگر افراد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ بائیں جانب فنچ، نانوتا کے ساتھ تین افراد اور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ بڑی کرسی ابھی خالی تھی اور یہ کرسی بگ باس کی تھی۔ وہ دسوں افراد بگ باس کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے کیونکہ بگ باس نے ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی تھی۔

بگ باس اور کرسیوں پر موجود دس افراد آج کل ایکریمیا میں ایک مشن کے سلسلے میں موجود تھے لیکن بگ باگ نے مشن سے ہٹ کر یہ میٹنگ کال کی تھی اور یہ سب افراد سوچ رہے تھے کہ

ایسی کون سی اہم بات ہو گی کہ بگ باس نے مشین کی تکمیل سے پہلے ہی یہ ہنگامی میٹنگ طلب کر لی ہے۔

میٹنگ کے مقررہ وقت سے دس منٹ اوپر ہو چکے تھے اور ابھی تک بگ باس نہیں آیا تھا اور یہ بہت ہی حیرت کی بات تھی کیونکہ زیرو لینڈ والے وقت کی قدر سے آگاہ تھے اور وہ ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرتے تھے اس لئے جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ان دسوں افراد کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

''انتہائی حیرت انگیز۔ آج تک تو ایسا نہیں ہوا۔ ہم لوگ تو ایک ایک سیکنڈ کی پابندی کرتے ہیں۔ پھر آج بگ باس کو کیا ہو گیا ہے۔ مقررہ وقت سے، بارہ منٹ اوپر ہو چکے ہیں''...... کمرے میں موجود گہرے سکوت کو نانوتا کی آواز نے توڑ دیا۔ نانوتا کی آواز سن کر سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں۔ حیرت انگیز تو ہے لیکن بگ باس کسی اہم مسئلے میں گھر گئے ہوں گے۔ تبھی لیٹ ہو رہے ہیں ورنہ وقت کی اہمیت تو ہم سب جانتے ہیں''...... فنج نے نانوتا سے کہا اور پھر وہاں موجود تمام افراد کی طرف دیکھا۔

''ہاں۔ اور میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ بگ باس جس اہم مسئلے میں گھر گئے ہیں وہ زیرو لینڈ کے لئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے بلکہ زیرو لینڈ کے لئے پریشانی کا باعث ہے''...... تھریسیا نے کہا۔

''زیرو لینڈ کے لئے بھلا کوئی مسئلہ پریشانی کا باعث کیسے بن سکتا ہے''...... بائیں جانب بیٹھے ہوئے چوتھے آدمی نے کہا۔

''سمارٹ۔ ہم لوگ ناقابل تسخیر، باوسائل اور ترقی یافتہ ضرور ہیں لیکن مسئلے ہمارے لئے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ ہم نے کئی مسائل کا سامنا کیا ہے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''مسائل پیدا ہو جاتے ہیں لیکن ہم ان مسائل کو نمٹا بھی تو لیتے ہیں''...... سمارٹ نے سنگ ہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سنگ ہی یا کوئی دوسرا شخص بولتا کمرے کا دروازہ کھلا اور بگ باس اندر داخل ہوا۔ بگ باس کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ دسوں افراد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بگ باس باوقار انداز میں چلتا ہوا اپنی کرسی تک پہنچا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تشریف رکھیں''...... اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بگ باس نے وہاں موجود افراد سے کہا تو وہ سب اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

''سب سے پہلے تو میں آپ سے معذرت چاہوں گا کہ میں مقررہ وقت سے لیٹ ہو گیا''...... بگ باس نے کہا اور پھر اس نے سب کے چہروں کا جائزہ لیا۔ وہ سبھی بگ باس کے لیٹ ہونے پر پریشان تھے۔

''بگ باس۔ ایسا لگتا ہے کہ کوئی اہم مسئلہ پیدا ہو گیا ہے جس

کی وجہ سے آپ پریشان ہیں اور آج لیٹ بھی ہو گئے ہیں''۔ تھریسیا نے اپنی کرسی سے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں بگ باس سے کہا اور پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تمہارا اندازہ بالکل درست ہے تھریسیا۔ ہمارے اربوں ڈالرز کا پراجیکٹ ہمیں ناکام ہوتا دکھائی دے رہا ہے''...... بگ باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو میٹنگ میں موجود افراد نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''بگ باس۔ ہم نے یہاں ایکریمیا میں ایک سائنسی لیبارٹری بنائی ہے اور اس سلسلے میں ہم اور ہمارے چار سائنس دان یہاں موجود ہیں۔ لیبارٹری پر تو ابھی کام شروع ہی نہیں ہوا اور پھر اربوں ڈالرز کا نقصان کیسے ہو سکتا ہے''...... اس مرتبہ فنچ نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بھی مؤدبانہ تھا۔

''زیرو لینڈ کے اعلیٰ حکام زمین پر جو لیبارٹری بنانا چاہتے ہیں اگر وہ بن جائے تو زیرو لینڈ کی ترقی میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے اور زیرو لینڈ کو اربوں ڈالرز کا فائدہ ہو سکتا ہے جبکہ لیبارٹری کے نہ بننے کی صورت میں زیرو لینڈ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا''۔ بگ باس نے اتنا کہا اور خاموش ہو گیا۔

''بگ باس۔ یہ بات ہم جانتے ہیں۔ یہ لیبارٹری ہر صورت بنے گی''...... سنگ ہی نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو سائنس دان ہی واپس بھجوا دیئے ہیں۔ لیبارٹری

کیسے بنے گی''...... بگ باس نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ نے سائنس دان واپس بھجوا دیئے ہیں''۔ نانوتا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ بگ باس کی بات سن کر باقی سب افراد بھی حیران رہ گئے تھے اور عجیب نظروں سے بگ باس کو دیکھنے لگے۔

''آپ لوگوں کی حیرت بجا ہے۔ لیکن یہ فیصلہ مجھ اکیلے کا نہیں تھا بلکہ میں نے زیرو لینڈ کے اعلیٰ حکام سے مشورہ کرنے کے بعد یہ قدم اٹھایا ہے''...... بگ باس نے کہا تو ان سب کی حیرت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

''بگ باس۔ آخر ایسی کیا بات ہو گئی کہ آپ کو اور زیرو لینڈ کے اعلیٰ حکام کو یہ فیصلہ کرنا پڑا''...... فنچ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ یہ تو جانتے ہیں کہ ہم نے جو لیبارٹری بنائی ہے اس کے لئے ایک مخصوص ماحول چاہئے اور ماحول بھی حقیقی، مصنوعی نہیں''...... بگ باس نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس بگ باس۔ ہمارے علم میں یہ بات ہے''...... نانوتا نے کرسی سے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لیبارٹری کے قیام سے پہلے دنیا بھر کا سروے کیا گیا تھا۔ پاکیشیا کا ایک علاقہ تھل اس لیبارٹری کے لئے دی بیسٹ قرار دیا گیا تھا اور ایکریمیا کا یہ علاقہ دوسرے نمبر پر موزوں قرار پایا تھا۔

پاکیشیا کے دی بیسٹ علاقے کو نظرانداز کر کے ایکریمیا کا انتخاب کیا گیا تھا''...... بگ باس نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

''لیس بگ باس۔ یہ سب باتیں ہمارے علم میں ہیں۔ لیکن اب کیا ہوا ہے کہ لیبارٹری کے قیام کا منصوبہ ترک کر دیا گیا ہے''۔ اس مرتبہ سمارٹ نے اپنی کرسی سے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا میں موسم کے تغیر کی وجہ سے اب یہ علاقہ بھی لیبارٹری کے قیام کے لئے غیر موزوں ہو گیا ہے اور موسم کا یہ تغیر کم از کم دو سال تک جاری رہے گا''...... بگ باس نے کہا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن بگ باس۔ لیبارٹری کے قیام کا منصوبہ کینسل تو نہیں ہونا چاہئے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''منصوبہ کینسل نہیں ہوا بلکہ چند ہفتوں کے لئے مؤخر کیا گیا ہے''...... بگ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیس بگ باس۔ یہ منصوبہ زیرو لینڈ کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے''...... فنچ نے کہا۔

''بگ باس۔ موسم کا تغیر تو دو سال کا ہے لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ منصوبہ چند ہفتوں کے لئے مؤخر کیا گیا ہے''...... سنگ ہی نے پوچھا۔

''ہاں۔ اب ہم یہ لیبارٹری پاکیشیا میں قائم کریں گے''...... بگ باس نے کہا تو تمام افراد چونک پڑے۔

''بگ باس۔ آپ جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

پراسرار چیف ایکسٹو اور علی عمران کی موجودگی میں ایسا ہونا بہت ہی مشکل ہے''...... سنگ ہی نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ ہم نے اپنا منصوبہ چند ہفتوں کے لئے مؤخر کیا ہے اور ان چند ہفتوں میں ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو اور علی عمران کا بندوبست کرنا ہے اور آج کی میٹنگ بھی اسی لئے کال کی گئی ہے کہ ہم یہ طے کر سکیں کہ ہم نے ان دونوں کا کیا کرنا ہے''...... بگ باس نے سنگ ہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''بگ باس۔ اگر ان دونوں کو قابو کر لیا جائے تو پھر پاکیشیا میں مشن مکمل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہو گا''...... اس مرتبہ دائیں جانب بیٹھے ہوئے آخری آدمی نے کہا۔ اب تک کی کارروائی کے دوران فنچ، سنگ ہی، تھریسیا اور نانوتا کے علاوہ صرف سمارٹ ہی بولا تھا۔ باقی پانچ افراد خاموش تھے۔ اب ان پانچوں میں سے ایک نے گفتگو میں حصہ لیا تھا۔

''ان دونوں کو قابو کرنا ہی تو اصل مسئلہ ہے براؤن۔ آپ لوگ ہمارے سپر ایجنٹ ہیں اور آپ سب سے دنیا گھبراتی ہے کیونکہ آپ لوگ کبھی کسی مشن میں ناکام نہیں ہوئے لیکن جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے آپ نقصان اٹھاتے ہیں۔ خاص طور پر علی عمران نے تو زیرو لینڈ کو اب تک کھربوں ڈالرز کا نقصان پہنچایا ہے''...... بگ باس نے کہا۔

"ایسا اس لئے ہے بگ باس کہ زیرو لینڈ کے اعلیٰ حکام علی عمران کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں اور اسی نرمی کا وہ ہمیشہ فائدہ اٹھاتا ہے اور زیرو لینڈ کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے"...... فنچ نے بگ باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری بات کسی حد تک درست ہے فنچ۔ اس لئے اب دو ٹوک فیصلہ کیا گیا ہے کہ علی عمران کے ساتھ قطعاً نرمی نہیں کرنی۔ اس کی موت سے اگر زیرو لینڈ کو فائدہ ہوتا ہے تو ہم نے وہ فائدہ حاصل کرنا ہے"...... بگ باس نے کہا۔

"اس سلسلے میں میرے ذہن میں ابھی ابھی ایک تجویز آئی ہے"...... سنگ ہی نے جلدی سے کہا۔

"تمہاری تجویز ہمیشہ بہت اچھی ہوتی ہے جس سے زیرو لینڈ کو بہت فائدہ ہوتا ہے"...... بگ باس نے سنگ ہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس۔ آپ کی قدر شناسی سے میرا سیروں خون بڑھ گیا ہے"...... سنگ ہی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"زیرو لینڈ باصلاحیت لوگوں کی قدر کرتا ہے۔ بہرحال تم تجویز بتاؤ"...... بگ باس نے کہا۔

"آپ جانتے ہیں کہ علی عمران وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے جو دنیا کے کسی بھی کونے میں چلا جائے اس کی کارکردگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پاکیشیا میں تو اسے ایکسٹو کی سپورٹ بھی حاصل ہوتی ہے لہٰذا پاکیشیا

میں علی عمران اور ایکسٹو دونوں کے خلاف کارروائیاں کرنا بہت ہی دشوار ہو گا۔ البتہ ان کی طاقت دو حصوں میں تقسیم کر دی جائے تو پھر ان کے خلاف مؤثر کارروائیاں کی جا سکتی ہیں"...... سنگ ہی نے کہا۔

"یہاں تک تو تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ اب آگے بھی بولو۔ ان کی طاقت کو کیسے تقسیم کیا جا سکتا ہے"...... بگ باس نے کہا۔

"بیرونی مشنز پر عموماً عمران ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کا لیڈر بن کر جاتا ہے اور ایکسٹو پاکیشیا میں ہی رہتا ہے۔ ہمیں عمران کے لئے ایک بیرونی مشن بنانا پڑے گا تاکہ وہ پاکیشیا سے باہر نکلے تو باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا جا سکے اور ہماری دوسری ٹیم پاکیشیا میں مصروف عمل ہو۔ وہاں ہم جدید ترین مشینری استعمال کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر تلاش کریں اور اگر ہماری دوسری ٹیم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو پھر ایکسٹو کا خاتمہ بھی آسانی سے ہو سکے گا۔ اگر ایکسٹو کا خاتمہ ہو گیا تو علی عمران کی آدھی طاقت ختم ہو جائے گی۔ وہ ڈپریشن کا شکار ہو جائے گا اور اس سے لازماً غلطیاں ہوں گی اور جب اس سے غلطیاں سرزد ہوں گی تو اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ آسانی سے ہو سکے گا"۔ سنگ ہی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"سنگ ہی۔ عمران کسی کے جھانسے میں آنے والا انسان تو نہیں

ہے''...... نانوتا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ واقعی کسی کے جھانسے میں آنے والا نہیں ہے اور ہم نے بھی کوئی فرضی مشن نہیں بنانا بلکہ کوئی حقیقی مشن تشکیل دینا ہے''...... سنگ ہی نے نانوتا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سنگ ہی کی تجویز بہت اچھی ہے نانوتا۔ ہم اس تجویز کے مطابق پلاننگ کر کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پراسرار چیف ایکسٹو کا شکار کر سکتے ہیں''...... فنچ نے سنگ ہی کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر کوئی حقیقی مشن بنا لیا جائے تو پھر عمران کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے''...... نانوتا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا یا پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش تیار کی جائے تو علی عمران اندھا دھند بھاگتا چلا آئے گا''...... اس مرتبہ سنگ ہی نے بگ باس سے کہا تو بگ باس نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اگر یہ سازش ہم کریں گے تو علی عمران چونک پڑے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ہماری فیلڈ ہی نہیں ہے''...... نانوتا نے ایک اور اعتراض کرتے ہوئے کہا تو ان سب کو نانوتا کا یہ اعتراض صحیح لگا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ ساری دنیا ہی جانتی ہے کہ ہم کسی ایک قوم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ ہم تو ساری دنیا کو ہی اپنا

تابع بنانا چاہتے ہیں''...... بگ باس نے نانوتا سے کہا اور پھر اس نے سنگ ہی کی طرف دیکھا۔

''پھر یہودیوں کے ہاتھوں کوئی سازش تیار کرائی جا سکتی ہے اور ان کے پس پردہ رہ کر اپنی کارروائی کی جا سکتی ہے''...... سنگ ہی نے بگ باس کو اپنی طرف متوجہ پایا تو اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اگر یہودیوں کے ہاتھوں یہ کام کرایا جائے تو پھر عمران کو مکمل دھوکہ دیا جا سکتا ہے''...... فنچ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں بھی سنگ ہی کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں''۔ بگ باس نے اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔

''بگ باس۔ آپ ہماری دو ٹیمیں بنا دیں۔ ایک ٹیم پاکیشیا میں مشن مکمل کرے اور دوسری ادھر ایکریمیا میں ہی مشن مکمل کرے''۔ تھریسیا نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں تین تین افراد کی دو ٹیمیں بنا دیتا ہوں۔ ایک ٹیم سنگ ہی، تھریسیا اور سارٹ پر مشتمل ہوگی جو پاکیشیا جائے گی جبکہ دوسری ٹیم میں فنچ، نانوتا اور براؤن ہوں گے جو ایکریمیا میں رہ کر مشن مکمل کریں گے۔ باقی چار افراد فی الحال واپس زیرو لینڈ چلے جائیں گے''...... بگ باس نے دو ٹیمیں بناتے ہوئے کہا۔

''اوکے بگ باس۔ ہم آپ کی توقعات پر پورا اتریں گے''۔ فنچ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پراسرار چیف کو شکار کر لیں گے''...... سنگ ہی نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا میں آپ تینوں کو جس مشینری کی ضرورت پڑ سکتی ہے وہ پاکیشیا بھجوا دی جائے گی''...... بگ باس نے کہا۔

''ہم نے مشن پر کب روانہ ہونا ہے بگ باس''...... تھریسیا نے پوچھا۔

''آپ لوگوں نے بالکل تیار رہنا ہے۔ جیسے ہی علی عمران پاکیشیا سے ایکریمیا کے لئے روانہ ہو گا آپ نے پاکیشیا روانہ ہو جانا ہے اور آپ سب یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ زیرو لینڈ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن آپ ناکام ہو گئے تو زیرو لینڈ کے اعلیٰ حکام خود ہی یہ ریڑھ کی ہڈی توڑ دیں گے''...... بگ باس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا جس میں درندوں کی سی غراہٹ بھی شامل تھی۔

''ناکامی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بگ باس''...... سنگ ہی اور فنچ نے بیک وقت کہا اور اس کے ساتھ ہی بگ باس اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جس کا مطلب تھا کہ میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔ بگ باس کو اٹھتے دیکھ کر تمام افراد بھی جلدی سے کھڑے ہو گئے جبکہ بگ باس پروقار انداز میں چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

بلیک جیک بظاہر تو مجرم تنظیم تھی لیکن پس پردہ اسے اسرائیلی حکومت اور ایکریمی یہودیوں کی حمایت بھی حاصل تھی۔ یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف بڑے پیمانے پر مجرمانہ سرگرمیاں کرانا ہوتی تھیں تو وہ بلیک جیک سے ہی کراتے تھے۔ یوں اسرائیلی حکومت اور ایکریمی حکومت پر کوئی الزام نہیں آتا تھا اور وہ اپنے مقاصد بھی حاصل کر لیتی تھیں۔

بلیک جیک تنظیم کے چیف کا نام بھی بلیک جیک تھا جو شکل و صورت سے تو شریف اور رحم دل انسان دکھائی دیتا تھا لیکن باطن میں وہ ایک خونخوار درندے سے بھی بڑھ کر سفاک تھا۔ وہ معمولی سی بات پر اپنے آدمیوں کو بھی اذیت ناک موت سے ہمکنار کر دیتا تھا اور مخالفین کی تو روحوں کو بھی وہ تڑپنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ اس کا نام سن کر بڑے بڑے مجرموں کے ماتھوں پر پسینہ آ جاتا تھا۔

اس وقت بلیک جیک اپنے شاندار آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی میز پر مختلف رنگوں کے ٹیلی فون سیٹ رکھے ہوئے تھے اور وہ خود ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ فائل میں دو کاغذ تھے اور یہ اسلحے کی اس ڈیل سے متعلق تھے جو اسلحہ اس نے کافرستان میں اسمگل کیا تھا۔ اس ڈیل سے اسے دس لاکھ ڈالرز کا منافع ہوا تھا.اور ایسی ڈیل وہ مہینے میں درجنوں بار کر لیتا تھا۔ اسلحے کی اسمگلنگ کے علاوہ وہ منشیات کی اسمگلنگ بھی کرتا تھا۔ ہر قسم کی اسمگلنگ کے علاوہ بلیک جیک مختلف ممالک میں دہشت گردی کی کارروائیاں بھی کرتی تھی۔ حکومتوں کے راز چرا کر دوسرے ممالک کو فروخت کرنا، حکومتوں کو کمزور کرنے کے منصوبے بنانا اور ان منصوبوں پر عمل درآمد کرنا بھی بلیک جیک کے مخصوص شعبے تھے۔ بلیک جیک بہت وسیع تنظیم تھی اور اس کے کئی شعبے تھے۔ ہر شعبے کا چیف اور ڈپٹی چیف الگ ہوتا تھا جبکہ بلیک جیک تمام تنظیم کا سربراہ تھا۔

فائل میں موجود دونوں کاغذ پڑھنے کے بعد بلیک جیک نے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی اور پھر شراب کی بوتل اٹھا لی جو اس کے سامنے ہی میز پر رکھی ہوئی تھی۔ بلیک جیک پانی کے طور پر شراب ہی پیتا تھا۔ سادہ پانی پیئے ہوئے اسے نجانے کتنا عرصہ ہو گیا تھا۔ بلیک جیک نے بوتل میں سے ابھی دو گھونٹ ہی پیئے تھے کہ سفید رنگ کے ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ہیلو۔ بلیک جیک سپیکنگ''...... بلیک جیک نے ٹیلی فون کا رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''میں ریڈ ڈیتھ کا چیف سمتھ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جی سمتھ صاحب۔ کہیئے کیسے یاد کیا آپ نے''...... بلیک جیک نے نرم لہجے میں پوچھا۔

''میرے ایک دوست ہیں مسٹر براؤن۔ یہ آپ سے ایک ڈیل کرنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے سمتھ نے کہا۔

''اوکے۔ آپ انہیں میرے پاس بھیج دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ ڈیل بلیک جیک کے معیار کی ہونی چاہئے۔ ریڈ ڈیتھ کے معیار کی نہیں''...... بلیک جیک نے بدستور نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ بلیک جیک دنیا کے سمندر میں بہت بڑے مگرمچھ کا نام ہے جبکہ ریڈ ڈیتھ ایکریمیا نامی تالاب کی ایک چھوٹی سی مچھلی کا نام ہے''...... دوسری طرف سے سمتھ نے کہا تو بلیک جیک مسکرانے لگا۔

''اوکے۔ بھیج دو براؤن کو۔ میں اس کا انتظار کر رہا ہوں''۔ بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پندر منٹ بعد براؤن تمہارے پاس حاضر ہو جائے گا''۔ سمتھ نے کہا۔

''اوکے''...... بلیک جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھنے کے بعد اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کچھ دیر بعد ریڈ ڈیتھ کی طرف سے براؤن آ رہا ہے۔ سیکورٹی والوں سے کہہ دو کہ وہ جیسے ہی آئے اسے میرے پاس پہنچا دیا جائے''...... بلیک جیک نے تحکمانہ لہجے میں اپنی سیکرٹری سے کہا۔

''اوکے چیف۔ میں ابھی سیکورٹی والوں کو ہدایت کر دیتی ہوں''...... سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر بلیک جیک نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر میز پر رکھی ہوئی ایک فائل اٹھا لی۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد اس کے انٹرکام کی گھنٹی بجی تو اس نے چونک کر انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''چیف۔ مسٹر براؤن تشریف لا چکے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ بھیج دو''...... بلیک جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور واپس رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے نفیس اور قیمتی سوٹ پہن رکھا

تھا۔ بلیک جیک کے قریب آتے ہی اس نے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

''بیٹھو''...... بلیک جیک نے آنے والے سے کہا تو وہ بلیک جیک کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تھینک یو''...... کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس آدمی نے بلیک جیک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کا نام براؤن ہے اور آپ کو سمتھ نے بھیجا ہے''۔ بلیک جیک نے اس آدمی سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میرا نام براؤن ہے اور میں سمتھ کا دوست ہوں''...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فرمائیے۔ آپ نے مجھ سے کیا ڈیل کرنی ہے''...... بلیک جیک نے براؤن سے پوچھا۔

''میں نسلاً یہودی ہوں اور میرے دل میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا لاوا ابل رہا ہے''...... براؤن نے کہا۔

''یہ نفرت تو ہر یہودی کے دل میں پائی جاتی ہے۔ آپ نے کوئی انوکھی بات تو نہیں کی''...... بلیک جیک نے سرد لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ یہ نفرت ہر یہودی کے دل میں موجود ہے لیکن ہر یہودی تو مسلمانوں کے خلاف کام نہیں کر سکتا۔ میں ایک سائنس دان ہوں میں نے ایک ایسا فارمولا بنایا ہے کہ اگر اسے تیار کر کے ہم مسلمانوں پر استعمال کریں تو مسلمان نیست و نابود ہو جائیں

گے“...... براؤن نے بلیک جیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ بری طرح چونک پڑا اور براؤن کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

”اوہ۔ تو آپ سائنس دان ہیں۔ اچھا۔ آپ نے کس چیز کا فارمولا بنایا ہے“...... بلیک جیک نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

”پاکیشیا کے خلاف میرے دل میں بہت زیادہ نفرت ہے کیونکہ پاکیشیا اسلام کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے۔ پاکیشیا میں یوں تو کئی دریا ہیں لیکن ان میں اکثر دریا کافرستان سے ہو کر جاتے ہیں جبکہ جنڈس ریور پاکیشیا کے ہی پہاڑوں سے نکلتا ہے اور سینکڑوں شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کو سیراب کرتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے۔ میں نے ایک ایسے کیمیکل کا فارمولا تیار کیا ہے کہ اگر اسے بڑی مقدار میں بنا کر اس دریا میں ملا دیا جائے تو اس کا پانی جس جس فصل کو بھی لگے گا اس فصل کو بیماری لگ جائے گی لیکن اس بیماری کا پتہ تک نہیں چل سکے گا اور پھر جو انسان وہ فصل کھائے گا دو سے تین مہینوں کے اندر اس بیماری کے اثرات اس انسان پر بھی نمودار ہونے لگ جائیں گے اور جب تک پاکیشیا والے اس بیماری پر ریسرچ کریں گے اور اس کی میڈیسن ایجاد کریں گے تب تک کروڑوں پاکیشیائی بیمار ہو کر معذور ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیماری آنکھوں پر اثر کرے گی جس سے انسانوں اور جانوروں کی بینائی

چھن جائے گی“...... براؤن نے فارمولے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو بہت بڑی ایجاد ہے مسٹر براؤن۔ اوہ نہیں۔ میں اب آپ کو سر براؤن کہوں گا۔ آپ تو بہت عظیم سائنس دان ہیں۔ آپ کے کہنے کے مطابق ہو گیا تو میں آپ کو اسرائیل کا عظیم ترین اعزاز دلاؤں گا۔ بہت سی جاگیریں آپ کے نام کرا دوں گا اور آپ شاہانہ زندگی گزاریں گے“...... بلیک جیک نے کہا۔ اس کے لہجے میں براؤن کے لئے عقیدت اور محبت پیدا ہو گئی تھی۔

”میں نے اس کیمیکل کی معمولی سی مقدار بنائی ہے کیونکہ میں اتنی ہی بنا سکتا ہوں۔ بڑے پیمانے پر اس کیمیکل کو تیار کرنے کے لئے لاکھوں ڈالرز چاہئیں جو کہ میرے پاس نہیں ہیں۔ میں اس لئے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی لیبارٹری لے دیں جہاں میں یہ کیمیکل بنا سکوں۔ پاکیشیا کے خلاف اسے استعمال کرنے کے بعد میں اسے کسی بھی ملک کو فروخت کر دوں گا اور اس سے جتنا بھی مجھے نفع ہو گا میں آپ کو دے دوں گا“۔ براؤن نے کہا۔

”دولت کی آپ فکر نہ کریں۔ میں نے کہا نا کہ اگر یہ پاکیشیا کے خلاف استعمال ہو جائے اور اس کے وہی نتائج برآمد ہوں جو آپ نے بتائے ہیں تو پھر آپ کو اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز بھی میں دلاؤں گا اور جاگیریں بھی آپ کو میں ہی دلواؤں گا۔ میں

خود مسلمانوں اور پاکیشیا کے خلاف ہوں۔ میری تو خواہش ہے کہ پاکیشیا ایک منٹ میں صفحہ ہستی سے مٹ جائے“...... بلیک جیک نے کہا۔

”میں اسی لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ آپ میرا ساتھ دیں گے“...... براؤن نے کہا۔

”آپ اتنے بڑے سائنس دان ہیں۔ آپ نے سرکاری لیبارٹری جوائن کیوں نہیں کی“...... بلیک جیک نے پوچھا۔

”میں بڑا سائنس دان نہیں ہوں بلکہ چھوٹا سا سائنس دان ہوں اور ہوں بھی آزاد طبیعت کا۔ سرکاری ملازمت کی پابندی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ میں نے اپنے گھر میں ہی چھوٹی سی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے اور میں پچھلے کئی برسوں سے صرف اسی فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ اب جا کر فارمولا مکمل کرنے میں کامیاب ہوا ہوں اور دوسری بات یہ کہ میں نہیں چاہتا کہ اس کیمیکل کی تیاری سرکاری سطح پر ہو“...... براؤن نے کہا۔

”آپ کیوں نہیں چاہتے کہ اس کیمیکل کی تیاری سرکاری سطح پر نہ ہو“...... بلیک جیک نے پوچھا۔

”اسرائیل کی سرکاری پالیسیوں کی وجہ سے دنیا بھر میں اسرائیل کے خلاف نفرت اور غصہ پایا جاتا ہے۔ دنیا کی غیر جانبدار قومیں بھی اسرائیل کی پالیسیوں کو اچھا نہیں سمجھتیں اس لئے اگر یہ کیمیکل سرکاری سطح پر تیار کیا جائے اور سرکاری سطح پر استعمال کیا جائے تو

پاکیشیا، اسرائیل کو مزید بدنام کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ اتنی بڑی کاروائی کی وجہ سے وہ کئی ممالک کو ہمارے خلاف کرنے میں کامیاب ہو جائے اور میں نہیں چاہتا کہ دنیا میں ہمارے خلاف نفرت بڑھے بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ مسلم قوم کے علاوہ دنیا بھر کی قومیں ہم سے محبت کریں۔ ہماری عزت کریں“...... براؤن نے کہا۔

”سر براؤن۔ آپ کی سوچ بھی بہت اچھی ہے۔ اچھا۔ اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ مجھے اس کیمیکل کا تجربہ کرا سکتے ہیں“...... اس مرتبہ بلیک جیک نے براؤن سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ تجربہ تو میں کرا سکتا ہوں لیکن اس کے اثرات تو دو سے تین مہینوں میں ظاہر ہوں گے بلکہ رزلٹ میں تو اس سے بھی زیادہ وقت لگے گا کیونکہ فصل کی تیاری میں بھی وقت لگے گا“۔ براؤن نے بلیک جیک سے کہا۔

”پھر میں ایسا کرتا ہوں کہ آپ کی ملاقات دو تین بڑے سائنس دانوں سے کراتا ہوں۔ آپ ان سے اپنا یہ فارمولا ڈسکس کریں۔ اس کے بعد میں آپ کے لئے لیبارٹری کا بندوبست کر دوں گا“...... بلیک جیک نے کہا۔

”اوکے۔ میں سائنس دانوں سے مل لیتا ہوں۔ لیکن کیا آپ کے کہنے پر سائنس دان مجھ سے مل لیں گے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کا شعبہ ایسا ہے کہ۔ آپ میری بات سمجھ رہے ہیں نا“۔

براؤن نے جھجکتے ہوئے کہا تو بلیک جیک کے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی۔

''آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں کریمنل ہوں۔ پھر سائنس دانوں سے میرے تعلقات کیسے ہو سکتے ہیں''...... بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن براؤن نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

''جس طرح آپ نے مجھ پر مہربانی کی ہے اور میرے پاس تشریف لائے ہیں اسی طرح اور بھی کئی عظیم سائنس دان میرے مہربانوں کی لسٹ میں شامل ہیں''...... بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ بہت بڑے آدمی ہیں اور بڑے آدمی کے تعلقات بڑے آدمیوں سے ہی ہوتے ہیں''...... براؤن نے کہا۔

''میرے تعلقات صرف کریمنلو سے ہی نہیں بلکہ سائنس دانوں، سیاست دانوں، اعلیٰ فوجی اور سول حکمرانوں سے بھی ہیں۔ یہ تعلق صرف اسرائیل اور ایکریمیا میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے اور بھی کئی ممالک ہیں جہاں میرے تعلقات ہیں''...... بلیک جیک نے فخریہ لہجے میں براؤن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ یقیناً ایسا ہی ہے۔ بس وہ بات میری زبان سے ایسے ہی نکل گئی۔ میں معذرت خواہ ہوں''...... براؤن نے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو بلیک جیک کی مسکراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔

''بلیک جیک سائنس دانوں کی قدر اور عزت کرتا ہے اور ان کی کسی بھی بات پر غصہ نہیں کرتا اس لئے آپ کو معذرت کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اور آپ نے جو کیمیکل بتایا ہے اس کی وجہ سے تو آپ میرے ہیرو بن گئے ہیں''...... بلیک جیک نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو آپ کا بڑا پن ہے''...... جواب میں براؤن نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں اب آپ کی سائنس دانوں سے ملاقات کا انتظام کرتا ہوں''...... بلیک جیک نے کہا تو براؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ بلیک جیک نے سرخ رنگ کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

-

"تمہیں جانے کی اتنی جلدی کیوں ہے۔ آج رات تو میرے ساتھ گزارو"...... روشی کو ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس نے اس آواز پر توجہ نہ دی کیونکہ وہ جس معاشرے میں رہ رہی تھی وہاں اس قسم کی باتیں معمولی تھیں۔ روشی اس وقت رات کا کھانا کھانے کے لئے ہوٹل آئی ہوئی تھی۔ اس کی ساتھ والی میز پر ایک جوڑا بیٹھا ہوا تھا۔ مرد شکل وصورت سے غنڈہ دکھائی دیتا تھا اور وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے۔

"جلدی ہے۔ بلیک چیف آج کل پاکیشیا کے خلاف ایک منصوبے پر کام کر رہا ہے اور میں نے اس سلسلے میں آج رات ایک پارٹی سے ملنا ہے اور پھر بلیک جیک کو رپورٹ دینی ہے۔ لہذا آج کی رات میں تمہارے ساتھ نہیں گزار سکتا۔ تم جانتی ہو کہ اگر مجھ سے کوئی سستی ہو گئی تو صرف میں ہی نہیں بلکہ تم بھی ماری جاؤ

گی"...... اس مرد کی آواز سنائی دی تو روشی پاکیشیا کا نام سن کر چونک پڑی۔ اس نے ترچھی نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

"اگر بلیک جیک نے تمہارے ذمے کوئی کام لگایا ہے تو پھر میں تمہیں نہیں روکتی وائٹ۔ تم نے کام میں سستی کی تو واقعی تمہاری اور میری لاشیں فٹ پاتھ پر دکھائی دیں گی اور لاشوں کو بھی کتے نوچ رہے ہوں گے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں ہو گی کہ وہ ان کتوں کو بھگا سکے"...... عورت نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جولی۔ اگر میں جلدی فارغ ہو گیا تو پھر تمہارے فلیٹ پر آ جاؤں گا ورنہ پھر ہماری کل ہی ملاقات ہو گی"...... مرد نے اپنی ساتھی عورت سے کہا جسے وائٹ کے نام سے پکارا گیا تھا۔

روشی نے دیکھا کہ وہ اب کھانے سے فارغ ہو چکے تھے۔ روشی نے بھی کھانا کھا لیا تھا اس لئے اس نے ویٹر کو بلا کر بل لانے کے لئے کہا جبکہ ان دونوں نے چائے منگوا لی تھی۔

چند لمحوں بعد ویٹر روشی کا بل لے آیا تو روشی نے بل ادا کیا اور اٹھ کر باہر آ گئی۔ پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔ وہ اپنی کار میں بیٹھ گئی۔ اس کی نظریں ہوٹل کے بیرونی دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے وائٹ اور جولی کو گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا۔ گیٹ سے باہر آ کر دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ جولی پیدل ہی ایک طرف بڑھ گئی جبکہ وائٹ پارکنگ کی طرف بڑھ

رہا تھا۔ پارکنگ میں پہنچ کر وہ سفید رنگ کی کار میں بیٹھ گیا اور اگلے ہی لمحے اس کی کار حرکت میں آ گئی۔

روشی نے ان دونوں کو دیکھ کر ہی کار سٹارٹ کر لی تھی اس لئے جیسے ہی وائٹ کی کار آگے بڑھی اس نے بھی اپنی کار آگے بڑھا دی۔ مناسب فاصلہ رکھ کر وہ وائٹ کا تعاقب کرنے لگی اور ساتھ ہی سوچ رہی تھی کہ وائٹ کو کہاں روکے۔ کیا وہ وائٹ کو اس کی منزل کی طرف جانے دے یا پہلے روک لے۔ نجانے اس کی منزل کہاں تھی اور وہ کتنے افراد تھے اور وہاں کیا حالات تھے۔ وہاں تک جانا مناسب نہیں تھا۔ اس سے پہلے ہی وائٹ کو روکنا ضروری تھا۔ یہی سوچ کر اس نے ایکسیلیٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھایا تو اس کی کار کی رفتار تیز ہو گئی۔ اس نے اپنی جیب کو ہاتھ لگا کر ریوالور چیک کیا تو اسے اطمینان ہو گیا۔ پھر چند ہی لمحوں میں اس نے وائٹ کی کار کو کراس کر لیا اور پھر اس نے وائٹ کو رکنے کا اشارہ دے کر اپنی کار سائیڈ پر کر کے روکی اور کار سے اتر آئی۔ وائٹ نے کار اس کے قریب روک دی۔ وہ حیرت اور الجھن سے اسے دیکھ رہا تھا۔ روشی وائٹ کی کار کی طرف بڑھی اور اس نے کار کا دروازہ کھولا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

''کون ہو تم اور اس طرح میری کار میں کیوں بیٹھ گئی ہو''۔ وائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں روشی سے پوچھا۔

''میں تمہارے لئے بلیک جیک کا بہت ضروری پیغام لائی ہوں''۔ روشی نے سخت لہجے میں کہا۔

''بلیک جیک کا پیغام۔ کیا مطلب۔ کیا پیغام ہے''...... وائٹ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ادھر میری کار کی طرف دیکھو''...... روشی نے کہا تو وائٹ نے بے اختیار روشنی کی کار کی طرف دیکھا۔ جیسے ہی اس کی نظریں روشی کی طرف سے ہٹیں روشی نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا ریوالور نکالا اور وائٹ کے سر کے عقبی حصے پر پوری قوت سے مارا۔ وائٹ کے منہ سے ایک کراہ نکلی تو روشی نے دوسرا اور پھر تیسرا وار بھی کر دیا۔ وائٹ دوسرے وار پر ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔ روشی نے اسے ڈرائیونگ سیٹ سے کھینچ لیا اور پھر اس نے وائٹ کی نبض چیک کی۔ نبض کے مطابق وہ آدھ گھنٹہ سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا تھا۔

روشی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اپنی کار کو وہ اچھی طرح لاک کر کے اور فٹ پاتھ کی انتہائی سائیڈ پر روک کر آئی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ وہ واپس آ کر اپنی کار لے جائے گی پہلے اس وائٹ سے بلیک جیک کی سازش کا پتہ چلانا ضروری تھا۔ وہ بلیک جیک تنظیم کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی۔ یہ انتہائی خطرناک مجرم تنظیم تھی جس کی جڑیں دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں اور جو بہت ہی خطرناک جرائم کرتی تھی۔

تقریباً بیس منٹ کی طوفانی ڈرائیونگ کے بعد روشی ایک سنسان

علاقے میں پہنچ گئی۔ اس علاقے میں معمولی سی ٹریفک بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔ روشی نے کار کی رفتار آہستہ کر کے کار سڑک سے نیچے اتار دی اور پھر کار روک دی۔ اس نے ایک بار پھر وائٹ کی نبض چیک کی۔ نبض سے محسوس ہو رہا تھا کہ اب کچھ دیر بعد اسے ہوش آنے والا ہے۔ روشی نے وائٹ کی ٹائی اتاری اور وائٹ کے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے اچھی طرح باندھ دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے وائٹ کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر وائٹ کو ہوش آ گیا۔

”کک۔ کون ہو تم اور تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے“۔ وائٹ نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو روشی نے اس کے منہ پر ایک اور تھپڑ جڑ دیا اور ساتھ ہی اس نے اپنا ریوالور بھی نکال لیا۔

”یہ دیکھ رہے ہو۔ کیا کہتے ہیں اسے“...... روشی نے ریوالور وائٹ کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

”اس کے بارے میں کون نہیں جانتا۔ یہ ریوالور ہے“۔ وائٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے روشی کے سوال پر حیرت ہو رہی تھی۔

”ہاں۔ یہ ریوالور ہے۔ اگر میں اس کی ایک گولی بھی تمہارے سر میں اتار دوں تو تمہاری کھوپڑی کے ٹکڑے ہو جائیں گے“۔ روشی نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن تم مجھے گولی کیوں مارو گی۔ تمہاری مجھ سے کیا دشمنی ہے“...... وائٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں تم سے چند سوال پوچھنا چاہتی ہوں اور اگر تم نے میرے سوالوں کے جواب نہ دیئے یا غلط دینے کی کوشش کی تو پھر میری تم سے دشمنی ہو جائے گی اور بقول تمہارے دشمنی میں گولی مارنا تو جائز ہے“...... روشی نے کہا۔

”معلوم نہیں تم کیا چاہتی ہو۔ مجھے تو تم ذہنی مریضہ لگ رہی ہو۔ اوہ۔ تم نے تو بلیک جیک کا نام لیا تھا“...... وائٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں نے بلیک جیک کا نام لیا تھا۔ کیا تم بلیک جیک کے ساتھی ہو“...... روشی نے وائٹ سے پوچھا۔

”ہاں۔ میں بلیک جیک کا ایجنٹ ہوں اور تم بلیک جیک کے بارے میں جانتی ہو مگر اس کے باوجود تم نے مجھے اس طرح اغوا کیا ہے اور مجھے باندھ کر تھپڑ مارے ہیں“...... وائٹ نے ایک بار پھر حیران ہو کر کہا۔

”کیسے تھپڑ مارے ہیں۔ ایسے“...... روشی نے وائٹ سے کہا اور ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا۔

”بلیک جیک تمہیں عبرت کا نشان بنا دے گا۔ تمہاری لاش کو کتے نوچیں گے“...... وائٹ نے غراتے ہوئے کہا تو روشی نے اس

کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ جس سے وائٹ کا چہرہ ٹماٹر کی مانند سرخ ہو گیا۔ اس کے بعد روشی نے ریوالور کی نال اس کے ماتھے سے لگا دی اور ٹریگر پر انگلی رکھ لی۔

''تت۔ تم کیا چاہتی ہو''...... روشی کی آنکھوں میں موجود سفاکی دیکھ کر وائٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا تو تھا کہ مجھے تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں''...... روشی نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ پوچھو۔ میں تمہارے سوالوں کے جواب دوں گا''...... وائٹ نے تیزی سے بولتے ہوئے کہا۔

''بلیک جیک نے پاکیشیا کے خلاف کیا منصوبہ بنایا ہے''۔ روشی نے بدستور غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیا تم پاکیشائی ایجنٹ ہو''...... وائٹ نے ایک مرتبہ پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا مگر روشی نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس نے فائر کھول دیا جس کے نتیجے میں وائٹ کا ایک کان اڑ گیا۔ وائٹ چیخ مارتے ہوئے اپنی جگہ سے اچھلا لیکن روشی نے ریوالور کا دستہ اس کے زخمی کان پر مارا تو اس کی ایک اور چیخ بلند ہوئی۔ تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

''تم نے سوال نہیں کرنا۔ صرف میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ سمجھے''...... روشی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ سمجھ گیا۔ تم بہت ظالم اور سنگدل ہو''...... وائٹ

نے سسکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اور تم جو اپنے مخالفین کی لاشیں فٹ پاتھ پر پھینک کر اس پر اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑ دیتے ہو۔ تم بہت رحم دل ہو''۔ روشی نے طنزیہ لہجے میں کہا مگر وائٹ نے کوئی جواب نہ دیا۔

''اب بکو گے بھی یا ایک اور گولی تمہاری آنکھ میں اتاروں''۔ روشی نے غراتے ہوئے کہا اور ریوالور کی نال وائٹ کی آنکھ سے لگا دی۔

''بلیک جیک نے پاکیشیا کے خلاف بہت ہی خوفناک سازش تیار کی ہے''...... وائٹ نے جلدی سے کہا۔

''وہی تو میں جاننا چاہتی ہوں کہ وہ سازش کیا ہے''...... روشی نے سرد لہجے میں وائٹ سے پوچھا۔

''بلیک جیک نے ایک لیبارٹری قائم کی ہے جہاں ایک سائنس دان سر براؤن ایک کیمیکل تیار کر رہا ہے جسے اس نے پی سی کا نام دیا ہے اور یہ کیمیکل پاکیشیا کے خلاف استعمال ہو گا''...... وائٹ نے کہا۔

''پوری تفصیل بتاؤ کہ کیا ہے یہ کیمیکل اور کس طرح پاکیشیا کے خلاف استعمال ہو گا''...... روشی نے سرد لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کا دریا جنڈس جہاں سے نکلتا ہے وہاں سے یہ کیمیکل اس دریا میں ملا دیا جائے گا اور پھر جس جس علاقے کو اس دریا کا پانی سیراب کرے گا اس کی فصلیں اس کیمیکل کی وجہ سے متاثر

ہوں گی اور جو شخص بھی اس فصل کو کھائے گا وہ تین ماہ میں بینائی سے محروم ہو جائے گا اور یہ بیماری ایسی ہو گی کہ پاکیشیا والے سمجھ ہی نہیں سکیں گے کہ یہ بیماری کیوں پھیل رہی ہے۔ اگر دو چار سال بعد پتہ لگ بھی گیا تو اس وقت تک تقریباً پاکیشیا کی اسی فیصد آبادی اندھی ہو چکی ہو گی اور پاکیشیا اندھوں کا ملک بن چکا ہو گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا''...... وائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آخر میں زور دار قہقہہ لگایا۔ جیسے ہی اس نے قہقہہ لگایا روشی نے اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مار دیا اور اس کا قہقہہ دم توڑ گیا۔

''جس طرح تمہارے قہقہے کو موت آئی ہے اسی طرح تمہارے ہر ناپاک ارادے کو موت آئے گی''...... روشی نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ منصوبہ ضرور کامیاب ہو گا۔ تم اس منصوبے کو روک نہیں سکو گی''...... وائٹ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''چلو۔ اتر کر پچھلی سیٹ پر چلو''...... روشی نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے کار کا دروازہ کھول دیا۔ وائٹ نیچے اترنے لگا تو روشی نے اس کا کالر پکڑ لیا اور اسے نیچے اتار کر اس نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور وائٹ کو پچھلی سیٹ پر دھکیل دیا۔

''میں تمہارا خاتمہ کر کے تمہاری لاش کو یہیں پھینک سکتی ہوں لیکن اس طرح تمہاری تنظیم پریشان رہے گی کہ ان کا ایجنٹ کہاں گیا اس لئے میں تمہاری لاش سمیت گاڑی شہر میں چھوڑوں گی

تاکہ بلیک جیک کو معلوم ہو سکے کہ وہ کتنی طاقت رکھتا ہے''...... روشی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ وائٹ کے ماتھے کی طرف کر دیا۔ روشی کا انداز دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا آخری وقت آ گیا ہے اس لئے وائٹ کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔ روشی نے ریوالور اس کے ماتھے سے لگا کر فائر کر دیا اور ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وائٹ کے ماتھے میں سوراخ ہو گیا اور وہ مرغ بسمل کی مانند تڑپنے لگا۔ روشی واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی۔ وائٹ کا جسم ابھی تک تڑپ رہا تھا۔ روشی نے گیئر بدلا اور کار کو سڑک پر لا کر شہر کی جانب موڑا اور پھر یکدم ہی ایکسیلیٹر پر پاؤں کا پورا زور ڈال دیا۔

’’السلام علیکم اماں بی‘‘...... سلیمان نے نہایت ہی ادب سے اماں بی کو سلام کرتے ہوئے کہا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

’’وعلیکم السلام۔ کیسا ہے تو‘‘...... اماں بی نے سلام کا جواب دینے کے بعد اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

’’اللہ کا شکر ہے اماں بی۔ میں بالکل ٹھیک ہوں‘‘...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اور عمران کیسا ہے‘‘...... اماں بی نے سلیمان سے عمران کے بارے میں پوچھا۔

’’اماں بی۔ صاحب بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ اللہ کا فضل و کرم ہے‘‘...... سلیمان نے جواب دیا۔

’’اس نے چائے پینا کم کیا ہے یا نہیں‘‘...... اماں بی نے سلیمان کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’اماں بی۔ صاحب کی تو کوشش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ چائے پئیں۔ لیکن اب وہ جیسے ہی چائے کا دوسرا کپ طلب کرتے ہیں میں فوراً آپ کی دھمکی دے دیتا ہوں‘‘...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا دھمکی دیتا ہے تو اسے‘‘...... اماں بی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’میں انہیں کہتا ہوں کہ اگر آپ نے چائے کا مزید کپ طلب کیا تو میں ابھی اماں بی کو فون کر دوں گا اور یہ کہہ کر میں فون کی طرف بڑھتا ہوں تو صاحب فوراً ہی چائے سے منع کر دیتے ہیں‘‘...... سلیمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

’’شاباش۔ یہ تو بہت اچھا کرتا ہے۔ سن۔ تو عمران کو چائے کی جگہ لسی اور دودھ کا عادی بنا دے‘‘...... اماں بی نے سلیمان کو شاباش دیتے ہوئے کہا تو وہ خوش ہو گیا۔ اماں بی کی شاباش کسی بڑے انعام سے کم نہ تھی۔

’’اماں بی۔ میں نے پہلے بھی یہ کوشش کی تھی۔ اب آپ کے کہنے پر دوبارہ کوشش کروں گا‘‘...... سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

’’صرف کوشش ہی نہیں کرنی۔ تو نے لازماً ایسا کرنا ہے‘‘۔ اماں بی نے تاکید کرتے ہوئے کہا۔

’’جی اماں بی۔ میں انشاء اللہ صاحب کو دودھ کا عادی بنا دوں

گا‘‘...... سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اب تو یہ بتا کہ تو ویسے ہی ملنے آ گیا ہے یا کسی کام سے آیا ہے‘‘...... اماں بی نے سلیمان سے پوچھا۔

’’اماں بی۔ میں تو آج ایک خاص مقصد کے تحت آیا ہوں‘‘۔ سلیمان نے کہا تو اماں بی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

’’خاص مقصد۔ کیا ہے وہ خاص مقصد‘‘...... اماں بی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

’’اماں بی۔ ریاست شنالا کے بڑے جاگیردار نواب شجاعت مند خان آج کل دارالحکومت آئے ہوئے ہیں۔ اماں بی۔ میرے ایک چچا ان کے مزارعے ہیں اور میں اپنے چچا سے ملنے کبھی کبھار ان کے پاس چلا جاتا ہوں۔ نواب صاحب بہت ہی نیک دل، خدا ترس، دیندار، نمازی اور پرہیز گار انسان ہیں۔ اتنے اچھے ہیں کہ اپنے ملازمین کو بھی اپنے بچوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ میں جب بھی ان کی جاگیر پر چچا سے ملنے جاتا ہوں تو نواب صاحب مجھ سے بھی بڑی اپنائیت سے ملتے ہیں‘‘...... سلیمان نے لمبی چوڑی تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

’’اچھا۔ آگے بول۔ رک کیوں گیا ہے‘‘...... سلیمان کے خاموش ہونے پر اماں بی نے جلدی سے کہا۔

’’اماں بی۔ میں نے بھی چھوٹے صاحب اور بڑے صاحب کی بہت تعریفیں کی ہیں ان کے سامنے۔ میری تعریفوں کی وجہ سے

نواب صاحب چھوٹے صاحب اور بڑے صاحب سے ملنا چاہتے ہیں اور ہاں اماں بی۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں کیوں چاہتا ہوں کہ بڑے صاحب نواب صاحب سے ملیں‘‘...... سلیمان نے اماں بی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’مجھے تو بتائے گا تو مجھے پتہ چلے گا نا۔ ایسے ہی مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے‘‘...... اماں بی نے کہا۔

’’اماں بی۔ چچی بتاتی ہیں کہ نواب صاحب کی ایک بہت ہی پیاری اور معصوم سی بچی ہے جو پردے کی بہت ہی پابند ہے۔ دیندار اور نیک بچی ہے‘‘...... سلیمان نے اماں بی کے مزاج کے مطابق بات کرتے ہوئے کہا۔

’’اچھا۔ یہ تو، تو نے بہت اچھی بات بتائی ہے۔ پردے کی پابند بچیاں تو اب ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں‘‘...... سلیمان کی توقع کے عین مطابق اماں بی نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو سلیمان بھی اپنی کامیابی پر خوش ہو گیا۔

’’آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے اماں بی۔ پردے کی پابند بچیاں تو اب رہی ہی نہیں۔ اماں بی۔ میں نواب صاحب کو فون کر کے کہہ دوں کہ وہ آج رات کا کھانا بڑے صاحب کے ساتھ کھائیں‘‘...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

’’ہاں۔ کہہ دو اور عمران کو بھی کہہ دینا۔ وہ بھی کھانے میں شریک ہو جائے گا‘‘...... اماں بی نے کہا۔

”اماں بی۔ ابھی آپ صاحب کو اس بات کی خبر نہ ہونے دیں“...... سلیمان نے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

”عمران کی بھی تو رائے لینا چاہئے نا۔ شادی تو اسی نے کرنی ہے“...... اماں بی نے کہا۔

”اماں بی۔ آپ نے صاحب کی شادی کرنے کی کتنی بار کوشش کی ہے اور صاحب نے ہر بار آپ کی کوشش کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں ناکام بنا دیا ہے“...... سلیمان نے منہ بناتے کہا۔

”ہاں۔ ایسا تو وہ کرتا ہے۔ شاید اب تک اسے کوئی لڑکی پسند نہیں آئی“...... اماں بی نے کہا۔

”اماں بی۔ اگر صاحب کو ساری عمر کوئی لڑکی پسند نہ آئے تو صاحب کیا ساری عمر کنوارے رہیں گے“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ارے کیا اول فول بک رہا ہے تو۔ عمران کیوں ساری عمر کنوارہ رہنے لگا“...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اماں بی۔ اگر آپ میرے مشورے پر عمل کریں گی تو صاحب کی شادی جلد ہو جائے گی ورنہ صاحب آپ کو چکمہ دیتے رہیں گے“...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

”اچھا۔ تو خود کو فطین خان سمجھنے لگ گیا ہے تو دے مشورہ“۔ اماں بی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”بڑے صاحب، نواب صاحب سے مل لیں اور ان کا انٹرویو بھی کر لیں۔ اس کے بعد آپ اور ثریا بی بی لڑکی کو دیکھ آئیں۔ اگر لڑکی آپ کو پسند آ جائے تو آپ نکاح کی تاریخ مقرر کر دیں اور پھر صاحب کو بتائیں کہ آپ نکاح کی تاریخ مقرر کر آئے ہیں۔ اب دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے یہ نکاح ہو کر رہے گا۔ اس پوزیشن میں چھوٹے صاحب آپ کا اور بڑے صاحب کا حکم ٹال نہیں سکیں گے اور نہ ہی کوئی بہانہ بنا سکیں گے۔ ان کے پاس نکاح کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا“...... سلیمان نے اماں بی کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ کہہ تو، تو ٹھیک رہا ہے“...... اماں بی نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اماں بی۔ اگر آپ کو میرا مشورہ پسند آیا ہے تو فوراً اس پر عمل کریں“...... سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں عمران کے والد سے بات کرتی ہوں۔ تم نواب صاحب کو آج ہی کھانے پر لے آؤ“...... اماں بی نے کہا۔

”نواب صاحب خود ہی کوٹھی پر آ جائیں گے۔ میں ان کے ساتھ نہیں آ سکتا“...... سلیمان نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ارے۔ تو کیوں نہیں آ سکتا ان کے ساتھ“...... اماں بی نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

”اگر صاحب کو پتہ چل گیا کہ یہ سب میرا کیا دھرا ہے تو پھر

میری خیر نہیں ہو گی۔ آپ بھی انہیں مت بتانا کہ نواب صاحب کو بڑے صاحب کے پاس میں نے بھیجا ہے“...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

”ارے۔ کچھ نہیں ہو گا۔ میں عمران کو منع کر دوں گی۔ وہ تجھے انگلی تک نہیں لگائے گا“...... اماں بی نے کہا۔

”اماں بی۔ مجھ غریب پر ترس کھائیں اور کسی بھی موقع پر میرا نام مت لایئے گا کسی کے بھی سامنے“...... سلیمان نے ہاتھ باندھتے ہوئے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو گئے۔

”ارے۔ ارے۔ تو عمران سے اتنا ڈرتا ہے۔ کیا عمران تیرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔ مار پیٹ کرتا ہے تیرے ساتھ۔ تو نے پہلے کبھی کیوں نہیں بتایا۔ میں ابھی اس کی خبر لیتی ہوں“...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ اماں بی۔ صاحب نے کبھی مجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ مجھے تو کبھی ڈانٹا تک نہیں۔ وہ تو مجھے بالکل بھائیوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ لیکن اماں بی۔ مجھے ان کے ساتھ رہتے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ میں ان کے مزاج کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ اگر شادی سے پہلے انہیں پتہ چل گیا کہ شادی کا سارا چکر میرا چلایا ہوا ہے تو پھر وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے۔ کچھ نہیں کہیں گے تو ناراض لازماً ہو جائیں گے اور اماں بی۔ میں تو ان کی ایک لمحہ کی ناراضگی

بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ پلیز آپ میری بات مان جائیں نا“۔ سلیمان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

• ”اچھا ٹھیک ہے۔ تیرا نام نہیں آئے گا“...... اماں بی نے اس کی بات مانتے ہوئے کہا تو سلیمان یکدم خوش ہو گیا۔

”زندہ باد اماں بی۔ زندہ باد۔ آپ بہت اچھی ہیں“...... سلیمان نے خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔

”بس۔ خوشامد نہیں کرنی۔ تجھے پتہ ہے کہ میں خوشامد پسند نہیں کرتی“...... اماں بی نے سلیمان کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”جی اماں بی۔ میں خوشامد نہیں کر رہا تھا۔ میں تو اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ اچھا۔ اب میں چلتا ہوں۔ مجھے نواب صاحب سے بھی ملنا ہے“...... سلیمان نے جلدی سے کہا اور پھر وہ اماں بی کو سلام کر کے کوٹھی سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک پبلک فون بوتھ سے ہوٹل شنگریلا فون کیا جہاں نواب شجاعت مند خان ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس نے نواب شجاعت مند خان کو سر عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے رات کے کھانے کی دعوت دی اور پھر خوشی خوشی فلیٹ پر واپس آ گیا۔ اسے یقین تھا کہ اب عمران کی شادی ہو جائے گی۔ اگر اماں بی، عمران کے نکاح کی تاریخ مقرر کر دیتیں تو پھر اس نکاح کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی اور اسی وجہ سے سلیمان خوش تھا۔ جب وہ فلیٹ میں پہنچا تو عمران ریڈنگ روم میں موجود تھا۔ سلیمان چونکہ بہت خوش تھا اس لئے وہ منہ سے سیٹی بجا رہا

تھا۔

”جناب آغا سلیمان پاشا صاحب“...... جیسے ہی سلیمان کچن کی طرف بڑھنے لگا اسے عمران کی آواز سنائی دی۔

”صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے چائے پینی ہے۔ میں ابھی بنا کر لاتا ہوں“...... سلیمان نے وہیں سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر کچن میں داخل ہو گیا۔ چار پانچ منٹ بعد وہ چائے تیار کر کے ریڈنگ روم میں پہنچ گیا۔ جب وہ ریڈنگ روم میں داخل ہوا تو اس وقت بھی وہ سیٹی پر ایک گانے کی دھن بجا رہا تھا۔ عمران نے چائے کا کپ اس سے لے کر میز پر رکھا اور اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ عمران نے اسے آج سے پہلے اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

”جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ آج تو آپ بہت خوش نظر آ رہے ہیں“...... عمران نے سلیمان کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا نشانہ۔ واہ صاحب۔ دیکھے زمانہ۔ واہ صاحب۔ تیر پہ تیر چلاؤں۔ واہ صاحب“...... سلیمان نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے گنگناتے ہوئے کہا تو عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

”جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ کیا آپ کا کوئی بہت بڑا انعام نکل آیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تیر پہ تیر چلاؤں۔ واہ صاحب۔ تیر پہ تیر چلاؤں۔ واہ صاحب“۔

سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس نے گنگناتے ہوئے جھومنا بھی شروع کر دیا تھا۔ اس کی اس حرکت پر عمران کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

”سلیمان۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا تمہارے دماغ پر کوئی اثر ہو گیا ہے“...... عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”تیر پہ تیر چلاؤں۔ واہ صاحب۔ میرا نشانہ۔ واہ صاحب۔ دیکھے زمانہ۔ واہ صاحب۔ تیر پہ تیر چلاؤں“...... سلیمان نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے مزید جھومتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے مینٹل ہسپتال فون کرنا ہی پڑے گا۔ یقیناً سلیمان کے ذہن پر کوئی اثر ہو گیا ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے قریب رکھے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”میں پاگل نہیں ہوا صاحب۔ بلکہ آج میں بہت خوش ہوں۔ بہت ہی خوش“...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

”آج تم کس بات پر اتنے خوش ہو رہے ہو“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”صاحب۔ آج ویلنٹائن ڈے ہے اور محبت کرنے والے آج کے دن بہت خوش ہوتے ہیں“...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

”لاحول ولا قوۃ۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا اور وہ بھی مرا ہوا“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا اور نظریں کتاب پر جما دیں۔ اسے معلوم ہی نہیں

تھا کہ بڑے سے بڑے چالاک مجرم کے جھوٹ کو بھانپ لینے والا اور بڑے سے بڑے ایکٹر کی اداکاری کو جان لینے والا عمران آج اپنے باورچی کے تاثرات اور اداکاری کو نہیں جان سکا۔ سلیمان نے اس سے اصل بات چھپا لی تھی اور وہ بھی اس کے جواب سے مطمئن ہو کر دوبارہ کتاب پڑھنے لگا۔

''صاحب۔ ہماری باتوں میں چائے ٹھنڈی ہو گئی۔ میں اسے گرم کر کے لاتا ہوں''...... سلیمان نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم اس وقت آئے کہاں سے ہو''...... عمران نے سلیمان کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ پہلے تو عمران سلیمان کی بات سن کر مطمئن ہو گیا تھا لیکن پھر اس کی چھٹی حس نے اسے کچھ اور ہی بتایا اور اس نے سلیمان کا چہرہ غور سے دیکھا۔

''صاحب۔ میں اماں بی کو سلام کرنے گیا تھا''...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ جاؤ چائے گرم کر کے لاؤ۔ بلکہ یوں کرو کہ دو تین شامی کباب بھی بنا لو''...... عمران نے کہا۔

''جی بہتر صاحب۔ میں ابھی پانچ منٹ میں شامی کباب لے کر آیا''...... سلیمان نے کہا اور ریڈنگ روم سے باہر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی عمران نے ریڈنگ روم کا دروازہ بند کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر کوٹھی کے نمبر پریس کر دیئے۔

''ہیلو جی۔ کون صاحب ہیں''...... دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کے بعد فضلو بابا کی آواز سنائی دی۔

''السلام علیکم بابا۔ کیا حال ہیں''...... عمران نے نہایت ہی محبت کے ساتھ فضلو بابا سے اس کا حال پوچھا۔

''وعلیکم السلام چھوٹے صاحب۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں''...... فضلو بابا نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا کرم ہے بابا۔ میں بھی بالکل ٹھیک ہوں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چھوٹے صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ میں فون بیگم صاحبہ کو دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے فضلو بابا نے کہا۔

''بابا۔ کیا آپ مجھ سے باتیں کر کے اکتا گئے ہیں''...... عمران نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں چھوٹے صاحب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بھلا آپ کی باتوں سے کوئی اکتا بھی سکتا ہے''...... فضلو بابا نے کہا۔

''اچھا بابا۔ یہ بتائیں کہ کیا سلیمان آج کوٹھی پر آیا تھا''۔ عمران نے فضلو بابا سے پوچھا۔

''جی ہاں چھوٹے صاحب۔ سلیمان ابھی کچھ دیر پہلے ہی واپس گیا ہے''...... فضلو بابا نے کہا۔

''اس کی موجودگی میں یا اس کے جانے کے بعد آپ نے کوئی خاص بات محسوس کی ہو''...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں صاحب۔ کوئی خاص بات نہیں۔ ہاں۔ سلیمان کے جانے کے بعد بیگم صاحبہ نے خانساماں کو حکم دیا ہے کہ رات کے کھانے پر کوئی نواب شجاعت مند خان صاحب آ رہے ہیں۔ لہٰذا آج شاندار قسم کے کھانے بنائے جائیں“...... دوسری طرف سے فضلو بابا کی آواز سنائی دی تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”شکریہ بابا۔ میں اماں بی سے پھر بات کروں گا۔ اللہ حافظ“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھنے کے بعد اس نے اٹھ کر ریڈنگ روم کا دروازہ بھی کھول دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ایک بار پھر کتاب اٹھا لی کیونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے اس کا زیادہ وقت مطالعے میں ہی گزرتا تھا۔ اسے فضلو بابا سے فون پر بات کئے ہوئے چند منٹ ہی گزرے تھے کہ سلیمان چائے اور شامی کباب لئے اندر داخل ہوا۔

”صاحب۔ ایسے مزیدار شامی کباب آپ نے پہلے کبھی نہیں کھائے ہوں گے“...... سلیمان نے پلیٹ اور چائے کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا اور ریڈنگ روم سے باہر جانے لگا۔

”سلیمان“...... ابھی سلیمان نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ عمران نے اسے پکارا تو فوراً ہی اس کے قدم رک گئے اور اس نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا۔ عمران کے ہاتھ میں ایک شامی کباب تھا اور وہ کباب کھا رہا تھا۔ سلیمان نے دو قدم اٹھائے اور عمران

کے بالکل قریب پہنچ گیا۔

”جی صاحب“...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ نواب شجاعت مند خان صاحب کون ہیں“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں سلیمان سے پوچھا۔

”صاحب۔ یہ ریاست شنالا کے نواب ہیں“...... سلیمان نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ عمران کا مزاج شناس تھا اس لئے عمران نے اس وقت اس سے جس لہجے میں بات کی تھی وہ اب عمران کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا اور نہ ہی کسی بات کو مذاق میں ٹال سکتا تھا۔

”تو تم نے نواب صاحب کو کوٹھی پر کھانے کے لئے بلایا ہے“...... عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

”میری ایسی حیثیت کہاں صاحب کہ میں کسی نواب کو کھانے پر دعوت دے سکوں۔ اماں بی نے بہت عرصے سے میرے ذمے ایک کام لگایا ہوا تھا۔ میں نے اس سلسلے میں نواب صاحب کو بڑے صاحب کی طرف سے کھانے کی دعوت دے دی“...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اماں بی نے تمہارے ذمے کیا کام لگایا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”اماں بی آپ کے ہاتھ پیلے کرنا۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے سر پر سہرا سجانا چاہتی ہیں اور اسی سلسلے میں نواب صاحب

آج رات کا کھانا بڑے صاحب کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ اب تو آپ کو پتہ چل گیا ہے۔ اب اماں بی کا خواب کیسے پورا ہو سکتا ہے''...... سلیمان نے بدلے ہوئے انداز میں کہا۔

''تو یہ ہے تمہارے تیر کا وہ نشانہ جو تم نے مجھ پر چلایا ہے''۔ عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''مم۔ میری ایسا کیا مجال صاحب کہ میں آپ کو نشانہ بناؤں اور ویسے بھی تیر تو اب متروک ہو چکے ہیں''...... سلیمان نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا تو عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''صص۔ صص۔ صاحب معاف کر دیں۔ آئندہ ایسی حرکت نہیں ہو گی''...... سلیمان نے فوراً ہی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

''تم فوراً ہی اپنے نواب شجاعت مند خان صاحب سے معذرت کرو ورنہ میں تمہارا اور تمہارے نواب کا وہ حال کروں گا کہ تم دونوں بقیہ عمر ایک دوسرے کو بددعائیں دیتے رہو گے''...... عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''جج۔ جی۔ جی صاحب۔ میں سمجھ گیا صاحب۔ نواب صاحب آج بڑے صاحب کے ساتھ ڈنر نہیں کریں گے''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران فلیٹ سے باہر آ گیا۔ کافی دنوں سے وہ دانش منزل نہیں گیا تھا۔ اس وقت اس نے دانش منزل کا چکر لگانے کا سوچا اور پھر کچھ ہی دیر بعد اس کی سپورٹس کار دانش منزل

کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عمران دانش منزل کے کنٹرول روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ رسمی سلام دعا کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔ میں آپ کو فون کرنے ہی والا تھا''۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آج اتنے دنوں بعد تمہیں میری یاد کیسے آ گئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک تو آپ سے ملاقات کو کافی دن ہو گئے تھے اور دوسری بات یہ کہ سر سلطان کا فون بھی آیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھا۔ کیا فرمان جاری ہوا ہے سلطان معظم کی طرف سے''۔ عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے کہا ہے کہ پاکیشیا کے مواصلاتی سیارے میں آپ کے لئے سپیس مخصوص کر دی گئی ہے۔ اب آپ جتنے چاہیں موبائل فون حاصل کر سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے انہیں اور سرداور سے کہا تھا کہ وہ ہمارا یہ مسئلہ حل کریں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اب بھی ایسے موبائل فون استعمال کر رہے ہیں جن کا ریکارڈ موبائل فون کمپنی نہیں رکھ سکتی۔ کمپیوٹر میں ان نمبرز کی میموری ہی نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود بھی کمپنی کے کسی فرد کا بک جانا اور گڑبڑ کر دینا بعید از قیاس نہیں ہے اس لئے میں نے مواصلاتی سیارے میں سپیس مخصوص

کرنے کے لئے کہا تھا۔ ٹرانسمیٹر کالز بھی چیک کی جا سکتی ہیں لیکن اب موبائل فون کی کال سب سے محفوظ ہو جائے گی کیونکہ اب ہمارے فونز کا تعلق کسی کمپنی سے نہیں رہے گا۔ مواصلاتی سیارے میں سب کچھ خودکار سسٹم کے تحت ہو گا اور دنیا کی کوئی مشینری ہماری کالز اور لوکیشن کو چیک نہیں کر سکے گی''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اب ہمیں لانگ رینج ٹرانسمیٹر کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کے پاس تو موبائل فون موجود تھے لیکن تمہیں موبائل فون رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کی وجہ تمہیں معلوم ہے''...... عمران نے بلیک زیرو سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ممبران تو مختلف اور پرائیویٹ رہائش گاہوں میں رہتے ہیں جبکہ مجھے تو چوبیس گھنٹے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں رہنا ہے۔ اگر موبائل فون کمپنی کا کوئی آدمی ہمارے کسی ممبر کے نمبر کے ساتھ کوئی گڑبڑ کرتا ہے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی بہت بڑا نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا جبکہ میرے نمبر کے ساتھ گڑبڑ ہوتی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کو نقصان ہو سکتا تھا اور اسی خدشے کے پیش نظر آپ نے مجھے موبائل فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی تھی''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ماشاء اللہ۔ دانش منزل میں رہتے ہوئے تمہاری دانش بہت

بڑھ چکی ہے۔ اب چونکہ ہم نے پاکیشیا کے مواصلاتی سیارے میں سپیس مخصوص کرا لی ہے اور یہ موبائل فون کے لئے محفوظ ترین ذریعہ ہے تو اب دانش منزل میں بھی موبائل فون استعمال کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ موبائل سیٹوں میں کنکشن کیسے کئے جائیں گے''...... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا۔

''کنکشن تم خود کرو گے۔ اس کے لئے جو مشینری استعمال ہو گی وہ سرداور نے بنا لی ہو گی۔ وہ مشینری یہاں دانش منزل میں آ جائے گی اور تم موبائل کنکشن جاری کرتے رہنا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا''۔ بلیک زیرو نے مطمئن انداز میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''طاہر صاحب۔ کیا صاحب یہاں موجود ہیں''...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

''ہاں سلیمان۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے''...... اس مرتبہ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ ایکریمیا سے مس روشی کا فون آیا ہے۔ انہوں نے

کہا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً ان سے رابطہ کریں''۔ دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

''روشی کا فون۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر دوبارہ ٹون حاصل کی اور روشی کے فلیٹ کے نمبر پریس کر دیئے۔

''ہیلو۔ روشی سپیکنگ''...... دوسری بیل کے بعد رسیور اٹھائے جانے پر روشی کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عمران۔ میں نے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے''...... دوسری طرف سے روشی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''خیریت۔ تم کچھ پریشان لگ رہی ہو''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں عمران۔ میں بہت ہی پریشان ہوں۔ معاملہ ہی کچھ ایسا ہے''...... روشی نے کہا۔

''میں بھی تو یہی پوچھ رہا ہوں کہ کیا پریشانی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ مجھے کچھ رقم کی ضرورت ہے اور تم فوری طور پر پچاس ہزار ڈالر بھجوا دو''...... روشی نے کہا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن

تھا اس لئے بلیک زیرو بھی اس کی آواز سن رہا تھا۔ جیسے ہی اس نے روشی کی آواز سنی اس نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس پر روشی کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ روشی نے کوڈ ورڈ میں بات کی تھی کہ اس سے ٹرانسمیٹر پر بات کی جائے اور ایسا اس نے اس لئے کہا تھا کہ آج کل ایکریمیا میں ٹیلی فون کالز ریکارڈ ہو رہی تھیں۔

''اوکے۔ میں تمہیں پچاس ہزار ڈالرز بھجوا دیتا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو نے چونکہ روشی کی فریکونسی ایڈجسٹ کر لی تھی اس لئے عمران اسے کال کرنے لگا۔

''ہیلو روشی۔ عمران کالنگ۔ اوور''...... عمران نے روشی کو کال کرتے ہوئے کہا۔

''یس۔ روشی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد روشی کی آواز سنائی دی۔

''ہاں روشی۔ کیا بات ہے۔ تم کیوں اتنی پریشان ہو۔ اوور''۔ عمران نے پوچھا۔

''عمران۔ پاکیشیا کے خلاف بلیک جیک نے ایک بہت ہی بھیانک منصوبہ بنایا ہے۔ اوور''...... روشی نے کہا۔

''کیا تفصیلات ہیں اس منصوبے کی۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک جیک ایک سائنس دان سر براؤن کے ساتھ مل کر ایک

کیمیکل بنا رہی ہے جسے پاکیشیا کے دریا جنڈس میں ملا دیا جائے گا اور پھر اس دریا کا پانی جہاں جہاں سیراب کرے گا وہ فصل متاثر ہو گی اور اس فصل کو کھانے والے انسان اور جانور تقریباً دو سے تین ماہ میں بینائی سے محروم ہو جائیں گے۔ اوور"...... روشی نے بلیک جیک کا منصوبہ بتایا تو عمران کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔ بلیک زیرو کو بھی یہ بات سن کر بہت غصہ آیا تھا۔

"تمہیں اس سازش کی کیسے خبر ہوئی۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے پوچھا تو روشی نے اتفاقاً وائٹ سے ٹکرانے کی تفصیل بتا دی۔

"او کے روشی۔ میں جلد ہی تم سے رابطہ کروں گا۔ اوور"۔ تفصیل سننے کے بعد عمران نے کہا۔

"عمران۔ بلیک جیک بہت طاقتور، باوسائل اور بہت وسیع تنظیم ہے۔ اگر کوئی عام یا چھوٹی تنظیم ہوتی تو میں اکیلی اس کی جڑیں کاٹ ڈالتی لیکن اس تنظیم کی سرکوبی کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ اوور"...... روشی نے کہا۔

"میں بلیک جیک کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ انشاء اللہ بہت جلد تم سے ملاقات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ ایسے منصوبے تو حکومتیں بناتی ہیں دوسرے ملکوں کے خلاف۔ مجرم تنظیمیں تو ایسے کام نہیں کرتیں"...... بلیک

زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دولت کی خاطر بڑی بڑی تنظیمیں ہر کام کر جاتی ہیں۔ بلیک جیک بھی ایسی ہی تنظیم ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران ایکریمیا کے نمبر پریس کر رہا ہے۔ جیسے ہی دوسری طرف بیل جانے لگی عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ بلیک زیرو بھی بات چیت سن سکے۔

"یس۔ بلیک اینڈ وائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈھمپ ویلی سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ مسٹر بلیک اینڈ وائٹ سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس۔ بلیک اینڈ وائٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بارعب آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ایکریمیا میں رہتے ہوئے بھی ابھی تک تم بلیک اینڈ وائٹ ہو۔ مکمل وائٹ نہیں ہوئے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون ہو تم۔ بلیک اینڈ وائٹ سے مذاق کرنے والے"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ میں کسی کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ تمہیں

وائٹ واش کر دے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ تم میرے سامنے آؤ۔ فوراً۔ میں ایک ہزار گولیاں تمہارے جسم میں اتار دوں گا‘‘...... بلیک اینڈ وائٹ نے کہا۔

’’فوراً تو سامنے نہیں آ سکتا۔ ریاست ڈھمپ سے ایکریمیا تک پہنچنے کے لئے کئی گھنٹوں کا سفر کرنا پڑتا ہے اور پھر تم کسی نیک مقصد کے لئے بھی نہیں بلا رہے بلکہ گولیاں مارنے کے لئے بلا رہے ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ریاست ڈھمپ۔ اوہ۔ تم پرنس آف ڈھمپ ہو۔ اوہ مائی گاڈ۔ واقعی تم پرنس آف ڈھمپ ہو۔ دوسرا کوئی بھی بلیک اینڈ وائٹ سے اس طرح مذاق نہیں کر سکتا‘‘...... بلیک اینڈ وائٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’شکر ہے تم نے مجھے پہچان تو لیا‘‘...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’سوری پرنس۔ تمہاری آواز بہت عرصے بعد سنی ہے نا اس لئے فوری طور پر نہ پہچان سکا اور ویسے بھی میری یادداشت تمہاری طرح نہیں ہے۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ تمہیں اب بھی میرا فون نمبر یاد ہو گا‘‘...... دوسری طرف سے بلیک اینڈ وائٹ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

’’بس۔ یہ اتفاق ہی ہے کہ مجھے تمہارا نمبر یاد آ گیا اور مجھے ڈائری دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ اتفاق نہیں ہے پرنس۔ میں جانتا ہوں یہ تمہارے دماغ کا کمال ہے جو کمپیوٹر سے بھی کہیں آگے ہے۔ بہرحال یہ بتاؤ آج کیسے یاد کر لیا‘‘...... بلیک اینڈ وائٹ نے عمران سے پوچھا۔

’’بلیک جیک کو تو جانتے ہو گے‘‘...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’دنیا کی کون سی ایسی تنظیم یا ادارہ ہے جس کے بارے میں بلیک اینڈ وائٹ نہیں جانتا‘‘...... بلیک اینڈ وائٹ نے کہا۔

’’آج کل بلیک جیک پاکیشیا کے خلاف ایک سازش پر کام کر رہی ہے۔ مجھے اس سازش کی تفصیلات چاہئیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’او کے۔ تم ایک گھنٹے بعد مجھے فون کرنا۔ تفصیلات تمہیں مل جائیں گی‘‘...... بلیک اینڈ وائٹ نے کہا۔

’’اپنا اکاؤنٹ نمبر اور معاوضہ بتا دو تاکہ معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کیا جا سکے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’وائٹ اینڈ بلیک احسان فراموش نہیں ہے جو پرنس آف ڈھمپ سے بھی معاوضہ وصول کرتا پھرے۔ گڈ بائی‘‘...... وائٹ اینڈ بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

’’عمران صاحب۔ آپ کے لئے چائے لے آؤں‘‘...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’شکر ہے۔ تمہیں اتنی دیر بعد خیال تو آیا‘‘...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو شرمندہ سا ہو گیا۔

"آپ آتے ہی اتنے مصروف ہو گئے کہ مجھے چائے کا خیال ہی نہیں آیا"...... بلیک زیرو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ وہ بلیک جیک اور اس کی سازش کے بارے میں سوچنے لگا۔ یہ سازش واقعی بہت خوفناک تھی۔

"عمران صاحب۔ چائے حاضر ہے"...... کچھ دیر بعد بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے آنکھیں کھول دیں اور پھر چائے پینے اور آپس میں باتیں کرنے میں ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ بلیک اینڈ وائٹ کلب"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک اینڈ وائٹ سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس۔ بلیک اینڈ وائٹ سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد بلیک اینڈ وائٹ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ابھی تک تم مکمل وائٹ نہیں ہوئے۔ ویری بیڈ"۔ عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پرنس آپ"...... اس مرتبہ بلیک اینڈ وائٹ نے فوراً ہی عمران کی آواز پہچان کر کہا۔

"شکر ہے تم نے اب دھمکی نہیں دی۔ لیکن میں تو تمہاری پچھلی دھمکی پر اب تک کانپ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ میں نے معذرت کی تو تھی۔ بہرحال اب بلیک جیک کے بارے میں سنیئے۔ بلیک جیک بہت بڑی مجرم تنظیم ہے جس کی جڑیں دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس تنظیم کو اسرائیل اور ایکریمی یہودیوں کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔ بلکہ آپ اسے اسرائیل کی سرکاری تنظیم سمجھیں تو زیادہ بہتر ہے۔ یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف جو بھی بڑی اور غیر انسانی کارروائی کرنی ہوتی ہے وہ اس تنظیم کے ذریعے کراتے ہیں تاکہ اسرائیلی حکومت کو موردِ الزام نہ ٹھہرایا جا سکے"...... بلیک اینڈ وائٹ نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ تو ہو گئی بلیک جیک کے بارے میں تفصیل۔ اب بلیک جیک کی اس سازش کے بارے میں بتاؤ جو اس نے پاکیشیا کے خلاف بنائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ بہت ہی خطرناک سازش ہے جس کی منظوری اسرائیلی حکومت دے چکی ہے۔ سر براؤن نامی ایک سائنس دان نے ایک کیمیکل بنایا ہے۔ اس کیمیکل کو ٹنوں کے حساب سے تیار کر کے پاکیشیا کے دریاؤں میں ملا دیا جائے گا اور پھر ان دریاؤں کا پانی جن جن کھیتوں کو سیراب کرے گا ان فصلوں میں بیماری کے اثرات

پیدا ہو جائیں گے جو چیک نہیں کئے جا سکیں گے اور جو بھی انسان وہ فصل کھائے گا وہ اس بیماری سے متاثر ہو جائے گا اور دو تین ماہ کے اندر اس بیماری کے اثر سے نابینا ہو جائے گا اور چونکہ یہ نئی بیماری ہو گی جسے فوری تشخیص نہیں کیا جا سکے گا اور نہ ہی اس کا کوئی علاج ہو گا اس لئے پاکیشیا کی بڑی آبادی اس بیماری کا شکار ہو کر نابینا ہو جائے گی''...... بلیک اینڈ وائٹ نے بھی عمران کو وہی تفصیل بتائی جو اسے روشی بتا چکی تھی۔

''کیمیکل کو فصلوں میں شامل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا یہ براہ راست انسانوں کو نہیں دی جا سکتی''...... عمران نے کہا۔

''فصل کی تیاری کے پراسس میں ہی یہ مؤثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بیکار ہے''...... بلیک اینڈ وائٹ نے کہا۔

''وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں یہ کیمیکل تیار ہو رہا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''لیبارٹری ایکریمیا میں ہی کسی خفیہ مقام پر بنائی گئی ہے۔ میری کوشش کے باوجود مجھے اس کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں''...... بلیک اینڈ وائٹ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ اس میں شرمندہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ تم نے اتنی زیادہ معلومات تو مجھے دے دی ہیں''...... عمران نے اس کے لہجے میں شرمندگی کا احساس محسوس کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پرنس۔ میں نے ادھورا کام کیا ہے اس لئے میں شرمندہ

ہوں''...... بلیک اینڈ وائٹ نے کہا۔

''یہ ادھورا نہیں مکمل کام ہے۔ تمہارا بہت بہت شکریہ اوکے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور بلیک زیرو کی طرف دیکھا۔

''عمران صاحب۔ دشمنوں نے تو بہت ہی خطرناک سازش تیار کی ہے''...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ دشمن ہمارے لئے ترقی کے منصوبے بنائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی گھناؤنی اور انسانیت سوز سازش ہے''...... بلیک زیرو نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

''دشمنوں کا کام ہے ہمارے خلاف سازش بنانا اور ہمارا کام ہے ان سازشوں کو ناکام بنانا۔ جب سے پاکیشیا معرض وجود میں آیا ہے اغیار اس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور قیامت تک انہوں نے ان سازشوں سے باز نہیں آنا۔ خیر اور شر کی طرح اس سلسلے نے بھی قیامت تک جاری رہنا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر جولیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ جولیا سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''تمام ممبرز کو اپنے فلیٹ پر کال کرو۔ کچھ دیر بعد عمران تمہارے

فلیٹ پر پہنچ جائے گا۔ تم لوگوں نے ایک مشن پر روانہ ہونا ہے۔ حسب معمول عمران تمہیں لیڈ کرے گا''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''او کے چیف۔ میں ابھی تمام ممبرز کو کال کرتی ہوں''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''میں جولیا کے فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ تم سرسلطان سے کہہ کر سرداور سے موبائل فون کی مشینری منگوا لو۔ ہم اس مشن میں اپنے خصوصی اور ذاتی موبائل فون استعمال کریں گے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''جی بہت بہتر''...... عمران کو اٹھتے دیکھ کر بلیک زیرو نے کہا اور خود بھی کھڑا ہو گیا۔ عمران نے اسے اللہ حافظ کہا اور پھر وہ کنٹرول روم سے باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار جولیا کے فلیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔

عمران، جولیا کے فلیٹ پر پہنچا تو اس نے ڈور بیل پر اس طرح انگلی رکھ دی جیسے وہ انگلی اٹھانا ہی بھول گیا ہو۔

''مجھے معلوم ہے کہ ایسی بدتمیزی صرف تم ہی کر سکتے ہو''۔ فلیٹ کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور جولیا کا چہرہ دکھائی دیا جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی آواز میں بھی غراہٹ شامل تھی۔

''تھینک یو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اندر داخل ہو گیا۔ جولیا اس کے پیچھے آ گئی۔

''ارے۔ یہاں تو ایک بھی باراتی نہیں ہے''...... عمران نے خالی ڈرائنگ روم کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باراتی۔ کیا مطلب''...... جولیا نے عمران کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''مطلب تو مجھے بھی نہیں معلوم۔ مجھے تو ایکسٹو نے فون کر کے

کہا کہ جولیا کے فلیٹ پر سارے باراتی جمع ہیں اور میرا انتظار ہو رہا ہے۔ لہٰذا میں جلد از جلد وہاں پہنچوں۔ سو میں طوفانی رفتار سے ڈرائیونگ کرتا ہوا یہاں پہنچ گیا کہ باراتی کہیں اس بات پر ناراض ہو کر نہ چلے جائیں کہ دلہا اتنی دیر سے کیوں آیا ہے“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”تو تم یہاں دلہا بننے کے لئے آئے ہو“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں خود نہیں آیا۔ مجھے تو تمہارے چوہے نے بھیجا ہے“۔ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کبھی تو خود بھی آ جایا کرو“...... جولیا نے یکدم اپنا رویہ تبدیل کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیا۔

”ایکسٹو نے تو صرف کہا تھا۔ آیا تو میں خود ہی ہوں“۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم دلہا بننے کے لئے آئے ہو لیکن دلہا والا لباس پہن کر نہیں آئے“...... جولیا نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ“...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جولیا کی طرف دیکھا جو سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔

”اور سر پر سہرا باندھ کر بھی نہیں آئے۔ پاکیشیائی دلہا سر پر سہرا باندھ کر کتنے خوبصورت نظر آتے ہیں“...... جولیا نے خوابیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے دل ہی دل میں جل تو جلال تو کا ورد شروع

کر دیا۔

”دولہا کے چہرے پر تو سہرا ہوتا ہے اور سہرے کی وجہ سے اس کا چہرہ نظر ہی نہیں آتا۔ پھر اسے کیسے خوبصورت یا بدصورت کہا جا سکتا ہے“...... عمران نے جولیا کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے کئی دلہوں کو دیکھا ہے۔ ان کے چہروں پر قدرتی نور آ جاتا ہے“...... جولیا نے بدستور خوابیدہ لہجے میں کہا۔

”ابھی تک کوئی ممبر نہیں آیا“...... عمران نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا۔

”ان کے فلیٹ میرے فلیٹ سے دور ہیں۔ انہیں آنے میں وقت لگے گا۔ تم ان کی باتیں نہیں اپنی باتیں کرو“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ۔ یہ آج تم کیسی باتیں کر رہی ہو“...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جیسی باتیں تم ہمیشہ کرتے ہو“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ عمران اسے ہمیشہ زچ کیا کرتا تھا اور آج اس نے عمران کو زچ کر دیا تھا اور جولیا دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی اور پھر اسی لمحے ڈور بیل کی آواز سنائی دی۔

”باراتی آنا شروع ہو گئے ہیں“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد جولیا واپس

آئی تو اس کے ساتھ خاور تھا۔ عمران کو دیکھ کر خاور کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''اوہ۔ عمران صاحب پہلے سے یہاں موجود ہیں''...... خاور نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تم تو ایسے خوش ہو رہے ہو جیسے بہت عرصے بعد عمران سے مل رہے ہو''...... جولیا نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں مس جولیا۔ عمران صاحب سے میری ملاقات بہت دنوں بعد ہو رہی ہے''...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ عمران کے پاس پہنچ چکا تھا۔ عمران نے اٹھ کر اس سے مصافحہ کیا اور ایک بار پھر ڈور بیل بج اٹھی تو اس مرتبہ خاور دروازے کی طرف بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد تمام ممبران جمع ہو چکے تھے۔ جولیا نے چائے بنا کر سب کو سرو کر دی تھی۔

''عمران صاحب۔ اس مرتبہ کیا مشن ہے''...... نعمانی نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

''مشن کے بارے میں تو میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ میں جولیا کو بتا چکا ہوں کہ مجھے تمہارے چیف نے فون کیا کہ جولیا کے فلیٹ پر سارے باراتی جمع ہیں اور صرف میرا انتظار ہو رہا ہے اس لئے میں جلد از جلد جولیا کے فلیٹ پر پہنچ جاؤں۔ اگر میں لیٹ ہو گیا تو تنویر میری تاخیر کا فائدہ اٹھا لے گا۔ سو میں نے طوفانی رفتار سے گاڑی چلائی اور فوراً یہاں پہنچ گیا لیکن یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ باراتی تو

ابھی آئے ہی نہیں ہیں جس پر میں نے شکر ادا کیا کہ میں بروقت پہنچ گیا اور تنویر کوئی فائدہ اٹھانے سے محروم رہا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''تمہاری تو ہر وقت کی بس یہی بکواس ہے۔ اگر شادی کا اتنا ہی شوق ہے تو پھر جاؤ کرو۔ تمہیں روکا کس نے ہے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہی تو میرے راستے کی دیوار بنے ہوئے ہو ظالم سماج''۔ عمران نے تنویر کے غصے کو انجوائے کرتے ہوئے کہا۔

''بس یہی ایک ہی بکواس اور ہر وقت کی بکواس''...... تنویر نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم اچھے بھائیوں کی طرح اپنی بہن کی ڈولی اٹھا کیوں نہیں دیتے''...... عمران نے کہا۔

''صفدر۔ تم اس شخص کو سمجھا لو ورنہ میں اسے شوٹ کر دوں گا''۔ تنویر نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ مشن کے متعلق بتانے والے تھے''۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور چونکہ اس وقت تنویر کا غصہ پورے عروج پر تھا اس لئے عمران نے اسے مزید تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا۔

''تم خشک باتوں کو پسند کرتے ہو تو میں خشک باتوں کی طرف آ جاتا ہوں''...... عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اس کی

بات سن کر سب نے اطمینان کا گہرا سانس لیا کیونکہ عمران کا اتنی جلدی پٹری پر آ جانا ممکن نہیں تھا۔

''اس مرتبہ ہمارا مقابلہ اپنے ازلی دشمنوں سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''ازلی دشمن۔ یعنی شیطان اور شیطانی ذریات''...... نعمانی نے چونکتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔

''ارے نہیں۔ ازلی دشمن سے میری مراد یہودیوں سے ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ہم سب تو یہی سمجھے تھے کہ شاید آپ نے شیطانی مخلوق کی بات کی ہے''...... خاور نے کہا۔

''شیطان تو سب انسانوں کا کھلا دشمن ہے جبکہ یہودی مسلمانوں کے ازلی اور ابدی دشمن ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مگر مشن کیا ہے''...... صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ عمران دوبارہ پٹری سے نہ اتر جائے۔

''یہودیوں نے پاکیشیا کے خلاف ایک نئی سازش تیار کی ہے اور ہم نے اس سازش کا خاتمہ کرنا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مشن کی تفصیلات بتانے لگا۔

''عمران۔ ایکریمیا کے لئے ہماری روانگی کب ہو گی''...... جولیا

نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آج رات کی فلائٹ سے ہم ایکریمیا جا رہے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ویسے تو ہمیں ہر مشن میں ہی مزہ آتا ہے لیکن اگر مقابلہ یہودیوں سے ہو تو یہ مزہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''واقعی۔ ہمیں دو مشن بہت ہی مزہ دیتے ہیں۔ ایک کافرستان کے خلاف اور دوسرا یہودیوں کے خلاف''...... صدیقی نے تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم لوگ سفر کی تیاری کرو۔ اب رات کو ملاقات ہو گی''...... عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران کو اٹھتے دیکھ کر باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس مشن نے ان سب میں ہی جوش پیدا کر دیا تھا۔

ہر قسم کے ناول، ماہانہ ڈائجسٹ، بچوں کی کہانیاں
آئیڈیل پبلک لائبریری
نزد گھنٹہ گھر کمالیہ ★ عظیم احمد طارق
0334-7283296
0334-9630911

فنچ، نانوتا، سنگ ہی، تھریسیا اور سمارٹ ایک کمرے میں میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔

"فنچ۔ براؤن کا سیٹ اپ کیسا چل رہا ہے"...... تھریسیا نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے فنچ سے پوچھا۔

"اس کا سیٹ اپ بالکل اوریجنل ہے اور نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ وہ یہودیوں کا بہت بڑا اور باعزت سائنس دان بنا ہوا ہے"...... فنچ نے مسکراتے ہوئے کہا تو باقی افراد بھی مسکرانے لگے۔

"ابھی تک عمران اپنی ٹیم کے ساتھ ایکریمیا نہیں پہنچا"۔ نانوتا نے فکرمند لہجے میں کہا۔

"آج کل میں اسے اطلاع مل جائے گی اور پھر وہ فوراً یہاں پہنچ جائے گا"...... سنگ ہی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسے اس منصوبے کی اطلاع ہی نہ مل سکے"...... نانوتا نے کہا۔

"پاکیشیا کے خلاف کوئی بھی سازش تیار ہو، کوئی منصوبہ بنے اور اس کی اطلاع عمران کو نہ ہو۔ یہ تو ممکن ہی نہیں۔ وہ شیطان ہے شیطان۔ اسے فوراً ہی خبر مل جاتی ہے"...... تھریسیا نے کہا۔

"اگر تمہارے دل میں عمران کے لئے نرمی نہ ہوتی تو وہ اب تک مارا جا چکا ہوتا"...... فنچ نے تھریسیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے دل میں اس کے لئے کوئی نرمی نہیں ہے۔ ہمارے بڑے ہی عمران اور فریدی کو زیرو لینڈ کا وفادار بنانا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں ان کے ساتھ رعایت کرنی پڑتی ہے۔ اب ہمارے بڑوں نے ان کے ساتھ رعایت نہ کرنے کا کہا ہے تو اب وہ دونوں مارے جائیں گے"...... تھریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم تو ناراض ہو گئی ہو جبکہ میرے کہنے کا مقصد بھی وہی تھا جو تم نے کہا ہے"...... فنچ نے کہا۔

"اچھا۔ ان باتوں کو چھوڑو اور یہ فرض کرو کہ علی عمران کو اس سازش کی خبر نہیں ہوتی تو پھر کیا کیا جائے گا"...... نانوتا نے کہا۔

"پھر اسے کسی نہ کسی طرح خبر دی جائے"...... سمارٹ نے اپنی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"سمارٹ۔ تم علی عمران کو اتنا نہیں جانتے جتنا ہم جانتے ہیں۔

اگر اسے مصنوعی طریقے سے یہ اطلاع دی گئی تو وہ چوکنا ہو جائے گا اور اگر وہ چوکنا ہو گیا تو پھر ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا“۔ سنگ ہی نے کہا۔

”سنگ ہی۔ تم کہہ رہے ہو تو ایسا ہی ہو گا ورنہ زیرو لینڈ کے کسی بھی کارندے کو اس طرح کسی سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے“۔ سمارٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”سمارٹ۔ تم جانتے ہو کہ علی عمران اور فریدی اب تک زیرو لینڈ کو اربوں ڈالرز کا نقصان پہنچا چکے ہیں مگر اس کے باوجود زیرو لینڈ کے بڑوں کی خواہش ہے کہ یہ دونوں کسی نہ کسی طرح زیرو لینڈ میں شامل ہو جائیں۔ یہ اس قابل ہیں تو زیرو لینڈ کے بڑے ان کی وفاداریاں خریدنا چاہتے ہیں“...... سنگ ہی نے کہا تو سمارٹ خاموش ہو گیا اور پھر اسی لمحے میز پر رکھے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فنچ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”ہیلو۔ فنچ سپیکنگ“...... فنچ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”سر۔ میں جیکی بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے“...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ہاں جیکی۔ کیا رپورٹ ہے عمران کے بارے میں“...... فنچ نے جیکی کی آواز سن کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”سر۔ علی عمران اپنے چھ ساتھیوں سمیت اب سے دس منٹ

پہلے ایک جہاز میں سوار ہو گیا ہے۔ یہ جہاز گریٹ لینڈ سے ہوتا ہوا ایکریمیا پہنچے گا“...... دوسری طرف سے جیکی نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تم نے پاکیشیا میں ہوشیار رہنا ہے۔ کسی بھی وقت ماسٹر سنگ ہی اور مادام تھریسیا پاکیشیا پہنچ سکتے ہیں۔ تم نے ان کے احکامات کی تعمیل کرنی ہے“...... فنچ نے کہا۔

”میں جانتا ہوں سر۔ سنگ ہی اور تھریسیا آپ ہی کی طرح معزز ہیں“...... جیکی نے کہا۔

”اوکے۔ گڈ بائی“...... فنچ نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”میرا خیال ہے کہ تمہیں صبح کی فلائٹ سے پاکیشیا روانہ ہو جانا چاہئے“...... فنچ نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ ہماری تیاری تو مکمل ہے۔ ہم صبح کی فلائٹ سے روانہ ہو جائیں گے“...... سنگ ہی نے کہا۔

”بگ باس کے کہنے کے مطابق ضروری سامان بھی تمہارے پہنچتے ہی پاکیشیا پہنچ جائے گا“...... نانوتا نے کہا۔

”ہاں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر ٹریس کرنے کے لئے زیرو لینڈ سے خصوصی مشینری آ رہی ہے“...... تھریسیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس۔ فنچ فرام ایکریمیا"...... فنچ نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فنچ۔ سکسٹی ون گریٹ باس سے بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے مشینی آواز میں کہا گیا تو فنچ چونک پڑا۔ فنچ کے ساتھ ساتھ دوسرے افراد بھی چونک پڑے کیونکہ فنچ نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اور وہ سب دوسری طرف سے آنے والی آواز سن رہے تھے۔

"ہیلو فنچ۔ سکسٹی ون گریٹ باس سپیکنگ"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد گریٹ باس کی آواز سنائی دی۔

"یس گریٹ باس۔ فنچ اٹنڈنگ یو"...... فنچ نے نہایت ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہارے سیکشن کے بگ باس نے رپورٹ دی ہے۔ اب تک کیا کام کیا ہے تم لوگوں نے"...... گریٹ باس نے پوچھا۔

"گریٹ باس۔ ایکریمیا میں ایک لیبارٹری قائم کر دی گئی ہے جس میں براؤن ایک سائنس دان کے طور پر کام کر رہا ہے۔ چونکہ براؤن نے سائنس میں ڈگری حاصل کی ہوئی ہے اس لئے وہ سائنس دان کا کردار بخوبی نباہ رہا ہے۔ زیرو لینڈ کے عظیم سائنس دانوں نے ایک کیمیکل بنایا تھا اور براؤن اسی کیمیکل کے فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ دوسری طرف علی عمران کو یہ خبر مل چکی ہے کہ یہودی پاکیشیا کے خلاف کس منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ سو اب

سے پندرہ منٹ پہلے علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت جہاز پر سوار ہو چکا ہے"...... فنچ نے مؤدبانہ لہجے میں گریٹ باس کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"سنگ ہی، تھریسیا اور سمارٹ کس وقت پاکیشیا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں"...... گریٹ باس نے پوچھا۔

"صبح کی فلائٹ سے یہ لوگ پاکیشیا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کی تیاری مکمل ہے"...... فنچ نے کہا۔

"ہمیں زیرو لینڈ کے مفادات ہر حال میں عزیز ہیں۔ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ان مفادات کے حصول میں رکاوٹ ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کی موت بہت ضروری ہے۔ ہم نے ان دونوں کے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے ہیں۔ علی عمران کو ایکریمیا میں اور ایکسٹو کو پاکیشیا میں موت سے ہمکنار کر دیا جائے"۔ دوسری طرف سے گریٹ باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی گریٹ باس"...... فنچ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی دونوں مشن مکمل ہوں تم نے فوراً ہیڈکوارٹر رپورٹ کرنی ہے"...... گریٹ باس نے کہا۔

"یس گریٹ باس"...... فنچ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

"سمارٹ۔ تم نے اس مشن اور علی عمران کی اہمیت کا اندازہ لگایا

ہے۔ ہیڈکوارٹر بھی عمران میں دلچسپی لے رہا ہے''...... سنگ ہی نے سمارٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔

''میں علی عمران کی اہمیت سے واقف ہوں۔ میں نے تو بس ویسے ہی ایک بات کہی تھی''...... سمارٹ نے کہا۔

''بس آئندہ خیال رکھنا۔ کوئی ایسی ویسی بات نہ کہہ دینا کہ ہیڈکوارٹر ہی تمہارے خلاف ہو جائے''...... فنچ نے سمارٹ سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہر قسم کے ناول، ماہانہ ڈائجسٹ، بچوں کی کہانیاں، عمران سیریز
آئیڈیل پبلک لائبریری
0301-7283296
نزد گھنٹہ گھر کمالیہ ★ عظیم احمد طارق 0334-9630911

بلیک جیک اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ شراب بھی پی رہا تھا کہ اس کی میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی بیل بجی تو اس نے فائل سے نظریں ہٹائیں اور انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بلیک جیک نے سخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ مسٹر واشر آئے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ بھیج دو اسے''...... بلیک جیک نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور واشر مؤدبانہ انداز میں چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ واشر اس کا اسسٹنٹ تھا اور بلیک جیک کے ایجنٹوں کی نگرانی وہی کرتا تھا۔ واشر قریب آیا تو بلیک جیک نے فائل بند کر کے میز

پر رکھی اور واشر کی طرف متوجہ ہوا۔

"باس۔ میں ایک انوکھی خبر لے کر آیا ہوں"...... واشر نے دھیمے لہجے میں بلیک جیک سے کہا۔

"پہیلیاں مت بجھواؤ۔ صاف صاف بتاؤ کہ کیا خبر ہے"۔ بلیک جیک نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہمارے ایک ایجنٹ وائٹ کو قتل کر دیا گیا ہے"۔ واشر نے بدستور دھیمے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم"...... بلیک جیک نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وائٹ کو بے دردی سے قتل کیا گیا ہے"...... واشر نے کہا۔

"کس گروپ یا تنظیم نے یہ حرکت کی۔ اس پورے گروپ کو اڑا دو۔ ان کا ایک آدمی بھی نہیں بچنا چاہئے۔ اب ایکریمیا کی تنظیموں میں اتنی جرأت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بلیک جیک کے ایجنٹوں کو قتل کر دیں"...... بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ابھی تک وائٹ کے قاتل گروپ کا پتہ نہیں چل سکا"...... واشر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ آج تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو۔ وائٹ قتل ہو گیا ہے اور اس کے قاتلوں کا پتہ نہیں چل رہا۔ آخر یہ ہو کیا رہا ہے۔ لگتا ہے تم اندھے ہو گئے ہو"...... بلیک جیک نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ وائٹ کو قتل کر کے اس کی کار میں ڈال کر کار کو ایک فٹ پاتھ پر چھوڑ دیا گیا تھا اور پھر ایک دکاندار کے مطابق وائٹ کی کار سے ایک لڑکی اتری تھی۔ ہمارے آدمی اب اس لڑکی کو تلاش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ وہ بہت جلد اس لڑکی تک پہنچ جائیں گے"...... واشر نے کہا۔

"وائٹ ایک لڑکی کے ہاتھوں مارا گیا ہے"...... بلیک جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تک کی تحقیق کے مطابق تو ایسا ہی ہوا ہے باس"۔ واشر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس شہر میں تو لاکھوں لڑکیاں رہتی ہیں۔ تم اپنی مطلوبہ لڑکی کو کیسے تلاش کرو گے"...... بلیک جیک نے کہا۔

"ہم نے دکاندار سے لڑکی کا حلیہ معلوم کیا ہے اور ہم اس حلیئے کے مطابق اس لڑکی کو تلاش کر رہے ہیں"...... واشر نے کہا تو بلیک جیک کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"میرے خیال میں مجھے یہ تنظیم چھوڑ کر پھلوں کی ریڑھی لگا لینی چاہئے۔ ہمارے آدمی لڑکیوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں اور تنظیم لڑکی کو حلیئے کے مطابق تلاش کر رہی ہے اور اب تک تلاش میں ناکام رہی ہے۔ جب لوگوں کو پتہ چلے گا تو بلیک جیک کی کیا ساکھ رہ جائے گی"...... بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

"تھوڑا سا وقت دے دیں باس۔ ہم وائٹ کی قاتلہ کو ڈھونڈ

نکالیں گے''...... واشر نے کہا۔

''تمہارے پاس صرف دو گھنٹے ہیں۔ تم دو گھنٹوں کے اندر اندر وائٹ کی اصل قاتلہ کو میرے سامنے پیش کرو۔ میں خود اس سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اگر تم دو گھنٹوں تک لڑکی کو نہ ڈھونڈ سکے تو میں تم سمیت تمہارے پورے سیکشن کو تیزاب کے ڈرموں میں ڈال دوں گا''...... بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہم ڈھونڈ لیں گے باس۔ ہم ڈھونڈ لیں گے''...... واشر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔ دو گھنٹوں کے بعد اپنی شکل دکھانا''...... بلیک جیک نے کہا۔

''رائٹ باس''...... واشر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر چلا گیا جبکہ بلیک جیک نے شراب کی بوتل اٹھا لی۔

''نانسنس''...... بلیک جیک نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بوتل منہ سے لگا لی۔ پھر ایک گھنٹہ گزر گیا اور اور اس دوران اس نے کئی فون کالز اٹنڈ کیں اور خود بھی کئی فون کئے۔ واشر کو گئے ایک گھنٹہ ہوا تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فوراً ہی رسیور اٹھا لیا۔

''ہاں۔ کیا بات ہے''...... بلیک جیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جب سے واشر گیا تھا اس کا موڈ آف ہی تھا۔

''باس۔ مسٹر واشر آئے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی

سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اب کیا کرنے آیا ہے وہ۔ میں نے تو اسے وائٹ کی قاتلہ کی تلاش میں بھیجا تھا''...... بلیک جیک نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

''بب۔ باس۔ یہ تو واشر صاحب خود ہی بتا سکتے ہیں''۔ دوسری طرف سے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اچھا۔ بھیج دو اسے''...... بلیک جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور واشر اندر آ گیا۔ اب اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے بلیک جیک کے قریب پہنچ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''تمہارا چہرہ بتا رہا کہ کہ تم نے وائٹ کی قاتلہ کو ڈھونڈ لیا ہے''...... بلیک جیک نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ہم نے وائٹ کی قاتلہ کو ڈھونڈ لیا ہے۔ وہ اس وقت ٹارچر روم میں بے ہوش پڑی ہے''...... واشر نے جوشیلے لہجے میں کہا تو بلیک جیک کا غصہ فوراً ہی ٹھنڈا ہو گیا۔

''تم نے اسے کیسے تلاش کیا''...... بلیک جیک نے نرم لہجے میں واشر سے پوچھا۔

''باس۔ میں دوبارہ دکاندار سے ملا تو اس نے بتایا کہ وہ لڑکی وائٹ کی کار سے اتر کر دوسری کار میں بیٹھی تھی۔ اس دکاندار نے

کار کا نمبر بھی بتا دیا۔ پھر میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس کار کو ایک مارکیٹ میں دیکھ لیا۔ اس کے بعد اس لڑکی کو اغوا کرنے میں ذرا بھی دقت نہیں ہوئی“...... واشر نے کہا۔

”میرے ساتھ آؤ۔ اس لڑکی سے پوچھ لیا جائے کہ وہ کس تنظیم کی رکن ہے“...... بلیک جیک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ اس لڑکی کے ساتھ ایسا سلوک ہونا چاہئے کہ اس کی روح بھی صدیوں تک چیختی رہے“...... واشر نے لڑکی سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ٹارچر روم میں آ گئے۔ ٹارچر روم کا انچارج بلیکی تھا جو گینڈے جیسی جسامت کا مالک تھا اور اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے۔ بلیک جیک کو دیکھ کر اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

کرسی پر ایک بے ہوش لڑکی پڑی ہوئی تھی۔ وہ صرف بے ہوش ہی تھی اسے باندھا نہیں گیا تھا۔ بلیکی کو اپنی طاقت پر بہت ناز تھا اس لئے اس اس نے لڑکی کو باندھنا اپنی شان کے خلاف سمجھتا تھا۔

”باس۔ یہ گیس سے بے ہوش ہوئی ہے“...... واشر نے بلیک جیک سے کہا تو بلیک جیک نے بلیکی کی طرف دیکھا۔ بلیکی اس کا مطلب سمجھ گیا اور جلدی سے ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک شیشی نکالی اور پھر لڑکی کے قریب آ گیا جبکہ اس دوران بلیک جیک لڑکی کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ بلیکی نے شیشی کا ڈھکن کھول کر شیشی لڑکی کی ناک سے

لگا دی اور پھر دو تین سیکنڈ بعد اس نے شیشی ہٹا لی اور اس کا ڈھکن لگا کر واپس الماری کی طرف بڑھا۔

”کوڑا بھی اتار لو“...... بلیکی شیشی رکھ کر واپس مڑا تو بلیک جیک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کا حکم سنتے ہی بلیکی دیوار کی طرف بڑھا جس پر تشدد کے مختلف آلات لٹکے ہوئے تھے۔ اس نے ایک خاردار کوڑا اتار لیا اور پھر وہ لڑکی کے قریب پہنچ گیا جو کہ اب ہوش میں آ چکی تھی اور خوفزدہ نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ لڑکی کا یہ انداز دیکھ کر بلیک جیک کو مایوسی ہوئی تھی۔ اس کے خیال کے مطابق تو وائٹ کی قاتل لڑکی کو بہت بہادر اور نڈر ہونا چاہئے تھا لیکن یہ تو کوئی بزدل لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔ بلیک جیک نے سوچا کہ واشر کسی غلط لڑکی کو اٹھا لیا ہے۔

”کیا نام ہے تمہارا“...... بلیک جیک نے سخت لہجے میں لڑکی سے پوچھا۔ لڑکی نے بولنے کے لئے منہ کھولا لیکن اس کے منہ سے آواز ہی نہ نکلی اور بلیک جیک سمجھ گیا ایسا انتہائی خوف کی وجہ سے ہوا ہے۔

”بلیکی۔ اسے پانی پلاؤ۔ واشر یہ تم کسے اٹھا کر لے آؤ ہو۔ نانسنس“...... بلیک جیک نے پہلے بلیکی اور پھر واشر سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

”بب۔ باس۔ اس نے وائٹ کو قتل کیا ہے“...... واشر نے بلیک جیک کو غصے میں دیکھ کر ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہیں قاتل نظر آتی ہے۔ انسان تو کیا اس نے کبھی مکھی بھی نہیں ماری ہو گی"...... بلیک جیک نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر باس"...... واشر نے کچھ کہنا چاہا تو بلیک جیک نے اسے بری طرح ڈانٹ دیا۔

"بند کرو اپنی بکواس۔ میں تمہاری موت کا فیصلہ کر چکا ہوں"۔ بلیک جیک نے واشر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ اس دوران بلیکی نے لڑکی کو پانی پلا دیا تھا۔ پانی اس نے اس انداز میں پیا تھا جیسے وہ کئی دنوں کی پیاسی ہو۔ جب لڑکی پانی پی چکی تو بلیک جیک نے اسے ہوس زدہ نظروں سے دیکھا۔

"واشر۔ تم اسے میری کوٹھی پر پہنچاؤ گے۔ اس کے خدوخال بتا رہے ہیں کہ یہ مشرق و مغرب کا حسین ملاپ ہے۔ میں نے ایسا حسن اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا اور سنو۔ تم میرے لئے ایک حسین تحفہ لائے ہو اس لئے تمہاری موت چند گھنٹوں کے لئے ٹل گئی ہے۔ اس لڑکی کو میری کوٹھی پر پہنچا کر تم وائٹ کی قاتل لڑکی کو تلاش کرو گے اور آج شام سے پہلے اسے میرے سامنے پیش کرو گے۔ بس شام تک کا وقت ہے تمہارے پاس"...... بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس۔ میں شام سے پہلے وائٹ کی قاتل لڑکی کو تلاش کر لوں گا"...... واشر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سویٹ گرل۔ اب تو اپنا نام بتا دو"...... بلیک جیک نے

مسکراتے ہوئے لڑکی سے پوچھا۔

"رو۔ روشی ہے میرا نام"...... لڑکی نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ نام ایکریمی تو نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست نکلا۔ اس کے خدوخال ایشیائی اور رنگت ایکریمی ہے۔ واہ۔ میری آج کی رات بہت اچھی گزرے گی"...... بلیک جیک نے خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن لڑکی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا جبکہ بلیکی اور واشر تو ویسے بھی اس کے سامنے خود سے کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔

"بلیکی۔ تم اسے بے ہوش کر دو۔ واشر اسے میری کوٹھی پر پہنچا آئے گا"...... بلیک جیک نے کہا تو بلیکی ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری سے ایک بوتل نکالی اور اس کا محلول ایک رومال پر چھڑک کر وہ لڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے رومال لڑکی کی ناک سے لگانا چاہا تو لڑکی نے اپنا سر ادھر ادھر مارا۔ بلیکی نے اس کا سر پکڑ لیا اور پھر رومال اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد لڑکی بے ہوش ہو چکی تھی۔

”عمران صاحب۔ بلیک جیک کی جڑیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور وہ ان دنوں پاکیشیا کے خلاف مصروف ہے۔ اس کے ایجنٹ لازماً آپ پر نظر رکھے ہوئے ہوں گے کیونکہ آپ لوگوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سے آپ کی روانگی کی اطلاع ایکریمیا پہنچ چکی ہو“...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو اس وقت عمران کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ نعمانی اور جولیا اس سے پچھلی سیٹ پر جبکہ تنویر اور چوہان ان سے پچھلی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور صدیقی ایک مسافر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

”ہاں۔ ایسا ہو تو سکتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ مجھ سے پہلے میرے فسانے وہاں تک پہنچے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ پھر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ لی مارک ایئر

پورٹ پر ہمارا استقبال گولیوں سے کیا جائے“...... صفدر نے کہا۔

”ظاہری بات ہے۔ ہم شادی پر نہیں جا رہے کہ ہمارا استقبال پھولوں سے کیا جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”پھر آپ نے اس سلسلے میں کیا سوچا ہے“...... پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نعمانی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”یہ کوئی ہمارا پہلا مشن نہیں ہے“...... عمران نے گردن موڑ کر کہا تو نعمانی شرمندہ ہو گیا۔

”میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا ہے کیونکہ آپ سوچے سمجھے بغیر تو گھر سے نہیں نکل پڑے“...... نعمانی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر نعمانی نے بلاارادہ کوئی بات کہہ بھی دی ہے تو تم نے فوراً ہی طنز بازی شروع کر دی ہے“...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”میں نے کبھی کبوتر بازی نہیں کی، پتنگ بازی نہیں کی تو طنز بازی کیسے کروں گا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بس۔ بس۔ اب زیادہ پھیلنے کی کوشش مت کرو اور سیدھے بیٹھے رہو“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران جو کہ گردن موڑ کر پیچھے دیکھ رہا تھا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لیا۔

”یہ حال ہے آج کل کی خواتین کا۔ بات بے بات رعب

جھاڑتی رہتی ہیں‘‘...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’عورتوں کو اس بات کا عادی بھی تو مردوں نے ہی بنایا ہے۔ اب بھگتیں‘‘...... صفدر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

’’لگتا ہے تم پر بھی عمران کا سایہ پڑ گیا ہے۔ تم بھی خواتین کے خلاف باتیں بنانے لگ گئے ہو‘‘...... جولیا نے صفدر کو گھورتے ہوئے کہا۔

’’سوری مس جولیا۔ نعمانی کی طرح میرے منہ سے بھی بلاارادہ ہی یہ بات نکل گئی‘‘...... صفدر نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

’’تم سب مرد نیچر میں بالکل ایک جیسے ہی ہوتے ہو‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’نہیں مس جولیا۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے‘‘...... صفدر نے شرمسار لہجے میں کہا۔

’’ایسی ہی بات ہے جولیا۔ صفدر تمہیں بس تسلی دے رہا ہے‘‘۔ عمران نے ایک بار پھر گردن موڑتے ہوئے کہا۔

’’تم تو سیدھے ہو کر بیٹھو نا۔ تم خواتین کے دشمن نمبر ون ہو‘‘۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’عجیب دستور زبان بندی ہے یہاں‘‘...... عمران نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور دوبارہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

’’آج تو آپ عمران صاحب سے کچھ زیادہ ہی خفا لگ رہی ہیں۔ خیر تو ہے‘‘...... نعمانی نے جولیا سے مخاطب ہو کر آہستہ سے کہا

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی آواز عمران تک پہنچے۔

’’تنویر سچ ہی کہتا ہے۔ عمران کو فضول باتیں زیادہ ہی آتی ہیں‘‘...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’کھسر پسر کرنا محفل کے آداب کے خلاف ہے‘‘...... عمران نے ایک بار پھر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’تم انسان ہو یا شیطان۔ اتنی آہستہ آواز بھی سن لیتے ہو‘‘۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’شکر ہے۔ تمہارے چہرے پر ہنسی تو آئی‘‘...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اگر تم فضول باتیں نہ کرو تو اچھے خاصے معقول انسان ہو‘‘۔ جولیا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

’’نوازش، کرم، شکریہ، مہربانی‘‘...... عمران نے آداب بجا لانے کے انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد عمران نے تنویر کی طرف دیکھا۔ وہ چونکہ کچھ فاصلے پر تھا اس لئے عمران کی آواز اس تک نہیں پہنچ رہی تھی۔ وہ عمران کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگا رہا تھا کہ عمران اس وقت کس قسم کی باتیں کر رہا ہے کیونکہ عمران پیچھے مڑ کر دیکھتا تھا اس لئے تنویر کو اس کا چہرہ نظر آ جاتا تھا۔ باتیں تو اس تک نہیں پہنچ رہی تھیں لیکن وہ منہ ایسے بنا رہا تھا جیسے عمران کی باتیں اسے ناگوار لگ رہی ہوں۔ عمران نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے تو تنویر نے ایسے منہ بنا لیا جیسے اس

نے سبز مرچ چبا لی ہو۔ عمران، تنویر کے اس انداز پر مسکرایا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

بلیک جیک سے خطرہ اسے بھی تھا اس لئے اس نے گریٹ لینڈ پہنچ کر فلائٹ چھوڑ دی۔ وہاں انہوں نے میک اپ تبدیل کئے اور نئے پاسپورٹ کے ساتھ ایکریمیا پہنچ گئے۔ لی مارک سٹی کے ہوٹل بلیو سٹار انٹرنیشنل میں انہیں تین کمرے مل گئے اور اس وقت وہ ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''عمران صاحب۔ لیبارٹری کے بارے میں آپ نے معلومات تو حاصل کر لی ہوں گی''...... چائے پینے کے دوران صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس لیبارٹری کا نام بلیک جیک نے بلیک لیبارٹری رکھا ہے۔ باقی معلومات ابھی حاصل کرنی ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران۔ ایکریمیا میں روشی بھی تو ہوتی ہے۔ تم نے اب تک اس سے رابطہ کیوں نہیں کیا''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شکر ہے کسی کو تو روشی کی یاد آئی''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''سب کے حصے کا تم جو روشی کو یاد کر لیتے ہو۔ کافی نہیں

ہے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بری بات ہے۔ تم اپنی ایک ساتھی کے متعلق غلط انداز میں بول رہے ہو''...... جولیا نے تنویر کو گھورتے ہوئے کہا۔

''سوری جولیا۔ میں تو عمران کو چڑانے کی خاطر کہہ رہا تھا''۔ تنویر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب چڑانے والے ہیں۔ چڑنے والے نہیں''۔ نعمانی نے جلدی سے کہا۔

''تمہاری ان باتوں کے دوران اصل بات تو رہ ہی گئی''۔ صدیقی نے کہا۔

''ذکر ہو رہا تھا مس روشی کا۔ عمران صاحب۔ آپ نے ان سے رابطہ کیا یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اس مشن کو تلاش کرنے والی روشنی ہی ہے۔ اگر روشی کو اس مشن کی خبر نہ ملتی تو شاید اس مرتبہ یہودی اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو جاتے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی کہ کس طرح روشی کو اس مشن کی تفصیلات معلوم ہوئیں۔

''تو اب تک آپ نے مس روشی سے رابطہ کیوں نہیں کیا''۔ صدیقی نے عمران سے پوچھا۔

''تمہارے چیف نے اسے اطلاع دی ہو گی اور ہمارے نئے موبائل فون نمبرز بھی اسے بتا دیئے ہوں گے۔ روشی کو خود ہی ہم

سے رابطہ کرنا چاہئے تھا۔ چلو اس نے نہیں کیا تو تو پھر ہم خود ہی کر لیتے ہیں''...... عمران نے کہا۔ اس کے بعد اس نے اپنا موبائل فون نکال کر روشی کے فلیٹ کے نمبر پریس کئے۔ دوسری طرف بیل بجتی رہی لیکن کافی دیر گزرنے کے باوجود بھی کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

''اس کے سیل فون پر کال کرو''...... جولیا نے عمران سے کہا تو عمران نے روشی کے موبائل فون کے نمبر پریس کر دیئے۔ موبائل فون کے نمبر پریس ہوتے ہی کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔ موبائل فون آف تھا۔

''روشی کو معلوم ہے کہ ہم آ رہے ہیں۔ پھر وہ رابطہ سے آؤٹ کیوں ہوگئی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''روشی نے اس مشن پر کام شروع کر دیا تھا۔ ہوسکتا ہے وہ کسی مشکل میں پھنس گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ایسا ہوسکتا ہے۔ عمران ہمیں فوری طور پر کچھ کرنا ہو گا''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا تو عمران نے کمرے میں رکھا ہوا ٹیلی فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہوگیا۔

''یس۔ بلیک اینڈ وائٹ کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے سب نے دوسری طرف کی آواز سن لی تھی۔

''مسٹر بلیک اینڈ وائٹ سے بات کرائیں۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''یس۔ بلیک اینڈ وائٹ سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد بلیک اینڈ وائٹ کی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ پرنس۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ اب تم مجھے جلدی جلدی یاد کرنے لگ گئے ہو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تم نے بلیک جیک کے تازہ پراجیکٹ کے بارے میں تو بتا دیا لیکن اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں نہیں بتایا''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ بلیک جیک کا مین آفس لی مارک میں رائل روڈ پر کنگ ولا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کئی سب آفس ہیں۔ اصل ہیڈکوارٹر اس نے خفیہ رکھا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں مجھے بھی نہیں معلوم۔ اس مین آفس میں بلیک جیک کافی وقت گزارتا ہے''۔ بلیک اینڈ وائٹ نے کہا۔

''اوکے۔ شاید جلد ہی ملاقات بھی ہو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''تنویر۔ میرے ساتھ آ جائے اور باقی یہیں رہیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''عمران۔ ہم سب کو ساتھ چلنا چاہئے''...... عمران دروازے کی

طرف بڑھا تو جولیا نے کہا۔

"یہاں دلہے بڑی بڑی باراتیں لے کر نہیں جاتے۔ دلہا خود ہوتا ہے یا اس کے دو دوست"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دروازے سے باہر نکل گیا۔ تنویر بھی اس کے ساتھ تھا۔

"نجانے یہ کس مٹی کا بنا ہوا ہے۔ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں اس پر اثر ہی نہیں ہوتا"...... ان دونوں کے کمرے سے باہر نکل جانے کے بعد جولیا نے کہا تو صفدر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جی ہاں۔ عمران صاحب ٹینشن پروف ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ہر حالت میں اپنے دماغ کو ایکٹو رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے جان لیوا سچویشنز سے بھی نہ صرف خود نکل آتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نکال لاتے ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کا آخری فقرہ ان سب نے ہی انجوائے کیا تھا اور اب اپنی اپنی رائے دے رہے تھے۔ انہیں اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے دس منٹ ہی گزرے تھے کہ انہیں کمرے میں ایک تیز بو محسوس ہوئی۔ انہوں نے فوراً ہی اپنے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن اب انہیں دیر ہو چکی تھی۔ ان سب کو ہی کمرہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا محسوس ہوا اور پھر ان سب کے ذہن تاریک ہوتے چلے گئے۔

روشی ایک مارکیٹ میں شاپنگ کرنے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ عمران نے اسے بتایا تھا کہ وہ ٹیم کے ساتھ ایکریمیا آ رہا ہے۔ روشی ٹیم کے لئے کچھ شاپنگ کرنا چاہتی تھی۔ شاپنگ کر کے جیسے ہی وہ واپس اپنی کار میں آ کر بیٹھی کار میں یکدم تیز بو پھیل گئی جس کی وجہ سے وہ فوراً ہی بے ہوش ہو گئی۔ پھر جب اسے ہوش آیا تو وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے بلیک جیک موجود تھا۔ بلیک جیک کے ساتھ دو افراد اور بھی تھے جن میں سے ایک تو گینڈے جیسی جسامت کا مالک تھا اور اس کے ہاتھ میں خاردار کوڑا بھی تھا۔

روشی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کس بلڈنگ میں موجود ہے اور یہاں کتنے آدمی ہیں اس لئے فی الحال ان سے ٹکرانا مناسب نہیں تھا۔ یہ سوچ کر اس نے اپنے چہرے پر خوف کے تاثرات پیدا کر لئے اور

نتیجہ اس کی توقع کے مطابق ہی نکلا۔ بلیک جیک اپنے ہی آدمی پر ناراض ہو رہا تھا کہ وہ کسے اٹھا لایا ہے۔ پھر بلیک جیک نے اپنے آدمی کو حکم دیا کہ وہ روشی کو اس کی کوٹھی پر پہنچا دے۔ پھر اس نے گینڈے جیسی جسامت والے کو حکم دیا کہ روشی کو بے ہوش کر دے۔ گینڈے جیسی جسامت والے نے جیسے ہی رومال روشی کے منہ پر رکھا تو روشی نے فوراً ہی اپنا سانس روک لیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اپنا سر ڈھیلا چھوڑ دیا۔

''واشر۔ یہ بے ہوش ہو چکی ہے۔ اب تم اسے میری کوٹھی پر چھوڑ آؤ''...... روشی نے بلیک جیک کی آواز سنی اور پھر ایک آدمی نے اسے اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ باہر ایک گیلری تھی جس کے دونوں طرف کمرے بنے ہوئے تھے۔ گیلری کے بعد وہ ایک برآمدے میں پہنچ گئے۔ روشی کن انکھیوں سے دیکھ رہی تھی۔ برآمدے میں کئی کاریں موجود تھیں اور چند مسلح افراد چوکنے انداز میں ٹہل رہے تھے۔ واشر کو دیکھ کر ایک آدمی تیزی سے اس کی طرف آیا۔

''کیا ہوا سر۔ آپ اس لڑکی کو واپس اٹھا لائے''...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے اور باس کا کہنا ہے کہ یہ ہماری مطلوبہ لڑکی نہیں ہے۔ اب ہم نے اسے باس کی کوٹھی پر پہنچانا ہے''...... واشر نے کہا اور پھر اس نے ایک کار کا پچھلا دروازہ

کھولا۔ روشی اس کار کو دیکھ کر خوش ہو گئی کیونکہ یہ اس کی اپنی کار تھی۔ واشر نے روشی کو پچھلی سیٹ پر ڈالا اور پھر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ وہ آدمی بھی اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا جس نے واشر سے بات کی تھی اور دوسرے ہی لمحے کار سٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئی۔

''سر۔ کیا واقعی یہ ہماری مطلوبہ لڑکی نہیں ہے''...... اس آدمی نے واشر سے پوچھا۔

''معلوم نہیں رابرٹ۔ باس کا تو یہی کہنا ہے''...... واشر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس دوران کار اس بلڈنگ سے باہر نکل آئی۔ روشی نے غیر محسوس طریقے سے اپنا سر تھوڑا سا بلند کر لیا تھا۔ اب اسے باہر کی عمارتیں بھی نظر آ رہی تھیں۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ رائل روڈ ہے۔ جس بلڈنگ سے کار نکلی تھی وہ اس بلڈنگ کو بھی اب پہچان چکی تھی۔

''سر۔ باس تو بہت زیادہ خفا ہوں گے۔ وہ تو ایسی باتوں پر گولی مار دیتے ہیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''اس خوبصورت لڑکی کی وجہ سے بچ گیا ہوں لیکن اگر شام تک وائٹ کی قاتل لڑکی نہ ملی تو پھر باس نے مجھے فوراً ہی گولی مار دینی ہے''...... واشر نے روشی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سر۔ لڑکی تو واقعی یہ زبردست ہے۔ ہم سے غلطی ہوئی باس کے سامنے پیش کرنے سے پہلے ہم کچھ فائدہ ہی اٹھا لیتے''۔

رابرٹ نے حسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے سر موڑ کر روشی کی طرف دیکھا۔

"مجھے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی اور تم لڑکی کے حسن میں کھوئے ہوئے ہو۔ یاد رکھو۔ باس نے مجھے گولی ماری تو بچنا تم نے بھی نہیں ہے۔ تم میرے ساتھ وائٹ کی قاتل لڑکی کو تلاش کر رہے ہو"...... واشر نے کہا۔

"بات تو آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔ لیکن اس لڑکی کو تلاش کیسے کیا جائے۔ ایک کلیو ملا تھا اور اس کلیو کے مطابق تو ہم نے لڑکی ڈھونڈ لی"...... رابرٹ نے کہا۔

"باس کو کلیو سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اسے تو بس رزلٹ چاہئے۔ کامیابی کی صورت میں انعام اور ناکامی کی صورت میں موت کی سزا"...... واشر نے رابرٹ سے کہا۔

"اس لڑکی کو باس کی کوٹھی پر پہنچا کر پھر اس روڈ پر چلتے ہیں جس روڈ پر وائٹ کی لاش ملی ہے۔ ممکن ہے کوئی کلیو ہمیں مل جائے"...... رابرٹ نے واشر سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد اس کی کار ایک کوٹھی کے گیٹ پر رک گئی۔ رابرٹ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے گیٹ کی سائیڈ میں لگے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک شخص کا چہرہ نظر آیا۔

"گیٹ کھولو جانسن۔ ہم باس کی مہمان لے کر آئے ہیں"

رابرٹ نے گیٹ کی کھڑکی کھولنے والے سے کہا۔

"اوکے"...... جانسن نے کہا اور پھر اس کا چہرہ کھڑکی میں غائب ہو گیا اور اگلے ہی لمحے گیٹ کھل گیا۔ رابرٹ دوبارہ کار میں آ کر بیٹھ گیا اور واشر کار اندر لے آیا۔ کار کو روک کر واشر نیچے اترا اور پھر اس نے روشی کو بھی سیٹ سے باہر کھینچ کر کندھے پر ڈال لیا۔ روشی نے نیم وا آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا تو اسے وہاں کئی مسلح افراد دکھائی دیئے۔ اس نے ابھی ایکشن میں نہ آنے کا فیصلہ کیا۔ وہ ابھی مزید جائزہ لینا چاہتی تھی، ور اس کے بعد بلیک جیک کو قابو کر کے اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی لہٰذا وہ مسلسل بے ہوش ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔

واشر اسے کندھے پر ڈال کر اصل بلڈنگ کی طرف بڑھا جہاں کئی کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک کمرے کے دروازے تک پہنچ کر واشر رک گیا جبکہ رابرٹ تو پہلے ہی گیٹ پر کھڑے ہوئے مسلح افراد کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ گیٹ پر تقریباً چھ مسلح افراد موجود تھے۔ ایک کمرے کے دروازے پر رک کر اس نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔ وہ روشی سمیت کمرے میں داخل ہوا اور اس نے روشی کو بیڈ پر لٹا دیا۔ کمرہ بہت ہی شاہانہ انداز میں سجا ہوا تھا اور جس انداز میں واشر، روشی کو لایا تھا اسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ یہ کام کرتا ہی رہتا ہے۔

روشی کو بیڈ پر لٹانے کے بعد واشر نے غور سے اسے دیکھا۔ اسے ابھی تک بے ہوش دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے کمرے سے باہر نکلنے کے بعد روشی نے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ اپنی ساخت کے اعتبار سے ساؤنڈ پروف تھا۔ کمرے کی ساخت دیکھ کر روشی کو اطمینان ہوا اور وہ بلیک جیک کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ ایک طویل انتظار کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور بلیک جیک کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ روشی نے اب بے ہوش ہونے کی اداکاری نہ کی۔ روشی کو ہوش میں دیکھ کر بلیک جیک کی مسکراہٹ میں اضافہ ہو گیا جبکہ روشی نے چہرے پر خوف کے تاثرات پیدا کر لئے تھے۔

''تمہیں ہوش آ گیا مس روشی''...... بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن روشی خاموش رہی۔

''یہ خوبصورت کمرہ تو تمہیں پسند آیا ہو گا''...... بلیک جیک نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا لیکن روشی نے اس کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ وہ بس خوفزدہ نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

''تم بہت گھبرائی ہوئی ہو حالانکہ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلیک جیک بے ضرر اور حسین چہروں کے لئے بالکل بھی خطرناک نہیں ہے''...... بلیک جیک نے روشی کو تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ مسکراتے ہوئے روشی کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گیا لیکن اگلے ہی لمحے وہ سپرنگ کی مانند اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ روشی

نے دونوں پیر جوڑ کر اس کے سینے میں مارے تھے جس کے نتیجے میں وہ اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ اس کے دیوار سے ٹکراتے ہی کمرے میں ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور ساتھ ہی کمرے میں سائرن بھی بجنے لگا۔

دیوار سے ٹکرانے کے بعد بلیک جیک اٹھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ روشی بھی اڑتی ہوئی اس کے سر پر جا پہنچی۔ اس کے دونوں پیر ایک ساتھ بلیک جیک کے سر سے ٹکرائے اور وہ ایک بار پھر اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کا سر پہلی ہی ٹکر پر چکرانے لگ گیا تھا۔ دوسری ٹکر پر تو اس کا ذہن تاریک ہو گیا جبکہ روشی سائرن بجنے کی وجہ سے پریشان ہو رہی تھی۔ بلیک جبکہ ابھی بے ہوش ہوا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ ایک لمحے سے بھی کم وقت میں انہوں نے اندر کی سچوئیشن دیکھی اور پھر ان کے مشن پسٹل کے رخ روشی کی طرف ہوئے لیکن ابھی انہوں نے فائر نہیں کئے تھے کہ روشی سپرنگ کی مانند اڑتی ہوئی ان چاروں سے جا ٹکرائی اور وہ چاروں ہی لڑکھڑا گئے۔

ان سے ٹکراتے ہی روشی نیچے گر گئی اور نیچے گرتے ہی اس کے دونوں پیر حرکت میں آئے اور دو مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گر گئے جبکہ باقی دو نے ایک بار پھر اپنے مشین پسٹل کے رخ روشی کی طرف کر دیئے۔ روشی کی ٹانگیں حرکت میں آئیں اور وہ دو بھی چیخ

کر فرش پر گر پڑے۔ روشی نے دو تین کروٹیں لیں اور پھر جب وہ کھڑی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل موجود تھا۔ ان چاروں کے مشین پسٹل ان کے گرنے کی وجہ سے فرش پر گر گئے تھے۔ روشی نے انہی میں سے ایک مشین پسٹل اٹھا لیا تھا۔ وہ چاروں بھی اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ روشی کی طرح پھرتی کا مظاہرہ نہیں کر سکے تھے۔ روشی تو اس دوران چھلاوہ بن چکی تھی۔

چاروں افراد ابھی اٹھ کر کھڑے ہو ہی رہے تھے کہ کمرہ تیز فائرنگ کی آواز سے گونج اٹھا۔ روشی کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے شعلے اگلے تھے اور وہ چاروں چیختے ہوئے فرش پر گر پڑے اور تڑپنے لگے۔ ان سے فارغ ہو کر روشی نے بلیک جیک کی طرف دیکھا اور یہ دیکھ کر وہ حیرت سے اچھل پڑی کہ بلیک جیک کمرے میں موجود نہیں تھا۔ روشی کو کمرے میں خطرے کا احساس ہوا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئی۔ جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی تو اسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ کئی افراد دوڑ کر اس کمرے کی طرف آ رہے تھے۔ یہ افراد مشین پسٹل اور مشین گنوں سے مسلح تھے۔ ان کے قریب آنے سے پہلے ہی روشی نے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کر دیا۔ وہ سب افراتفری کے عالم میں بھاگ رہے تھے۔ روشی نے انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور ان پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجے میں وہ سب فائرنگ کی زد میں آ گئے۔ ان کی چیخیں بلند

ہوئیں اور وہ گر کر تڑپنے لگے۔

روشی، بلیک جیک کو قابو کر کے اس سے لیبارٹری کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن اس کمرے میں لگے ہوئے سائرن نے کام خراب کر دیا تھا۔ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کمرے میں کوئی خودکار سسٹم تھا جس نے نہ صرف سائرن بجایا بلکہ بے ہوش بلیک جیک بھی غائب ہو گیا تھا۔ یقیناً فرش کا کوئی ٹکڑا کھلا تھا اور بے ہوش بلیک جیک اس کے ذریعے کہیں نیچے جا گرا تھا اور پھر فرش کا وہ ٹکڑا برابر ہو گیا تھا۔

آنے والے مسلح افراد ابھی فرش پر گر کر تڑپ ہی رہے تھے کہ روشی کو اور بہت سے افراد دکھائی دیئے جو دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ وہ بھی اندھا دھند بھاگ رہے تھے۔ انہوں نے روشی کو دیکھ بھی لیا تھا کیونکہ ان کے مشن پسٹلو کے رخ روشی کی طرف ہی تھے۔ پھر انہوں نے دور سے ہی روشی پر فائرنگ کھول دی مگر روشی نے بجلی کی سی تیزی سے خود کو زمین پر گرا دیا اور اس کا اس طرح زمین پر گرنا ہی اسے بچا گیا۔ بیک وقت کئی گولیاں اس کے سر کے اوپر سے گزر گئیں مگر روشی نے انتہائی پھرتی سے اپنے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور پھر اس نے کرالنگ کرتے ہوئے ان مسلح افراد پر فائر کھول دیا۔ تین چیخیں بلند ہوئیں اور تین افراد زمین پر گر کر تڑپنے لگے جبکہ باقی افراد ادھر ادھر ہو گئے۔ مختلف جگہوں پر پہنچ کر انہوں نے روشی پر فائرنگ کی۔ روشی مسلسل کرالنگ کر رہی تھی اور

اس کرالنگ کے دوران ہی وہ فائرنگ بھی کرتی جا رہی تھی۔ اس کی فائرنگ سے مزید تین افراد ختم ہو چکے تھے اور اب فائرنگ کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ غالباً اس کوٹھی میں اتنے ہی افراد موجود تھے۔

فائرنگ روک کر روشی نے ارد گرد کا جائزہ لیا تو اسے کوئی بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ روشی چوکنے انداز میں اٹھی اور پھر گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ گیٹ کے دونوں طرف کیبن بنے ہوئے تھے لیکن اس وقت ان کیبنوں میں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ یقیناً چند لمحے پہلے ہونے والی فائرنگ کی زد میں آ کر مارے جا چکے تھے۔ روشی نے چوکنے انداز میں چلتے ہوئے گیٹ کراس کیا اور پھر ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گئی۔ ٹیکسی میں بیٹھ کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو آگے بڑھنے کا کہا تو ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔

ایشین لڑکی روشی بہت ہی تیز نکلی تھی۔ وہ بلیک جیک کی توقع کے برعکس انتہائی خطرناک ثابت ہوئی تھی۔ اس کے بیڈ روم میں فرش پر لوہے کے تخت لگے ہوئے تھے جو ہلکا سا دبانے پر کھل جاتے تھے اور انسان ان کے نیچے دوسرے کمرے میں پہنچ جاتا تھا۔ بلیک جیک کا سر دیوار سے ٹکرایا تو اسے چکر آ رہے تھے اس لئے اس نے مزید لڑنا مناسب نہیں سمجھا تھا اور فرار ہو گیا تھا۔ اس کمرے میں سائرن بج رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ سائرن کی آواز سن کر اس کے آدمی کمرے میں پہنچ چکے ہوں گے اور انہوں نے لڑکی کو ہلاک کر دیا ہو گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ لڑکی نے اس کے آدمی مار ڈالے تھے اور اب بلیک جیک اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس۔ بلیک جیک سپیکنگ“...... بلیک جیک نے رسیور اٹھا کر

کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''بلیک لیبارٹری سے براؤن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے براؤن نے کہا۔

''اوہ۔ سر براؤن آپ۔ خیریت تو ہے''...... بلیک جیک نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ ہماری طرف تو خیریت ہی ہے۔ آپ کی خیریت پوچھنی تھی''...... براؤن نے کہا۔

''اوہ سر براؤن۔ آپ میری طرف سے بے فکر رہیں۔ مجھے کچھ نہیں ہونے والا۔ آپ بس اپنا کام کریں''...... بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ براؤن اپنی یہودی قوم سے بہت ہی محبت کرتا تھا اور جتنی وہ اپنی قوم سے محبت کرتا تھا اس سے کئی گنا وہ مسلمانوں سے نفرت کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک جیک کے دل میں براؤن کے لئے احترام پیدا ہو گیا تھا۔

''مجھے تو فکر رہتی ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران دنیا کا خطرناک ترین انسان سمجھا جاتا ہے اور یہ بات میں نے پہلے بھی آپ سے کہی تھی۔ آپ نے اس سے ہر حال میں ہوشیار رہنا ہے''...... براؤن نے کہا۔

''آپ میری طرف سے بے فکر رہیں۔ اب ایک عمران کیا دس عمران بھی آ جائیں تو مجھ سے بچ نہیں سکیں گے۔ میں نے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظام کر لیا ہے''...... بلیک جیک نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس مجھے اسی کی فکر ہے اور یہ فکر دور کرنے کے لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے''...... براؤن نے کہا۔

''فکر مت کریں''...... بلیک جیک نے سر براؤن کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب میں مطمئن ہوں''...... دوسری طرف سے سر براؤن کی مطمئن آواز سنائی دی۔

''سر براؤن۔ آپ ایک بات تو بتائیں''...... بلیک جیک نے اچانک چونکتے ہوئے سر براؤن سے کہا۔

''پوچھو''...... براؤن نے کہا۔

''آپ سائنس دان ہیں جبکہ علی عمران سیکرٹ ایجنٹ۔ آپ اسے کیسے جانتے ہیں''...... بلیک جیک نے کہا۔

''آپ کو معلوم نہیں شاید کہ علی عمران سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھا سائنس دان بھی ہے۔ میں نے اسے دو تین سائنس کانفرنسوں میں دیکھا ہے اور انہی کانفرنسوں میں اس کے متعلق باتیں ہوئی ہیں''...... براؤن نے جواب دیا۔

''ہاں۔ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ وہ شیطان کی طرح مشہور ہے۔ لیکن آپ فکر نہ کریں۔ اگر وہ میرے مقابلے پر آیا تو اس کی ساری مشہوری ختم ہو جائے گی''...... بلیک جیک نے مغرور لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ آپ بھی کسی سے کم نہیں ہیں"...... براؤن نے بلیک جیک کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو وہ خوش ہو گیا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت لی مارک آئے اور پھر اسے پتہ چلے کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔ اس کی لاش کو کتوں نے نہ کھایا تو میرا نام بھی بلیک جیک نہیں"...... بلیک جیک نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... دوسری طرف سے براؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک جیک نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور ریڈل پر رکھا بلیک کلر کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک جیک سپیکنگ"...... بلیک جیک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ مارک بول رہا ہوں بلیو سٹار ہوٹل سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں بولو۔ کس لئے فون کیا ہے"...... بلیک جیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ نے چند دشمنوں کا ذکر کیا تھا۔ آپ کے وہ دشمن اس وقت میرے ہوٹل میں موجود ہیں"...... مارک نے کہا تو بلیک جیک یکدم کرسی سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تفصیل بتاؤ"...... بلیک جیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور

دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ ہم نے آپ کی ہدایت کے مطابق لی مارک کے تمام بڑے ہوٹلوں میں اپنے آدمی پھیلا دیئے تھے اور اپنے ہوٹلوں کے کمروں میں خفیہ کیمرے نصب کر دیئے تھے اور یہ اتفاق ہی ہوا کہ آپ کے دشمن ہمارے ہی ہوٹل میں آ کر ٹھہرے۔ میں نے ان کی تمام گفتگو سنی ہے باس۔ ان ایجنٹوں کا لیڈر جس کا نام آپ نے عمران بتایا تھا وہ آپ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ اس نے آپ کے بارے میں بلیک اینڈ وائٹ سے معلومات حاصل کی ہیں"۔ مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اکیلا ہمارے مین آفس کی طرف آ رہا ہے"...... بلیک جیک نے پوچھا۔

"نو باس۔ اس کا ایک ساتھی تنویر بھی اس کے ساتھ ہے اور باس۔ یہ تمام لوگ ایکریمین میک اپ میں ہیں"...... مارک نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔ آنے دو ان دونوں کو۔ بلیک جیک کا مین آفس ان کے لئے چوہے دان ثابت ہو گا اور تم ان کے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے مین آفس پہنچا دو"...... بلیک جیک نے مارک کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس۔ اس وقت ہوٹل میں عمران کے پانچ ساتھی موجود ہیں۔ میں انہیں مین آفس پہنچا دیتا ہوں"...... مارک نے کہا تو

بلیک جیک نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے جیسے ہی رسیور رکھا فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس۔ بلیک جیک سپیکنگ"...... بلیک جیک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"واشر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے واشر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ واشر۔ پتہ چلا اس ایشین لڑکی کا"...... بلیک جیک نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے روشی کے فلیٹ کا پتہ چلا لیا ہے۔ میں اب اپنے دو آدمیوں کے ساتھ اس کے فلیٹ کی طرف جا رہا ہوں"...... واشر نے کہا۔

"اسے فوراً مین آفس پہنچاؤ۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کی بوٹیاں بناؤں گا اور اپنے کتوں کو کھلاؤں گا"...... بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے واشر کا جواب سنے بغیر رسیور رکھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"واکر۔ ابھی ہمارے دو دشمن مین آفس پہنچے والے ہیں۔ تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ سب کو الرٹ کر دو۔ ان دونوں کو ہر حال میں بے ہوش کر کے ٹارچر روم میں پہنچانا ہے"...... بلیک جیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف

سے مین آفس کے سیکورٹی انچارج کی آواز سنائی دی۔

"ان دونوں کو ٹارچر روم پہنچا کر اطلاع کر دینا"...... بلیک جیک نے واکر سے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"دشمنوں کی میرے سامنے حیثیت ہی کیا ہے"...... بلیک جیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ واشر، مارک اور واکر کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بلیک کلر کے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک جیک سپیکنگ"...... بلیک جیک نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"مارک بول رہا ہوں باس۔ وہ پانچوں ایجنٹ بے ہوش ہو گئے ہیں۔ اب میں انہیں مین آفس لا رہا ہوں"...... مارک نے کہا تو بلیک جیک کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

"اوکے۔ جلدی مین آفس پہنچو"...... بلیک جیک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی معلومات کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی بہت ہی تیز طرار اور خطرناک ایجنٹ تھے لیکن اب وہ نہایت آسانی سے پکڑے گئے تھے۔ یقیناً یہ بلیک جیک کے ایجنٹوں کی بہترین کارکردگی تھی۔ اس نے مارک کو ہدایت دینے کے بعد رسیور رکھا اور ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"واکر۔ مارک پانچ خطرناک ایجنٹوں کو تمہارے پاس لا رہا

ہے۔ یہ پانچ ایجنٹ ان دو افراد کے ساتھی ہیں جن کے بارے میں، میں تمہیں پہلے ہی ہدایات دے چکا ہوں۔ تم نے ان سب کو ایک ساتھ ہی ٹارچر روم میں جکڑ دینا ہے۔ یہ سب دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ میں انہیں بتاؤں گا کہ بلیک جیک نے انہیں ایسے پکڑا ہے جیسے بلی چوہے کو پکڑتی ہے''۔ بلیک جیک نے اپنے سیکورٹی گارڈ سے کہا۔

''اوکے باس''...... واکر نے کہا تو بلیک جیک نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد انٹرکام کی بیل بجی تو اس نے چونک کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

''باس۔ واکر بول رہا ہوں۔ دونوں دشمنوں کو ٹارچر روم میں پہنچا دیا گیا ہے''...... واکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ تفصیل بتاؤ''...... بلیک جیک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''باس۔ کچھ دیر پہلے دو آدمی ریسپشن پر پہنچے اور انہوں نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو ریسپشن پر موجود لڑکی نے مجھے بلا لیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کس سلسلے میں باس سے ملنا چاہتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ کروڑوں ڈالرز کی ڈیل کرنا چاہتے ہیں اور ڈیل کی بات بھی صرف آپ سے کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں۔ میں نے انہیں انتظار کرنے کو کہا اور پھر ساتھ والے کمرے میں جا کر ان پر گیس فائر کر

دی جس سے وہ فوراً ہی بے ہوش ہو گئے۔ ان کے بے ہوش ہوتے ہی میں نے انہیں ٹارچر روم میں بلیکی کے حوالے کر دیا ہے''...... واکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''واکر۔ اب مارک بھی پہنچنے ہی والا ہو گا۔ تم نے ان پانچ افراد کو بھی بلیکی کے حوالے کر دینا ہے''...... بلیک جیک نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے بعد مزید پانچ منٹ گزرنے پر انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بجنے لگی تو بلیک جیک نے رسیور اٹھا لیا۔

''باس۔ واکر بول رہا ہوں۔ مارک پانچ بے ہوش افراد کو لے آیا ہے جن میں ایک لڑکی بھی شامل ہے۔ میں نے انہیں بھی بلیکی کے حوالے کر دیا ہے''...... واکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں اب ٹارچر روم میں جا رہا ہوں۔ تم بھی وہیں پہنچ جاؤ''...... بلیک جیک نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھا اور خود اٹھ کھڑا ہوا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ ٹارچر روم میں پہنچ گیا۔ بلیکی نے اسے دیکھا تو اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ بلیک جیک نے کرسیوں پر بندھے ہوئے افراد کو دیکھا تو وہ سات افراد تھے جن میں سے چھ مرد اور ایک عورت تھی۔ ان سب کو رسیوں سے باندھ کر کرسیوں پر ڈال دیا گیا تھا۔ بلیک جیک نے ان کی پوزیشن دیکھ کر مطمئن انداز میں سر ہلایا اور پھر واکر بھی ٹارچر روم میں آ گیا۔ اس کے ساتھ مزید چار افراد تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں

تھیں۔

"تم نے انہیں گن پوائنٹ پر رکھنا ہے۔ جیسے ہی میں آرڈر دوں تم نے ان پر فائر کھول دینا ہے"...... بلیک جیک نے واکر کے ساتھ آئے ہوئے آدمیوں سے کہا تو ان چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ سب دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں اور اس وقت دیکھو کیسے بے بس پڑے ہوئے ہیں"...... بلیک جیک نے طنزیہ لہجے میں کہا تو واکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ ایکریمیا کا کوئی بھی آدمی آپ سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے آپ سے کیسے دشمنی کر لی"...... ٹارچر روم کے انچارج بلیکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ایشیائی لوگ ہیں اور اس وقت ایکریمین میک اپ میں ہیں"...... بلیک جیک نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ مجھے اس بات پر تو حیرت ہو رہی تھی کہ ایکریمین نے آپ سے کیسے دشمنی کر لی"...... بلیکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ اور خار دار کوڑا نکالو۔ میں ان کی دلدوز چیخیں سننا چاہتا ہوں"...... بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیکی الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے انجکشن نکالے اور بے ہوش افراد کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے باری باری سب کو ہی انجکشن لگا

دیئے تو وہ سب آہستہ آہستہ ہوش میں آنے لگے۔

"تم میں سے علی عمران کون ہے"...... جب وہ سب ہوش میں آ چکے تو بلیک جیک نے ان سے پوچھا۔

"صرف علی عمران یا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... ایک شخص نے شوخ لہجے میں کہا تو بلیک جیک نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہو علی عمران جس کے نام کا ڈنکا پوری دنیا میں بج رہا ہے"...... بلیک جیک نے کہا۔

"کمال ہے۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ میرے نام کا ڈنکا پوری دنیا میں بج رہا ہے"...... اس شخص نے کہا جو واقعی علی عمران تھا اور باقی اس کے ساتھی تھے۔

"سیکرٹ دنیا میں تمہیں انتہائی خطرناک اور ذہین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے لیکن بلیک جیک نے تمہیں ایسے پکڑا ہے جیسے شیر کسی بکری کو پکڑتا ہے یا بلی کسی حقیر چوہے کو"...... بلیک جیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تو تمہیں انسان سمجھ رہا تھا لیکن تم تو خود کو جانور کہہ رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ساری شوخی ہوا میں تحلیل ہو جائے گی جب یہ خار دار کوڑا تمہاری جلد کا قیمہ بنائے گا"...... بلیک جیک نے کہا۔

"ہاں۔ سہانے خواب دیکھنے میں کوئی حرج نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''خواب تو بس خواب ہی ہوتے ہیں۔ انہیں حقیقت نہیں سمجھنا چاہئے''...... بلیک جیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارے یہ ساتھی تمہاری میٹھی میٹھی چیخوں سے لطف اندوز ہوں گے''...... بلیک جیک نے ایک بار پھر طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے بلیکی کو اشارہ کیا۔ بلیک جیک کا اشارہ پاتے ہی بلیکی نے خار دار کوڑا فضا میں لہرانا شروع کر دیا۔ شڑاپ شڑاپ کی آواز بہت ہی خوفناک لگ رہی تھی۔ اس وقت بلیکی کے چہرے پر بھی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ کوڑا لہراتا ہوا عمران کے قریب پہنچا اور پھر اس نے چاہا کہ کوڑا عمران پر برسائے کہ وہ گینڈے جیسی جسامت رکھنے والا بلیکی اڑتا ہوا بلیک جیک سے جا ٹکرایا کیونکہ عمران اپنے ناخنوں میں موجود مخصوص بلیڈز کی مدد سے رسی کاٹ چکا تھا۔ ان بلیڈز پر خاص قسم کا کیمیکل لگا ہوا تھا جو ہر قسم کی رسی کو فوراً ہی نرم کر دیتا تھا۔ عمران کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی رسیاں کاٹ لی تھیں۔

بلیکی اور بلیک جیک دونوں کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ مارک کے ساتھیوں نے فائر کھولنے کے لئے مشین گنوں کے ٹریگر پر انگلیوں کا دباؤ بڑھایا ہی تھا کہ تنویر، صفدر، صدیقی، نعمانی اور چوہان اپنی کرسیوں سے اچھلے اور فضا میں اڑتے ہوئے مارک اور اس کے ساتھیوں پر جا پڑے۔ ان پر فائرنگ کرنے کی حسرت ان کے دل میں ہی رہی۔ کٹاک کٹاک کی آوازیں ابھریں اور ان پانچوں کی

گردنوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔

بلیکی کو بلیک جیک پر اچھالنے کے بعد عمران بھی اڑتا ہوا ان کے قریب جا پہنچا۔ وہ دونوں فرش پر گرنے کے بعد اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور کمرہ بلیکی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کے بوٹ کی ٹوہ اس کے کان کے قریب پڑی تھی اور بلیکی ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ ہو گیا تھا۔ بلیکی کو ٹھوکر مارنے کے بعد عمران بلیک جیک کی طرف متوجہ ہوا جو دروازے کی طرف دوڑا تھا لیکن صفدر دروازے میں ہی کھڑا تھا اس لئے جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا صفدر نے اسے اٹھا کر عمران کی طرف اچھال دیا اور وہ عمران کے قدموں میں آ گرا۔ عمران نے جلدی سے اس کی گردن پر اپنا پیر رکھ دیا اور پھر اس نے اپنے پیر کو گھمایا تو بلیک جیک کی چیخ نکل گئی لیکن اس کے ساتھ ہی کمرے میں سرخ رنگ کی شعاع چمکی اور عمران بے حس ہو گیا۔ عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی اور بلیک جیک بھی اس شعاع کے اثر سے بے حس ہو گیا تھا۔

[redacted]

سنگ ہی اور تھریسیا ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں پاکیشیا پہنچے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہوا تھا۔ پاکیشیا میں ان کے لئے ایک رہائش گاہ کا انتظام پہلے ہی ہو چکا تھا۔ رہائش گاہ میں ہر طرح کی سہولیات موجود تھیں۔ اس کوٹھی میں ایک تہہ خانہ بھی تھا اور کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں تین کاریں بھی موجود تھیں۔ سنگ ہی اور تھریسیا تو پہنچ چکے تھے لیکن سمارٹ نے ان کے بعد آنا تھا۔ اس نے مشینری کے ساتھ آنا تھا۔ وہ دونوں سمارٹ کا انتظار کر رہے تھے۔ سمارٹ کے آنے کے بعد ہی انہوں نے اپنی کارروائی شروع کرنی تھی۔

"ہم پاکیشیا ایک مشن پر آ چکے ہیں لیکن عمران ہمارے مدمقابل نہیں ہے۔ کیا ہم اس مشن کو انجوائے کر سکیں گے"...... تھریسیا نے سنگ ہی سے کہا تو اس کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تمہارے دل میں اب تک عمران کے لئے نرم گوشہ ہے"۔

سنگ ہی نے تھریسیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اب میرے دل میں عمران کے لئے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ میں نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ ہمیں مزہ ہی اس مشن میں آتا ہے جس مشن میں ہمارا مقابلہ کسی سخت دشمن سے ہو اور اب پاکیشیا میں عمران جیسا ذہین اور تیز طرار دشمن نہیں ہے اس لئے اب اس مشن میں کیا مزہ آئے گا"...... تھریسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو، عمران سے زیادہ خطرناک اور پراسرار شخصیت کا مالک ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس مشن میں زیادہ مزہ آئے گا۔ پہلے عمران کی صورت میں دشمن ہمارے سامنے ہوتا تھا لیکن اب ہم نے دشمن کو ڈھونڈنا ہے اور پھر اس کا خاتمہ کرنا ہے"۔ سنگ ہی نے کہا۔

"تم تو عمران کو دشمن نہ ہو۔ وہ تمہیں چچا اور تم اسے بھتیجا کہتے ہو"...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنگ ہی تو وہ درندہ ہے جو اپنے سگے باپ کو بھی کھا جائے"...... سنگ ہی نے سرد لہجے میں کہا۔ تھریسیا جانتی تھی کہ سنگ ہی نے یہ بات غلط نہیں کی ہے۔ سنگ ہی واقعی اتنا سفاک اور خودغرض انسان تھا کہ اپنے مفاد کی خاطر وہ اپنے باپ کو بھی سولی پر لٹکا سکتا تھا۔ اس نے اپنے ملک سے غداری کی تھی اور اس پر غداری کا مقدمہ چلا تھا اور اسے باقاعدہ موت کی سزا دی گئی تھی۔

پھر وہ اپنے ملک سے فرار ہو گیا اور جرائم کی دنیا سے اس کا نام ختم ہی ہو گیا تھا کہ اس کا نام پھر دہشت کی علامت بن گیا اور اب تو اس کے نام کے ساتھ زیرو لینڈ کا نام بھی لگا ہوا تھا جو پہلے ہی جرائم کی دنیا میں پراسرار اور دہشت کا نام تھا۔ سنگ ہی اب زیرو لینڈ کا وفادار تھا اور زیرو لینڈ میں سنگ ہی جیسے لوگوں کی قدر کی جاتی تھی۔

''تم نے اب تک لارڈ میلکن کو نہیں بلایا''...... تھریسیا نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

''میرا خیال تھا کہ سمارٹ کے آنے پر لارڈ میلکن کو بلایا جائے لیکن تم کہتی ہو تو میں ابھی اسے بلا لیتا ہوں''...... سنگ ہی نے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ لارڈ کلب''...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''لارڈ میلکن سے بات کراؤ۔ میں لارڈ سنگ بول رہا ہوں''۔ سنگ ہی نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کیجئے سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس۔ لارڈ میلکن سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد لارڈ میلکن کی آواز سنائی دی۔

''سنگ ہی بول رہا ہوں''...... سنگ ہی نے کہا۔

''اوہ سر آپ۔ حکم فرمائیں''...... لارڈ میلکن نے یکلخت ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہاری مہیا کی گئی رہائش گاہ ہمیں بہت پسند آئی ہے''۔ سنگ ہی نے کہا۔

''تھینک یو سر۔ آپ کی خدمت میرا فرض ہے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اب تم بھی اس رہائش گاہ پر آ جاؤ۔ تم سے چند باتیں کرنی ہیں''...... سنگ ہی نے کہا۔

''اوکے سر۔ میں ابھی حاضر ہو رہا ہوں''...... دوسری طرف سے لارڈ میلکن نے کہا تو سنگ ہی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ابھی ہمیں جیکی کی ضرورت تو نہیں ہے''...... تھریسیا نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے انکار میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب اس کی ضرورت پڑی تو اسے کال کر لیں گے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ایکسٹو، پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اور سیکرٹ دنیا کی پراسرار شخصیت ہے جو اب ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا''...... تھریسیا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خوابیدہ لہجے میں کہا تو سنگ ہی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی لیکن اس نے تھریسیا کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد انہیں ڈور بیل کی آواز سنائی دی لیکن ان دونوں میں سے کوئی بھی نہ اٹھا۔ لارڈ میلکن نے

کوٹھی کے ساتھ ساتھ ایک ملازم کا بھی انتظام کیا تھا۔ یہ ملازم بھی لارڈ میلکن کی طرح ایکریمی تھا اور اس کے بھروسہ کا آدمی تھا۔ ڈور بیل کی آواز سن کر اسی نے گیٹ پر جانا تھا اسی لئے وہ ڈور بیل کی آواز سن کر اطمینان سے بیٹھے رہے اور چند لمحوں بعد ہی ان کے کمرے کا دروازہ کھلا اور لارڈ میلکن اندر آ گیا۔ اس نے سنگ ہی اور تھریسیا کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ سنگ ہی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''تھینک یو سر۔ آپ کو یہاں کوئی تکلیف تو نہیں سر''...... لارڈ میلکن نے مؤدبانہ لہجے میں سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ ہمیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہے اور ہمیں کوئی تکلیف ہو بھی تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ہماری زندگی تکلیفوں اور مشکلات کی عادی ہے''...... سنگ ہی کی بجائے تھریسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس مس۔ آپ درست فرما رہی ہیں''...... لارڈ میلکن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ ہم نے پاکیشیا کے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کو اغوا کرنا ہے اور تم نے ہمیں ان کے معمولات کے متعلق بتانا ہے یعنی وہ کس وقت دفتر آتے ہیں۔ کس وقت گھر ملتے ہیں اور ان کے گھر میں کتنے ملازم ہیں''...... سنگ ہی نے کہا۔

''اوکے سر۔ میں دو گھنٹے کے اندر اندر یہ معلومات حاصل کر لوں گا اور پھر آ کر آپ کو بتا دوں گا''...... لارڈ میلکن نے کہا۔

''تم ایکریمیا کے اصل لارڈ ہو یا صرف نام کے لارڈ ہو''۔ تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایکریمیا میں تو میں صرف میلکن ہی تھا۔ یہاں آ کر لارڈ میلکن بنا ہوں اور یہاں لارڈز ہی کی طرح رہ رہا ہوں اور یہ سب زیرو لینڈ کی وجہ سے ہے''...... لارڈ میلکن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب تم جاؤ اور سنگ ہی نے جو کچھ کہا ہے وہ کرو''...... تھریسیا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ میلکن صوفے سے اٹھا اور اس نے دونوں کو سلام کیا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

''زیرو لینڈ نے لارڈ میلکن جیسے چھوٹے چھوٹے ایجنٹوں کی بھی ایک پوری فوج جمع کی ہوئی ہے''...... جب لارڈ میلکن کمرے سے باہر چلا گیا تو تھریسیا نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ چھوٹی مچھلیاں بھی تو زیرو لینڈ کے بہت کام آتی ہیں''۔ سنگ ہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بعض اوقات تو ان چھوٹی مچھلیوں کی قربانی دے کر زیرو لینڈ کے بڑے مگرمچھوں کو بچا لیا جاتا ہے''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سنگ ہی اس کی بات سن کر مسکرانے لگا۔ پھر اس سے

پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی سنگ ہی کے موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ یہ ان کے سپیشل موبائل فون تھے جن کا تعلق زیرو لینڈ کے خصوصی سیٹلائٹ سے تھا اور ان موبائل فونز کی کال بالکل محفوظ تھی اور زیرو لینڈ کے تمام اہم ایجنٹوں کے پاس ایسے ہی موبائل فون تھے۔ گھنٹی کی آواز سن کر سنگ ہی نے اپنا موبائل فون جیب سے نکال لیا۔

''یس۔ سنگ ہی سپیکنگ''...... سنگ ہی نے اوکے کا بٹن پریس کر کے موبائل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''سنگ ہی۔ سمارٹ بول رہا ہوں اور میں کچھ ہی دیر میں پاکیشیا پہنچ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سمارٹ کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ میں تھریسیا کے ساتھ ایئر پورٹ پر پہنچ جاؤں گا''۔ سنگ ہی نے کہا اور پھر اس نے رابطہ ختم کر کے موبائل فون جیب میں رکھ لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''سمارٹ آ رہا ہے۔ آؤ اسے ایئر پورٹ سے لے آئیں''۔ سنگ ہی نے تھریسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تھریسیا کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے ملازم سمتھ کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کی اور پھر وہ دونوں کار میں سوار ہو کر ایئر پورٹ پر پہنچ گئے۔ سمارٹ کی فلائٹ آنے میں صرف پانچ منٹ باقی تھے اس لئے وہ انتظار کرنے لگے۔ پھر پانچ منٹ بھی گزر گئے۔ ان پانچ منٹوں کے گزرنے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد انہیں سمارٹ ایئر

پورٹ سے باہر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے بریف کیس تھے۔ ان بریف کیسوں میں کمپیوٹر تھے جو دراصل جدید قسم کی مشینری تھی اور اس مشینری نے اس مشن میں ان کے کام آنا تھا۔

''کیا سرسلطان کو اغوا کر لیا گیا ہے''...... کار میں بیٹھنے کے بعد سمارٹ نے سنگ ہی سے پوچھا۔

''ہمیں بھی یہاں پہنچے ہوئے ابھی صرف ڈیڑھ دو گھنٹے ہوئے ہیں۔ ابھی ہم نے سرسلطان کے اغوا کی پلاننگ کرنی ہے''۔ سنگ ہی نے کہا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی۔

''سرسلطان کی بجائے اگر ہم کوئی اور آدمی تلاش کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا''...... تھریسیا نے کہا۔

''وہ کیسے''...... سمارٹ نے تھریسیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سرسلطان بوڑھا آدمی ہے۔ ہم نے اسے اغوا کر کے اس کا ایک معمولی سا آپریشن کرنا ہے اور ایک باریک سی چپ اس کی جلد میں ایڈجسٹ کر دینی ہے۔ اس کے بعد اس کی تمام مصروفیات ہم ریکارڈ کر سکیں گے اور اس کے تمام فون بھی سن سکیں گے۔ اس دوران ہو سکتا ہے کہ وہ ایکسٹو کو فون کرے تو وہ نمبر ہمارے پاس آ جائے گا اور ہم نے اس نمبر پر کال کرنی ہے اور ہماری اس کمپیوٹر نما مشینری نے ہمیں اس فون کی لوکیشن بتا دینی ہے جہاں یہ ٹیلی فون نصب ہو گا اور پھر ہم نے اس جگہ پر کارروائی کرنی ہے اور ایکسٹو کا

خاتمہ کرنا ہے۔ کیوں یہی ہے نا ہمارا مشن‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’ہاں۔ ہمارا یہی مشن ہے۔ لیکن تم نے یہ کیوں کہا ہے کہ ہم سرسلطان کی جگہ کوئی اور آدمی تلاش کریں‘‘...... سنگ ہی نے تھریسیا سے پوچھا۔ سنگ ہی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ تھریسیا اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ سمارٹ بریف کیسوں کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

’’میں نے کہا نا کہ سرسلطان بوڑھا آدمی ہے اور اس دوران شعاعوں نے کام کرنا ہے اور یہ شعاعیں بہت حد تک انسان کے لئے خطرناک ہوتی ہیں۔ نوجوان انسان تو انہیں برداشت کر لے گا لیکن ایک بوڑھا آدمی شاید ان شعاعوں کو برداشت نہ کر سکے‘‘۔ تھریسیا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

’’ہم فوری طور پر اور کسی بھی ایسے آدمی کو ٹریس نہیں کر سکتے جس کا ایکسٹو سے لنک ہو۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مین ایجنٹ ایکریمیا پہنچ چکے ہیں۔ وہاں امید ہے وہ مارے جائیں گے۔ اب صرف سرسلطان ہی ہے جس کے ذریعے ہم ایکسٹو تک پہنچ سکتے ہیں‘‘...... سنگ نے کہا۔

’’تمہاری یہ بات ٹھیک ہے لیکن تھریسیا کا خدشہ بھی غلط نہیں ہے۔ اگر سرسلطان ان شعاعوں کے اثر سے ہمارا کام ہونے سے پہلے ہی مر گیا تو پھر ہم کیا کریں گے‘‘...... سمارٹ نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’شعاعیں خطرناک ضرور ہیں لیکن سرسلطان نوجوانوں سے بھی زیادہ مضبوط اعصاب کے مالک ہیں اور یہ شعاعیں کمزور اعصاب والوں کے لئے خطرناک ہیں۔ مضبوط اعصاب کے مالک کو ان سے زیادہ خطرہ نہیں ہے اس لئے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور بالفرض اگر سرسلطان ان شعاعوں سے متاثر ہو گئے تو پھر ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی نہ کوئی ایجنٹ تلاش کریں گے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف ان چھ سات افراد پر تو مشتمل نہیں ہو گی جو عمران کے ساتھ گئے ہیں‘‘...... سنگ ہی نے کہا اور پھر کچھ دیر بعد ان کی کار کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ سنگ ہی نے ہارن بجایا تو سمتھ نے گیٹ کھولا اور کار کوٹھی کے اندر داخل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد وہ سب سٹنگ ہال میں موجود تھے۔

’’میرا خیال ہے کہ مشینری سیٹ کر دی جائے‘‘...... سمارٹ نے بریف کیس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

’’ابھی نہیں۔ پہلے ہم سرسلطان کو اغوا کر لیں۔ پھر مشینری سیٹ کریں گے‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ لارڈ میلکن نے کوئی رپورٹ نہیں دی‘‘۔ سنگ ہی نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اسی وقت میز پر رکھے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سنگ ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس۔ سنگ ہی سپیکنگ‘‘...... سنگ ہی نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ لارڈ میلکن بول رہا ہوں۔ میں نے آپ کو رپورٹ دینی ہے۔ کیا میں کوٹھی پر آ جاؤں''...... دوسری طرف سے لارڈ میلکن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم تو تمہارا ہی انتظار کر رہے ہیں۔ آ جاؤ''...... سنگ ہی نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ جیسے ہی سنگ ہی نے رسیور کریڈل پر رکھا سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور کمرے میں موجود ان تینوں کے ذہن تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران آج کل پاکیشیا میں نہیں تھا اس لئے جوزف بور ہو رہا تھا۔ عمران ٹیم کے ساتھ ایک مشن پر ایکریمیا گیا ہوا تھا۔ جوزف نے عمران سے کہا بھی تھا کہ وہ اسے ساتھ لے جائے لیکن عمران نے کہا کہ اس کی غیر موجودگی میں بلیک زیرو کو اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے اگر کوئی مسئلہ ہو تو وہ بلیک زیرو سے بات کرے اور اگر بلیک زیرو اس سے رابطہ کرے اور اسے کوئی حکم دے تو جوزف اس کے حکم پر اسی طرح عمل کرے جیسے وہ عمران کے حکم پر کرتا ہے۔ عمران نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ خاور کو بھی پاکیشیا میں چھوڑ کر جا رہا ہے۔

عمران کی غیر موجودگی میں جوزف بوریت محسوس کر رہا تھا اور اسی بوریت کو دور کرنے کے لئے وہ لانگ ڈرائیو پر نکلا ہوا تھا۔ اس کی سیاہ رنگ کی جہازی سائز کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر

دوڑ رہی تھی۔ اس کی رفتار خطرناک حد تک تیز تھی۔ اس کی کار جس گاڑی کے قریب سے گزرنے لگتی ڈرائیور گھبرا کر اس کے لئے راستہ چھوڑ دیتا۔

''نانسنس۔ گھبراتے ہیں تو ڈرائیونگ کیوں کرتے ہیں''۔ جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس وقت وہ فل سپیڈ کو انجوائے کرتا ہوا ڈرائیونگ کر رہا تھا کہ اچانک چونک پڑا لیکن چونکنے کے باوجود بھی اس نے کار کی رفتار کم نہ کی۔ البتہ اس نے جیب سے موبائل فون نکال لیا۔ یہ موبائل فون اسے عمران نے ایکریمیا جانے سے پہلے ہی دیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ نمبر خصوصی ہے اور جوزف کو جہاں کہیں بھی کال کرنی ہو وہ یہ موبائل فون استعمال کرے۔ لہٰذا اب یہ موبائل فون ہر وقت اس کی جیب مین رہتا تھا۔ اس نے موبائل فون پر دانش منزل کے نمبر پریس کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''طاہر صاحب۔ میں جوزف بول رہا ہوں''...... بلیک زیرو کی آواز سننے کے بعد جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں جوزف۔ کس لئے فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''باس کی ہدایت تھی کہ کوئی بھی اہم بات ہو تو میں آپ کو رپورٹ کروں''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کوئی اہم بات ہو گئی ہے''...... بلیک زیرو نے چونکتے

ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے سنگ ہی اور تھریسیا کو ایئر پورٹ کی طرف جاتے دیکھا ہے''...... جوزف نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ لازماً کسی اہم مشن پر آئے ہوں گے۔ تم ان کا ایئر پورٹ تک تعاقب کرو میں خاور کو ایئر پورٹ بھیجتا ہوں۔ اس دوران اگر کوئی خاص بات ہو جائے تو مجھے فون پر بتا دینا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''جی بہت بہتر۔ ان کی کار بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ میں ڈھونڈتا ہوں انہیں''...... جوزف نے کہا۔

''او کے۔ وش یو گڈ لک''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔ جوزف نے اپنی کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر نزدیکی کراسنگ سے اس نے کار واپس موڑ لی۔ واپس مڑتے ہی کار کی رفتار پھر تیز ہو گئی۔ کچھ دیر بعد جوزف نے اس کار کو دیکھ لیا جس میں سنگ ہی اور تھریسیا موجود تھے۔ اب وہ ایئر پورٹ کے بہت قریب پہنچ چکے تھے۔

ان کی کار نظر آتے ہی جوزف نے اپنی کار کی رفتار کم کر دی اور پھر چند لمحوں بعد تھریسیا اور سنگ ہی کی کار ایئر پورٹ کے پارکنگ ایریا میں داخل ہو گئی تو جوزف نے فٹ پاتھ پر ہی اپنی کار روک دی۔ یہاں سے اسے سنگ ہی اور تھریسیا کی کار صاف نظر آ

رہی تھی۔ اسے کار روکے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اس کے موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جیب سے اپنا موبائل فون نکال لیا۔

''یس۔ جوزف دی گریٹ سپیکنگ''...... جوزف نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''جوزف۔ میں خاور بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ خاور صاحب آپ۔ کہاں ہیں آپ اس وقت''۔ جوزف نے پوچھا۔

''میں ایئر پورٹ کی طرف آ رہا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے''۔ خاور نے کہا۔

''سنگ ہی اور تھریسیا اس وقت ایئر پورٹ پر موجود ہیں اور ان کے انداز سے لگتا ہے کہ انہیں کسی کا انتظار ہے''...... جوزف نے کہا۔

''اوکے۔ میں کچھ دیر بعد پہنچ رہا ہوں۔ تم نے ہوشیار رہنا ہے''...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا اور پھر دس منٹ بعد جوزف کی کار کے پیچھے ایک کار آ کر رکی۔ جوزف نے مڑ کر دیکھا تو اس کار میں سے خاور نیچے اتر رہا تھا۔ خاور کار سے نیچے اتر کر جوزف کے قریب آ گیا۔

''کیا پوزیشن ہے جوزف''...... خاور نے جوزف کے قریب پہنچ

کر پوچھا۔

''ایک فلائٹ ابھی آئی ہے۔ لگتا ہے سنگ ہی اور تھریسیا کسی کو ریسیو کرنے آئے ہیں''...... جوزف نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر لوگ ایئر پورٹ سے باہر آنے لگے۔ باہر آنے والوں میں سنگ ہی اور تھریسیا بھی شامل تھے جو پارکنگ میں اپنی کار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی تھا جس نے دو بریف کیس اٹھائے ہوئے تھے۔

''یہ آدمی شاید ان کا ساتھی ہے''...... خاور نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ یہ دونوں اسے ہی ریسیو کرنے آئے ہیں''۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ تینوں کار میں بیٹھ چکے تھے اور ان کی کار آگے بڑھ رہی تھی۔

''تم اپنی کار میں ان کا پیچھا کرو۔ میں اپنی کار میں تمہارے پیچھے آ رہا ہوں''...... خاور نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف نے بھی اپنی کار سٹارٹ کی اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے سنگ ہی اور تھریسیا کی کار کا تعاقب کرنے لگے۔ تعاقب کرتے ہوئے وہ گلنار کالونی پہنچ گئے۔ سنگ ہی اور تھریسیا کی کار گلنار کالونی کی کوٹھی نمبر تیس بی میں داخل ہو گئی تو خاور نے اپنا موبائل فون نکالا اور دانش منزل کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''چیف۔ واقعی سنگ ہی اور تھریسیا پاکیشیا آئے ہوئے ہیں۔ اس وقت وہ گلنار کالونی کی کوٹھی نمبر تئیس بی میں موجود ہیں۔ ایئر پورٹ پر وہ اپنے ایک ساتھی کو رسیو کرنے گئے تھے''...... خاور نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس گیس پسٹل تو ہوگا''...... ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''یس چیف۔ میں آپ کی ہدایت کے مطابق گیس پسٹل ساتھ لایا ہوں''...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم کوٹھی میں گیس فائر کر دو اور پھر سنگ ہی اور تھریسیا کو اپنی کار میں ڈال کر دانش منزل پہنچا دو۔ ان دونوں کو کار میں ڈالنے کے بعد جوزف کو واپس بھیج دینا''...... ایکسٹو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے چیف''...... خاور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

''آؤ جوزف۔ ہمیں کوٹھی کی عقبی سمت جانا ہے''...... خاور نے جوزف سے کہا اور پھر وہ دونوں کوٹھی کی عقبی سمت آ گئے۔ عقبی گلی میں کوڑا کرکٹ کے ڈرم رکھے ہوئے تھے اور گلی سنسان تھی۔ خاور نے جیب سے گیس پسٹل نکال لیا اور پھر جوزف کے کندھوں پر سوار ہو کر وہ دیوار پر چڑھ گیا۔ دیوار پر چڑھ کر اس نے اندرونی

طرف کا جائزہ لیا اور پھر اس نے چار کیپسول فائر کر دیئے۔ یہ گیس جتنی تیز اثر تھی اتنی ہی جلد تحلیل بھی ہو جاتی تھی۔ خاور نے تقریباً دو منٹ تک سانس روکے رکھا۔

''جوزف۔ میں گیٹ کھولتا ہوں۔ تم کار اندر لے آؤ''...... خاور نے جوزف سے کہا۔

''اوکے خاور''...... جوزف نے کہا اور پھر مڑ گیا جبکہ خاور کوٹھی کے اندر کود گیا۔ اس کے کودنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اسے یقین تھا کہ گیس کی وجہ سے کوٹھی میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو چکے ہوں گے لیکن اس کے باوجود بھی اس نے چند لمحے رک کر چاروں طرف دیکھا۔ اس کے بعد وہ اپنا مشین پسٹل اپنے ہاتھ میں تھامے آگے کی طرف بڑھا۔ کوٹھی میں مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔ خاور محتاط انداز میں چلتا ہوا مین گیٹ تک پہنچ گیا۔ اس نے مین گیٹ کھولا تو جوزف کار سمیت گیٹ پر موجود تھا۔ گیٹ کھلنے پر وہ کار اندر لے آیا اور خاور نے گیٹ بند کر دیا۔ اس دوران جوزف کار سے نیچے اتر چکا تھا۔ وہ دونوں آگے بڑھے۔ برآمدے میں ایک دروازے کے قریب ہی ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہی چائے کے برتن پڑے تھے اور چائے فرش پر گری ہوئی تھی۔ وہ یقیناً چائے بنا کر کمرے میں داخل ہو رہا تھا کہ گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔

وہ شخص جس کمرے کے دروازے پر گرا ہوا تھا خاور اور جوزف

اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں سنگ ہی، تھریسیا اور وہ تیسرا آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ایک میز پر وہ دونوں بریف کیس بھی رکھے ہوئے تھے جو ایئر پورٹ سے نکلتے وقت اس تیسرے آدمی کے ہاتھ میں تھے۔ خاور نے وہ بریف کیس کھول کر دیکھے تو ان میں کمپیوٹرز تھے۔ خاور نے بریف کیس وہیں رکھے اور ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق اس نے سنگ ہی اور تھریسیا کو اٹھا کر اپنی کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔

"جوزف۔ اب تم واپس جا سکتے ہو"...... جب وہ سنگ ہی اور تھریسیا کو کار میں ڈال چکے تو خاور نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا یہ ایکسٹو کا حکم ہے"...... جوزف نے خاور سے پوچھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید خاور یہ بات اسے اپنی طرف سے کہہ رہا ہے۔

"ظاہری بات ہے۔ میں اپنی طرف سے تو تمہیں کوئی حکم نہیں دے سکتا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کاہ۔

"ایکسٹو چونکہ باس کے بھی چیف ہیں اس لئے ان کا احترام کرنا اور ان کا حکم ماننا ضروری ہے"...... جوزف نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ خاور بھی مسکراتے ہوئے کار میں بیٹھا اور اس نے کار گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ جب کار گیٹ کے قریب پہنچی تو جوزف نے اس کے لئے

گیٹ کھول دیا۔ خاور کوٹھی سے باہر نکل گیا تو جوزف نے گیٹ بند کیا اور پھر وہ بھی اپنی کار کی طرف بڑھا۔ روڈ پر آتے ہی خاور نے اپنا موبائل فون نکالا اور دانش منزل کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہونے پر ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"خاور بول رہا ہوں چیف۔ سنگ ہی اور تھریسیا اس وقت بے ہوشی کی حالت میں میری کار میں موجود ہیں اور میں دانش منزل کی طرف بڑھ رہا ہوں"...... خاور نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"جس آدمی کو سنگ ہی اور تھریسیا رسیو کرنے گئے تھے اس کی کیا پوزیشن ہے"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"چیف۔ وہ کوٹھی میں بے ہوش پڑا ہے۔ وہ اپنے ساتھ دو بریف کیس لایا تھا اور ان بریف کیسوں میں کمپیوٹرز تھے"...... خاور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم سنگ ہی اور تھریسیا کو دانش منزل کے بلیک روم میں پہنچا کر خصوصی راڈز میں جکڑ دینا۔ یہ عام لوگ نہیں ہیں۔ تم نے انہیں گرفتار کر کے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم اور جوزف خصوصی تعریف کے حق دار ہو"...... ایکسٹو نے خاور کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو خاور کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

"تھینک یو چیف"...... خاور نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایکسٹو نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

"بہت ہی خوش دکھائی دے رہے ہو خاور"...... خاور کو ایک آواز سنائی دی تو وہ یکدم چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گردن سے ریوالور کی نال لگ گئی۔ خاور نے بیک مرر میں دیکھا تو سنگ ہی کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ کار آہستہ کر کے فٹ پاتھ کے قریب روک دو"...... سنگ ہی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا دباؤ خاور کی گردن پر بڑھا دیا۔ خاور نے ایک طویل سانس لیا۔ سنگ ہی کی بات مان لینے کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی بہت ہی خطرناک اور چالاک انسان ہے۔ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اس لئے خاور نے اس کے کہنے پر عمل کیا اور اس نے کار کی رفتار آہستہ کر کے فٹ پاتھ کے قریب روک لی۔ جیسے ہی کار رکی تو اس کے سر پر ایک دھماکہ ہوا۔ خاور کی آنکھوں کے سامنے ستارے سے جھلملانے لگے۔ ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا دھماکہ ہوا تو خاور کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

بلیک زیرو نے نظریں اٹھا کر وال کلاک کی طرف دیکھا تو اسے خاور کی کال رسیو کئے ہوئے تیس منٹ ہو چکے تھے جبکہ خاور کو گلنار کالونی سے دانش منزل تک بیس منٹ میں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ دو منٹ مزید انتظار کرنے کے بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور خاور کے نمبر پریس کرنے لگا۔ دوسری طرف بیل جانے لگی لیکن کافی دیر گزرنے کے باوجود کال رسیو نہ کی گئی۔ بلیک زیرو کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہو گئیں کیونکہ معاملہ سنگ ہی اور تھریسیا کا تھا جو یقیناً انتہائی خطرناک انسان تھے۔ خاور کال رسیو نہیں کر رہا تھا تو اس کا واضح مطلب یہی تھا کہ وہ کسی مشکل میں پھنس چکا ہے۔

"یقیناً خاور پر سنگ ہی اور تھریسیا قابو پا چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دانش منزل کا خودکار سسٹم آن کیا اور کنٹرول روم سے باہر آ گیا۔ گیراج سے اس نے

کار نکالی اور اسے آہستہ سے چلاتا ہوا دانش منزل کے گیٹ پر آ گیا۔ جیسے ہی اس کی کار مین گیٹ کے قریب پہنچی مین گیٹ خودبخود کھل گیا اور جب اس کی کار باہر آئی تو مین گیٹ خودبخود بند ہو گیا۔ روڈ پر آتے ہی اس کی کار تیز رفتاری سے گلنار کالونی کی طرف بڑھنے لگی۔ فی الحال اس کے پاس گلنار کالونی کی کوٹھی نمبر تیس بی کی ٹپ تھی اور وہ اپنی کارروائی کا آغاز وہیں سے کرنا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اب یہ کوٹھی خالی ہو گی لیکن اس کے باوجود اس کوٹھی کا چکر لگانا ضروری تھا۔

بلیک زیرو کار کو تیز رفتاری سے چلاتا ہوا بیس منٹ سے بھی پہلے گلنار کالونی پہنچ گیا۔ کوٹھی نمبر تیس بی تلاش کرنے میں اسے کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ کوٹھی کے گیٹ پر نیم پلیٹ موجود نہیں تھی صرف نمبر لکھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے کار اس کوٹھی سے چند فٹ کے فاصلے پر روکی اور نیچے اتر کر کوٹھی کی طرف بڑھا۔ اس نے مین گیٹ کی ذیلی کھڑکی پر دباؤ ڈالا تو کھڑکی کھل گئی۔ اس نے اندر جھانکا تو اندر گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اسے ساتھ والی کوٹھی سے ایک آدمی نکلتا ہوا نظر آیا جو شاید ملازم تھا اور پھر بلیک زیرو اس آدمی کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم"...... بلیک زیرو نے اس آدمی کے قریب پہنچ کر اسے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ جی فرمایئے"...... اس آدمی نے سلام کا جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کوٹھی میں رہنے والے صاحب سے ملنا ہے لیکن لگتا ہے کوٹھی خالی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"صاحب۔ یہ کوٹھی تو عموماً خالی ہی رہتی ہے۔ کبھی کبھار چند دنوں کے لئے کچھ لوگ آ کر رہتے ہیں یا پھر میں نے دو تین بار لارڈ میلکن کو بھی اس کوٹھی میں آتے جاتے دیکھا ہے"...... اس آدمی نے بلیک زیرو سے کہا۔

"لارڈ میلکن یہ کون صاحب ہیں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مجھے کبھی کبھار صاحب اپنے ساتھ کلب لے جاتے ہیں۔ میرے صاحب لارڈ کلب کے ممبر ہیں اور یہ لارڈ میلکن اس کلب کے مالک ہیں لیکن صاحب۔ آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... آدمی نے کہا۔

"مجھے کسی نے بتایا ہے کہ یہ کوٹھی برائے فروخت ہے۔ میں اسے خریدنا چاہتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں صاحب۔ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ اگر یہ برائے فروخت ہوتی تو اس پر کوٹھی برائے فروخت کا بورڈ لگا ہوتا"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ آپ شاید ٹھیک کہتے ہیں۔ اچھا۔ آپ کا شکریہ۔ خدا حافظ"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ وہ ملازم آدمی بھی ایک طرف بڑھ گیا۔ چند قدم آگے جانے کے بعد بلیک

زیرو واپس مڑا۔ اسے ایک اہم کلیو مل چکا تھا۔ یہ کوٹھی لارڈ میلکن کی تھی اور وہ لارڈ میلکن کے ذریعے سنگ ہی اور تھریسیا تک پہنچ سکتا تھا لیکن اس سے پہلے اس کوٹھی کی تلاشی بھی ضروری تھی۔ کوٹھی کی تلاشی لینے کی نیت سے وہ اس کوٹھی کی عقبی طرف آ گیا۔ عقبی طرف ایک سنسان گلی تھی اور گلی میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم رکھے ہوئے تھے۔ بلیک زیرو نے گلی میں نظریں دوڑائیں اور پھر اس نے ایک ڈرم گھسیٹ کر کوٹھی نمبر تین کی عقبی دیوار سے لگا دیا اور اگلے ہی لمحے وہ ڈرم پر چڑھ کر دیوار تک پہنچ گیا۔

بلیک زیرو نے صرف ایک لمحہ اندرونی سائیڈ کا جائزہ لیا اور پھر وہ اندر کود گیا۔ جیسے ہی اس کے قدم زمین سے ٹکرائے سٹک سٹک کی دو آوازیں ابھریں اور اس کے قریب دھواں پھیل گیا۔ بلیک زیرو اچھل کر فرش پر گر گیا اور اس نے فوراً ہی اپنا سانس روک لیا۔ بلیک زیرو جہاں گرا تھا وہاں مہندی کی باڑ موجود تھی۔ وہ باڑ میں تقریباً چھپ گیا اور پھر اسی لمحے اسکے حساس کانوں نے قدموں کی آواز محسوس کی۔ یہ آوازیں سیڑھیاں اترنے کی تھیں اور ایک سے زائد افراد کی تھیں۔ ان آوازوں کو محسوس کرتے ہی بلیک زیرو نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور سائیلنسر لگا ریوالور اس کے ہاتھ میں نظر آ رہا تھا۔ چند سیکنڈ گزرنے کے بعد بلیک زیرو نے پانچ مسلح افراد کو دیکھا جو محتاط ہو کر اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

بلیک زیرو نے انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو اس نے فائرنگ

شروع کر دی۔ وہ پانچوں مطمئن انداز میں بلیک زیرو کی طرف آ رہے تھے۔ ان کے خیال کے مطابق بلیک زیرو گیس سے بے ہوش ہو چکا تھا اور اب وہ اسے باآسانی گولی مار سکتے تھے لیکن بلیک زیرو نے تو سانس روک کر خود کو بے ہوش ہونے سے بچا لیا تھا۔ بلیک زیرو نے بغیر آواز کے پانچ فائر کئے اور پھر اس نے فائرنگ بند کر دی۔ وہ پانچوں ایک منٹ سے بھی کم عرصے میں زمین پر گر گئے اور تڑپنے لگے۔

گولیاں لگنے سے ان پانچوں کی چیخیں بلند ہوئی تھیں لیکن بلیک زیرو کے ریوالور پر سائیلنسر فٹ ہونے کی وجہ سے فائرنگ کی آواز سنائی نہیں دی تھی۔ بلیک زیرو کچھ دیر وہیں دبکا رہا۔ جب کچھ دیر گزر جانے کے باوجود کوئی بھی اس طرف نہ آیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں سرچ لائٹ کی طرح چاروں طرف گھومیں لیکن اس نے کہیں بھی کوئی حرکت یا کسی کی موجودگی کو محسوس نہ کیا تو وہ آگے بڑھا۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ برآمدے تک پہنچ گیا۔ اس نے ایک کمرے کے دروازے پر دباؤ ڈالا اور جھٹکے سے دروازہ کھول دیا اور پھر خود پیچھے ہٹ گیا۔

چند لمحوں تک وہ کان لگائے کمرے میں کوئی آواز محسوس کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن کمرے میں مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اس کے بعد بلیک زیرو یکدم ہی اچھل کر اندر کود گیا اور اس نے فوراً ہی خود

کو فرش پر گرایا لیکن کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ مطمئن ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کمرے کے چاروں اطراف نظریں دوڑائیں لیکن کمرے میں کوئی بھی قابل ذکر چیز موجود نہیں تھی۔ وہ اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کمرے میں بھی وہ احتیاط سے ہی داخل ہوا تھا لیکن یہ کمرہ بھی خالی تھا۔ اسے تو پہلے سے ہی یقین تھا کہ یہاں سے اسے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ وہ تو صرف اطمینان کے لئے یہاں آ گیا تھا۔

بلیک زیرو تیسرے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے سرسری انداز میں کمرے کا جائزہ لیا اور باہر نکلنے کے لئے مڑا اور پھر جیسے ہی اس نے قدم بڑھایا اس کے سر پر ایک دھماکہ ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے سے جھلملانے لگے۔ اس کمرے میں بڑے سے صوفے کے پیچھے دو افراد چھپے ہوئے تھے اور جیسے ہی بلیک زیرو مڑا تھا وہ آواز پیدا کئے بغیر صوفے سے باہر نکلے اور ان میں سے ایک نے ریوالور کا دستہ بلیک زیرو کے سر پر مار دیا۔ پہلے وار کے بعد اس نے دوسرا وار بھی کیا لیکن بلیک زیرو تیزی سے نیچے بیٹھ گیا اور نیچے بیٹھتے ہی اس نے ایک مکا اس آدمی کی ٹانگ پر مارا جس سے وہ لڑکھڑا گیا لیکن دوسرے نے بلیک زیرو کی پسلیوں پر ٹھوکر مار دی۔ بلیک زیرو الٹ گیا۔ جیسے ہی وہ الٹ کر سیدھا ہوا دو ریوالور اس کے سر سے لگ گئے۔

”بس مسٹر۔ تمہارا کھیل ختم ہوا۔ اب اگر تم نے کوئی حرکت کی تو

تمہاری کھوپڑی کے کئی حصے ہو جائیں گے“...... ایک آدمی نے سخت لہجے میں کہا تو بلاک زیرو نے اپنے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ وہ دونوں بلیک زیرو کے دائیں بائیں کھڑے تھے۔ انہوں نے بلیک زیرو کو ڈھیلا پڑتے دیکھا تو وہ بھی مطمئن ہو گئے۔

”کمرے سے باہر چلو“...... ایک آدمی نے بلیک زیرو سے کہا تو اس نے قدم دروازے کی طرف بڑھا دیئے لیکن ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ اس کی دونوں کہنیاں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں اور ان دونوں افراد کی پسلیوں میں لگیں۔ ان دونوں کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی۔ بلیک زیرو نے ایک آدمی کا ریوالور والا ہاتھ پکڑا اور دوسرے کو اچھل کر کک مار دی۔ اس کی کک دوسرے آدمی کے سینے پر لگی اور وہ اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ بلیک زیرو کے اچھلنے کی وجہ سے اس آدمی کے ہاتھ کو زور دار جھٹکا لگا جس کا ہاتھ بلیک زیرو نے پکڑا ہوا تھا۔ یہ جھٹکا اتنا زور دار تھا کہ اس آدمی کی کلائی کا جوڑ کھل گیا اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر جا گرا تھا۔

چیخنے کے بعد وہ شخص دوہرا ہو گیا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی ٹوٹنے والی کلائی پکڑ رہا تھا کہ بلیک زیرو نے اس کا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر گھما دیا۔ اس کی ایک اور چیخ بلند ہوئی اور وہ گر کر تڑپنے لگا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ یہ ساری کارروائی پلک جھپکنے میں ہی ہو گئی تھی۔ بلیک زیرو نے دوسرے آدمی کی طرف

دیکھا جو دیوار سے ٹکرانے کے بعد اب اپنے سر کو جھٹک رہا
اس کا ریوالور بھی اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا
زیرو نے ایک ریوالور اٹھا لیا اور ریوالور کا رخ دوسرے آدمی
طرف کر دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں اس
سے پوچھا جواب خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"شیرا۔ میرا نام شیرا ہے" ...... اس آدمی نے خوفزدہ لہجے میں
تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"نام تمہارا شیرا ہے لیکن اب تم بھیگے چوہے لگ رہے
بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا مگر شیرا نے بلیک زیرو کی بات
کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہارے پانچ ساتھیوں کی لاشیں ادھر گرا سی پلاٹ میں
ہیں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تت۔ تم نے ایک ہی دن میں چھ آدمی مار ڈالے" ......
نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم ایک دن میں کتنے آدمی قتل کرتے ہو" ...... بلیک زیرو
بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے تو اپنی ساری زندگی میں آٹھ دس آدمی
کئے ہوں گے" ...... شیرا نے کہا۔

"جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہو گا وہ ہوں گے بھی بے

میں بے گناہوں کا بدلہ لوں گا" ...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا
تو شیرا اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔

"مم۔ مجھے معاف کر دو" ...... شیرا نے خوف سے ہکلاتے
ہوئے کہا۔

"سنگ ہی اور تھریسیا کہاں ہیں" ...... بلیک زیرو نے بدستور سرد
لہجے میں اس سے پوچھا۔

"مم۔ میں تو کسی سنگ ہی اور تھریسیا کو نہیں جانتا" ...... شیرا
نے کہا۔ اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا تھا۔

"تم سنگ ہی اور تھریسیا کو نہیں جانتے تو اس کوٹھی میں کیوں
موجود ہو اور تم نے مجھ پر حملہ کیوں کیا ہے" ...... بلیک زیرو نے
سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے ریوالور کے ٹریگر پر دباؤ بڑھا
دیا۔ جیسے ہی بلیک زیرو نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا شیرا کے چہرے پر
موت کی زردی چھا گئی۔

"ہمیں تو لارڈ کلب کے سیکورٹی انچارج نے ہدایات دے کر
بھیجا تھا" ...... شیرا نے جلدی سے کہا۔

"تم لارڈ کلب میں سیکورٹی گارڈ ہو" ...... بلیک زیرو نے سخت
لہجے میں پوچھا۔

"وہاں غنڈوں کا پورا گروپ موجود ہے جو سیکورٹی کے فرائض
سرانجام دیتا ہے۔ ٹونی سیکورٹی انچارج ہے" ...... شیرا نے کہا تو بلیک
زیرو نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور شیرا کے ماتھے میں سوراخ

ہو گیا۔ یہ ریوالور چونکہ ان دونوں میں سے ہی کسی کا تھا اس لئے بلیک زیرو نے اسے وہیں پھینک دیا۔ اس کا اپنا ریوالور بھی وہیں گرا ہوا تھا۔ اس نے اپنا ریوالور اٹھا لیا۔ وہ چونکہ اس ریوالور سے پانچ فائر کر چکا تھا اس لئے اس نے ریوالور کا چیمبر کھولا اور جیب سے پانچ گولیاں نکال کر ریوالور میں ڈالیں اور چیمبر بند کر کے وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔

اب وہ فوری طور پر لارڈ میلکن سے ملنا چاہتا تھا اس لئے وہ بیرونی گیٹ کی طرف بڑھا۔ ابھی وہ گیٹ سے چند قدم دور تھا کہ اس کے قدموں میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے اردگرد دھواں سا پھیل گیا۔ بلیک زیرو نے ایک مرتبہ پھر سانس بند کیا لیکن سانس بند کرنے سے قبل ہی وہ دھواں اس کی ناک میں گھس گیا تھا اور اس کا اثر اتنا تیز تھا کہ بلیک زیرو کو فوراً ہی چکر آ گیا تھا اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

راجر کے سامنے کمپیوٹر پر ٹارچر روم کا منظر اوپن تھا۔ راجر، بلیک جیک کے مین آفس میں کمپیوٹر روم کا انچارج تھا۔ کمپیوٹر پر مین آفس کے مناظر دکھائی دیتے تھے اور وہ کمرے میں بیٹھ کر پورے مین آفس کی نگرانی کرتا تھا۔ جیسے ہی بلیک جیک ٹارچر روم میں گیا تھا اس نے ٹارچر روم کو ہی فوکس کر لیا تھا۔ ٹارچر روم میں سات افراد کرسیوں پر پڑے ہوئے تھے۔ ان ساتوں کے ہاتھ پشت پر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ ان سات افراد میں ایک لڑکی اور چھ مرد تھے۔ پھر بلیک جیک کے حکم پر ان ساتوں کو ہوش میں لایا گیا اور بلیک جیک ان سے بات کرنے لگا۔

اس گفتگو سے اسے ان سات افراد کے لیڈر کا نام بھی معلوم ہو گیا تھا۔ بلیک جیک لیڈر کو علی عمران کے نام سے مخاطب کر رہا تھا۔ پھر بلیک جیک نے ٹارچر روم کے انچارج بلیکی کو حکم دیا کہ وہ اس

علی عمران پر خار دار کوڑے برسائے اور بلیکی کوڑا لہراتا ہوا علی عمران کی طرف بڑھا۔ اس کے بعد راجر نے ایسا منظر دیکھا کہ اس جیسا منظر اس نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے بلیکی کو فضا میں اڑتے ہوئے دیکھا۔ وہ اڑتا ہوا بلیک جیک سے ٹکرایا تھا اور دونوں ہی فرش پر گر پڑے تھے جبکہ مارک اور اس کے ساتھیوں نے مشین گنوں سے ان افراد پر فائر کھولنے کے لئے مشین گنوں کے ٹریگرز پر دباؤ ڈالا ہی تھا کہ پانچ مرد اڑتے ہوئے ان سے جا ٹکرائے جبکہ لیڈر علی عمران بھی اڑتا ہوا بلیکی سے ٹکرایا تھا اور اس کی ٹھوکر بلیکی کے سر پر پڑی تھی۔ اس نے بلیکی کی چیخ سنی تھی جبکہ مارک اور اس کے ساتھیوں کی گردنوں کی ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز بھی اس نے صاف سنی تھی۔

یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہی ہو گیا تھا۔ راجر یہ منظر دیکھ کر حیرت سے اپنی پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ خواب دیکھ رہا ہو۔ پھر یکدم اسے جیسے ہوش سا آ گیا۔ کمپیوٹر کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی مشین رکھی ہوئی تھی جس پر کئی بٹن لگے ہوئے تھے۔ اس نے مشین کی طرف دیکھا اور اسی لمحے اس نے ٹارچر روم میں دیکھا بلیک جیک دروازے کی طرف دوڑا تھا لیکن دروازے میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ جیسے ہی بلیک جیک دروازے تک پہنچا اس نے بلیک جیک کو اٹھا کر واپس اپنے لیڈر کی طرف اچھال دیا۔ بلیک جیک بھی شاید بوکھلا چکا تھا اس لئے دروازے میں

کھڑے ہوئے آدمی نے اسے نہایت آسانی سے اٹھا لیا تھا اور اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔ پھر جیسے ہی بلیک جیک، علی عمران کے سامنے گرا، علی عمران نے اس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھ دیا اور ٹھیک اسی لمحے راجر نے درجنوں بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا ٹارچر روم میں ایک سرخ شعاع چمکی اور اس نے ٹارچر روم میں موجود تمام افراد کو بے حس ہوتے ہوئے دیکھا۔ جیسے ہی وہ سب بے حس ہوئے راجر نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے چہرے پر اطمینان بھرے تاثرات پھیل گئے۔ پھر اس نے اپنے قریب رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیا۔

”یس۔ سیکورٹی آفس سے آرتھر بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد راجر کو آرتھر کی آواز سنائی دی۔ آرتھر، مارک کا نائب تھا اور اس پوزیشن میں راجر اسی سے رابطہ کر سکتا تھا۔

”آرتھر۔ میں کمپیوٹر سیکشن سے راجر بول رہا ہوں“...... راجر نے تیز لہجے میں کہا۔

”خیریت تو ہے راجر۔ تمہارا لہجہ پریشان لگ رہا ہے“۔ دوسری طرف سے آرتھر نے کہا۔

”خیریت نہیں ہے آرتھر۔ ٹارچر روم میں مارک اور تمہارے کچھ ساتھی مارے گئے ہیں جبکہ باس اور بلیکی ریڈ شعاع سے بے ہوش پڑے ہوئے ہیں“...... راجر نے کہا۔

"مارک اور ہمارے کچھ ساتھی ٹارچر روم میں مارے گئے ہیں۔ باس اور بلیکی بے ہوش ہیں۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے راجر۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کہیں تم نے آج برداشت سے زیادہ تو شراب نہیں پی لی"...... دوسری طرف سے آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ بات ہی ایسی تھی کہ اسے یقین نہیں آیا تھا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں آرتھر۔ تم ٹارچر روم میں جاؤ۔ باس اور بلیکی کو دوسرے کمرے میں پہنچاؤ۔ ان کے ساتھ ساتھ دشمن ایجنٹ بھی بے حس پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اچھی طرح باندھ دو۔ وہ پہلے بھی بندھے ہوئے تھے۔ نجانے انہوں نے رسیاں کیسے کھول لیں"...... راجر نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں دیکھتا ہوں"...... دوسری طرف سے آرتھر نے کہا تو راجر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً تین منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو راجر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راجر سپیکنگ فرام کمپیوٹر سیکشن"...... راجر نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا راجر۔ باس اور بلیکی ٹارچر روم میں بے حس پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے ان دونوں کو باس کے آفس میں پہنچا دیا ہے اور دشمن ایجنٹوں کو میرے آدمی اچھی طرح رسیوں سے باندھ رہے ہیں جبکہ مارک اور دیگر ساتھیوں کی لاشیں بھی وہاں سے اٹھائی جا رہی ہیں لیکن تم یہ بتاؤ کہ یہ سب ہوا کیسے۔ باس اور

بلیکی بے حس کیوں ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے آرتھر نے پوچھا۔

"کیا تم اس وقت ٹارچر روم سے بول رہے ہو"...... راجر نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں ٹارچر روم میں موجود انٹرکام سے بول رہا ہوں"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ٹارچر روم میں آ رہا ہوں"...... راجر نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ ٹارچر روم میں آ گیا جہاں سیکورٹی کے آدمی دشمن ایجنٹوں کو رسیوں سے باندھ رہے تھے۔ مارک اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اٹھائی جا چکی تھیں۔ آرتھر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ سب کیسے ہوا راجر۔ باس اور بلیکی کیسے بے حس ہو گئے۔ ان پر کس نے گیس فائر کی ہے"...... آرتھر نے بے چینی سے پوچھا۔

"ٹارچر روم میں گیس تو میں نے ہی فائر کی تھی۔ اگر میں گیس فائر نہ کرتا تو دشمن ایجنٹوں نے باس کا خاتمہ کر دینا تھا"...... راجر نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو یہ دشمن دوبارہ بھی رسیوں کو کاٹ سکتے ہیں"۔ آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے اس لئے تم رسیوں کے ساتھ ساتھ انہیں

زنجیروں میں بھی جکڑ دو''...... راجر نے کہا تو آرتھر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

''راموک۔ تم جاؤ اور پانچ زنجیریں لے آؤ''...... آرتھر نے اپنے ایک آدمی کو حکم دیتے ہوئے کہا تو وہ آدمی کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ آرتھر، عمران اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھنے لگا۔

''یہ تو بہت ہی خطرناک لوگ ہیں راجر۔ اگر تم بروقت ٹارچر روم میں گیس فائر نہ کرتے تو ان لوگوں نے باس کا خاتمہ کر دینا تھا''...... آرتھر نے کہا۔

''ہاں واقعی۔ یہ بہت خطرناک لوگ ہیں۔ کیا تم نے باس اور بلیکی کو انجکشن لگا دیئے ہیں تاکہ وہ ہوش میں آ سکیں''...... راجر نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ان دونوں کو انجکشن لگوا دیئے تھے''...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو راجر نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا اور پھر اسی لمحے راموک پانچ زنجیریں لے کر آ گیا۔ زنجیریں دیکھ کر آرتھر بھی مطمئن ہو گیا تھا۔

''رسیوں سے تو یہ بندھے ہوئے ہیں۔ اب انہیں زنجیروں میں بھی جکڑ دو''...... آرتھر نے راموک سے مخاطب ہو کر کہا اور آرتھر کا حکم سن کر راموک، عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ سب سے پہلے وہ عمران کے قریب پہنچا۔ اس نے عمران کو زنجیر میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد اس نے باری باری عمران کے ساتھیوں کو بھی

زنجیروں سے جکڑ دیا۔

''آؤ۔ اب باس کو دیکھیں۔ وہ یقیناً ٹھیک ہو چکے ہوں گے۔ انہیں ان دشمن ایجنٹوں کے بارے میں بتائیں''...... راجر نے کہا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکلنے لگے۔ آرتھر نے راموک کو ہوشیار رہنے کی ہدایت بھی کر دی تھی۔ وہ بلیک جیک کے آفس میں پہنچے تو بلیک جیک چائے پی رہا تھا جبکہ بلیکی ادب سے کھڑا ہوا تھا۔

''مجھے تمہارے آدمی نے بتا دیا ہے کہ تم نے دشمنوں کو دوبارہ قابو کر لیا ہے''...... ان دونوں کو دیکھ کر بلیک جیک نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''باس۔ دشمن رسیوں اور زنجیروں سے جکڑے ہوئے ٹارچر روم میں موجود ہیں''...... آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''دشمنوں کو بھی دیکھ لیتے ہیں لیکن میں پہلے راجر کو انعام دے دوں۔ اس نے بہت بڑا کام کیا ہے''...... بلیک جیک نے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز میں ہاتھ ڈالا اور ڈالرز کی دو گڈیاں نکال لیں۔

''راجر۔ یہ تمہارا انعام ہے۔ اس انعام کے علاوہ اب تم میرے دل میں بھی جگہ بنا چکے ہو''...... بلیک جیک نے کہا تو راجر کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ بلیک جیک نے آج تک کسی کی تعریف نہیں کی تھی۔ آج پہلی بار اس کی زبان سے کسی کے لئے تعریفی کلمات نکلے تھے اس لئے راجر اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھ رہا تھا۔

"تھینک یو باس۔ آپ کا اعتماد ہی میرے لئے سب سے بڑی دولت ہے"...... راجر نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر بلیک جیک کے ہاتھوں سے ڈالرز کی دونوں گڈیاں لے لیں۔

"لائم سٹریٹ میں مکان نمبر اکیس بھی میں نے تمہیں دے دیا ہے اور میں روزی کو بھی ہدایت کر دوں گا کہ وہ ایک ماہ تمہارے ساتھ گزارے"...... بلیک جیک نے راجر پر مزید نوازشات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو باس۔ میں ہمیشہ آپ کا غلام رہوں گا"۔ راجر نے اور زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"علی عمران کو لوہے کے پنجرے میں بند کر دو اور اس کے ساتھیوں کو ستونوں سے باندھ دو۔ پھر ان سب کو انجکشن لگاؤ اور علی عمران کے پنجرے میں اپنے شکاری کتے چھوڑ دو۔ میں علی عمران کی اذیت ناک موت کا خود نظارہ کرنا چاہتا ہوں"...... بلیک جیک نے سرد لہجے میں کہا۔

"او کے باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بلیکی۔ جس طرح راجر انعام کا مستحق ہے اسی طرح تم سزا کے مستحق ہو۔ تم نے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کی رسیاں ٹھیک طرح نہیں باندھی تھیں"...... بلیک جیک نے کہا تو اس کی بات سن

کر گینڈے جیسی جسامت والا بلیکی اس طرح کانپنے لگا جیسے اسے ملیریا ہو گیا ہو۔

"بب۔ بب۔ باس۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ دشمنوں کو تو مارک اور اس کے ساتھیوں نے باندھا تھا"...... بلیکی نے بری طرح لرزتے ہوئے کہا تو بلیک جیک کا غصہ مزید بڑھ گیا۔

"تم ٹارچر روم کے انچارج ہو۔ تمہارا فرض بنتا تھا کہ تم دشمنوں کی رسیوں کو چیک کرتے"...... بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ معاف کر دیں باس۔ معاف کر دیں"...... بلیکی نے باقاعدہ ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ یہ تمہاری غفلت ہے۔ اگر تم دشمنوں کی رسیوں کو چیک کر لیتے تو یہ واقعہ نہ ہوتا۔ بلیک جیک کے مین آفس میں بلیک جیک کے خلاف اتنی بڑی کارروائی ہو جائے۔ یہ ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے اور یہ سب تمہاری غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر راجر بروقت مداخلت نہ کرتا تو تمہاری وجہ سے آج میں مارا جاتا"...... بلیک جیک نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔ بلیک جیک کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر بلیکی کا لرزتا ہوا جسم اور زیادہ لرزنے لگا۔ اب تو وہ اتنا خوفزدہ ہو گیا تھا کہ اس سے بات بھی نہیں ہو رہی تھی۔ پھر بلیک جیک کے ریوالور سے ایک شعلہ نکلا اور گولی بلیکی کے دل میں جا لگی۔ بلیکی کا گینڈے جیسا جسم یکدم اچھلا اور پھر وہ

فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ دل میں لگنے والی ایک گولی ہی اس کے لئے بہت ثابت ہوئی تھی۔

"بلیک جیک اگر اچھی کارکردگی پر انعام دیتا ہے تو غفلت پر موت کی سزا بھی دیتا ہے"...... بلیک جیک نے غراتے ہوئے کہا تو راجر کے جسم میں ایک سرد سی لہر دوڑ گئی۔ اس نے بھی اس وقت بلیک جیک سے بات کرنے کی ہمت نہ کی۔ بلیک جیک نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"بلیکی کو میں نے موت کی سزا دے دی ہے۔ اب ٹارچر روم کا انچارج گولڈی ہو گا"...... بلیک جیک نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر گزرنے کے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور آرتھر کا چہرہ دکھائی دیا۔

"میں اندر آ سکتا ہوں باس"...... آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آ جاؤ"...... بلیک جیک نے نرم لہجے میں کہا۔ اب اس کا غصہ کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔

"باس۔ آپ کے احکامات کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ علی عمران اور اس کے ساتھیوں کو انجکشن لگا دیئے گئے ہیں۔ علی عمران کو پنجرے میں بند کر دیا ہے اور اس کے ساتھیوں کو ستونوں کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"اوکے۔ آؤ اب ہم علی عمران کی اذیت ناک موت کا نظارہ

کریں گے"...... بلیک جیک نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں ایک بڑے کمرے میں آ گئے۔ اس کمرے کے ایک کونے میں طویل و عریض لوہے کا پنجرہ رکھا ہوا تھا جس کی لمبائی کم از کم پندرہ فٹ اور چوڑائی دس فٹ کے قریب ہو گی جبکہ اونچائی سات فٹ ہو گی۔ سات فٹ کے بعد سلاخوں کی چھت بنی ہوئی تھی۔

کمرے کے دوسرے کونے میں ستون بنے ہوئے تھے جن کے ساتھ جولیا، صفدر، تنویر، نعمانی، چوہان اور صدیقی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ عمران اس پنجرے میں بند تھا لیکن وہ رسیوں یا زنجیروں سے جکڑا ہوا نہیں تھا۔ وہ سبھی ہوش میں تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے رسیاں تو اپنے ناخنوں میں موجود کیمیکل لگے بلیڈوں سے کاٹ لی تھیں لیکن زنجیریں وہ کسی بھی طرح کھول نہیں پائے تھے۔

جب انہیں ہوش آیا تھا تو کمرے میں صرف ایک ہی آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ ان سب کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر بلیک جیک دو آدمیوں کے ساتھ کمرے میں پہنچا اور ایک کرسی پر شاہانہ انداز میں بیٹھ گیا جبکہ اس کے ساتھ آنے والے اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

"تم کیا سمجھتے تھے کہ تم بلیک جیک کے مین آفس سے فرار ہو جاؤ گے"...... بلیک جیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ تم خود کو اور اپنی تنظیم کو بچا لو گے"...... عمران

نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اذیت ناک موت کے خوف سے تمہارا ذہنی توازن بگڑ گیا ہے"...... بلیک جیک نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ذہنی توازن نہیں بلکہ تمہاری سانسوں کا نظام بگڑے گا"...... عمران نے بدستور طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارے اس لیڈر کے ساتھ کیا ہونے والا ہے"...... بلیک جیک نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس کی بات کا جواب نہ دیا تو بلیک جیک نے ایک اور قہقہہ لگایا۔

"لگتا ہے موت کے خوف نے تمہاری زبانیں بند کر دی ہیں لیکن تم ابھی سے خوفزدہ کیوں ہوتے ہو۔ پہلے تمہارے اس لیڈر کی موت ہو گی جو کہ بہت ہی اذیت ناک ہو گی۔ ابھی دو شکاری کتے اس پنجرے میں داخل ہوں گے اور علی عمران کو چیر پھاڑ دیں گے۔ جب تم اپنے لیڈر کی دلکش اور سہانی موت کا منظر دیکھ لو گے تو پھر تمہیں آہستہ آہستہ اور باری باری گولی مار کر تمہاری لاشوں کو فٹ پاتھ پر پھینک دیا جائے گا اور کتے تمہاری لاشوں کو نوچیں گے اور لوگ بلیک جیک کے نام سے خوف کھائیں گے"...... بلیک جیک نے اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی پکنک کا پروگرام بنا رہا ہو۔ اس کی اس بات کا بھی صفدر وغیرہ میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو بلیک جیک نے ایک اور طویل قہقہہ لگایا۔

"لیکن فکر نہ کرو۔ میں عورتوں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتا۔ خوبصورت اور حسین عورتوں کا میں دل سے احترام کرتا ہوں۔ میں انہیں اپنے دل کی زینت بناتا ہوں۔ صرف دل کی ہی نہیں بلکہ اپنے بیڈ روم کی بھی"...... بلیک جیک نے جولیا کو ہوس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"اپنے غصے کو قابو میں رکھنا"...... صفدر نے تنویر کو غصے میں دیکھ کر پاکیشیائی زبان میں کہا تو بلیک جیک صفدر کو گھورنے لگا لیکن اس نے صفدر سے کوئی بات نہ کی۔

"آرتھر۔ ڈالیمور سے کہو کہ وہ کتے لے آئے۔ تماشے کا ٹائم ہو چکا ہے"...... بلیک جیک نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے باس"...... آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ساتھ ڈالیمور تھا جس کے ہاتھ میں دو موٹی موٹی زنجیریں تھیں اور ان زنجیروں سے دو خوفناک کتے بندھے ہوئے تھے۔ کتوں کی خوفناک غراہٹیں بلند ہو رہی تھیں۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی انہوں نے پنجرے کی طرف دیکھ کر خوفناک آواز میں بھونکنا شروع کر دیا۔ غالباً وہ پنجرے میں شکار کھیلنے کے عادی تھے۔

"اب تم ان کتوں سے بچنے کے لئے پنجرے میں دوڑنا اور یہ کتے تمہارے پیچھے دوڑیں گے۔ کتوں کے پنجرے میں داخل ہوتے ہی موت کا کھیل شروع ہو جائے گا"...... بلیک جیک نے اس طرح

خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے بچے اپنے پسندیدہ کھیل پر خوش ہوتے ہیں۔

"تم اپنی مشین گن کا رخ عمران کی طرف کر دو۔ اگر عمران کے قدم پنجرے کے دروازے کی طرف بڑھیں تو تم بلاتاخیر اس پر فائرنگ کر دینا"...... بلیک جیک نے مشین گن بردار سے کہا تو وہ جنگلے کے قریب ہو گیا اور اس نے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

ڈالیمور نے دونوں زنجیریں ایک ہاتھ میں پکڑ لیں اور پھر وہ دوسرے ہاتھ سے پنجرے کے دروازے پر لگے بڑے سے تالے کو کھولنے لگا۔ بلیک جیک اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا کیونکہ چند ہی لمحوں میں اس کا پسندیدہ موت کا کھیل شروع ہونے والا تھا۔

سنگ ہی اور تھریسیا نے مخصوص ذہنی ورزشوں کا کورس کیا ہوا تھا اور ذہنی طاقت کے لئے بہت سی خصوصی ورزشیں بھی کی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے وہ زیادہ دیر تک بے ہوش نہیں رہ سکتے تھے۔ بے ہوشی چاہے کسی بھی وجہ سے ہوتی کچھ ہی دیر بعد ان کا ذہن بیدار ہو جاتا تھا اور ذہن کے بیدار ہوتے ہی وہ ہوش میں آ جاتے تھے۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ سنگ ہی کے کانوں میں آواز پڑی تو اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ وہ ایک کار کی پچھلی سیٹ پر پڑا ہوا تھا اور کار کا ڈرائیور کسی سے موبائل فون پر بات کر رہا تھا۔ سنگ ہی نے اپنی جیب کو ہاتھ لگایا تو یہ دیکھ کر اسے خوشی ہوئی کہ اس کا ریوالور اس کی جیب میں موجود تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ انہیں اغوا کرنے والے نے ان کی تلاشی نہیں لی تھی۔ وہ کار ڈرائیور کی باتیں سننے لگا۔ جیسے ہی کال ختم ہوئی اس نے فوراً ہی ریوالور

جیب سے نکال کر ڈرائیور کی گردن سے لگا دیا۔ کال سے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ کار ڈرائیور کا نام خاور ہے اور خاور نے اپنے چیف کو رپورٹ دی ہے۔ خاور نے انہیں اغوا کر لیا تھا تو اس کا مطلب یہی تھا کہ عمران کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم ایکریمیا نہیں گئی تھی۔

''بہت خوش دکھائی دے رہے ہو خاور''...... سنگ ہی نے ریوالور کی نال خاور کی گردن سے لگاتے ہوئے کہا تو خاور نے بیک مرر میں سنگ ہی کو دیکھا تو سنگ ہی کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ تھی۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ کار آہستہ کر کے فٹ پاتھ کے قریب روک دو''...... سنگ ہی نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کا دباؤ خاور کی گردن پر بڑھا دیا۔ خاور نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے سنگ ہی کے کہنے پر عمل کیا۔ اس نے کار آہستہ کی اور پھر فٹ پاتھ کے قریب کر کے روک لی۔ جیسے ہی کار رکی سنگ ہی نے خاور کے سر پر ریوالور کا دستہ مارا۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ تیسرے وار پر خاور مکمل طور پر بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی سنگ ہی دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر چلا گیا۔ اس نے خاور کو گھسیٹ کر سیٹ کے نیچے ڈالا اور خود ڈرائیونگ بٹ پر بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔

''تمہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا''...... سنگ ہی نے کار کی رفتار بڑھاتے ہوئے تھریسیا سے کہا۔

''میں تو کب کی ہوش میں آ چکی ہوں۔ بس ذرا آرام کر رہی تھی''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سنگ ہی نے بیک مرر میں تھریسیا کو دیکھا جو اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''ہماری مشینری خطرے میں ہے۔ ہم نے اسے بچانا ہے۔ خاور نے اپنے چیف کو رپورٹ دے دی ہے اور کچھ ہی دیر بعد اس کوٹھی پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ریڈ ہو جائے گا''...... سنگ ہی نے تھریسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے کار کی رفتار مزید بڑھا دی۔

''ہاں۔ مشینری کو بچانا تو زیادہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر مشن مکمل نہیں ہو گا''...... تھریسیا نے کہا اور پھر جلد ہی وہ گلنار کالونی میں پہنچ گئے۔ وہ کوٹھی میں داخل ہوئے تو لارڈ میلکن بھی وہاں موجود تھا اور وہاں کی حالت دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا۔

''سر۔ یہ سب کیا ہوا ہے''...... اس نے جیسے ہی سنگ ہی اور تھریسیا کو دیکھا تو پریشان لہجے میں کہا۔

''تفصیل ہم تمہیں راستے میں بتائیں گے۔ تم فوراً ہی ایک رسی لے آؤ۔ پہلے ہم اس بے ہوش شخص کو باندھیں گے جس نے ہم دونوں کو اغوا کر لیا تھا''...... سنگ ہی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں

کہا۔

''او کے سر۔ میں ابھی ایک رسی لے کر آتا ہوں''...... لارڈ میلکن نے کہا اور پھر وہ ایک طرف دوڑ گیا۔ اس دوران تھریسیا کمرے سے دونوں بریف کیس اٹھا کر اپنی کار میں رکھ چکی تھی۔ لارڈ میلکن کے واپس آنے سے پہلے سنگ ہی نے سمارٹ کو بھی اٹھا کر اپنی کار میں ڈال لیا تھا۔ جب لارڈ میلکن رسی لے کر آیا تو سنگ ہی نے خاور کو اچھی طرح رسی سے باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے خاور کی نبض چیک کی۔ نبض کی رفتار سے اس نے اندازہ لگایا کہ خاور کو آٹھ دس منٹ میں ہوش آنے والا ہے۔ یہ دیکھ کر سنگ ہی نے خاور کی کنپٹی پر ایک بار پھر ریوالور کا دستہ مارا اور اس کے بعد پھر اس نے خاور کی نبض چیک کی۔ اب آدھ گھنٹے سے پہلے خاور کے ہوش میں آنے کا امکان نہیں تھا۔

''لارڈ میلکن۔ ہمیں فوری طور پر دوسری کوٹھی میں شفٹ ہونا ہے۔ کیا تم دوسری کوٹھی کا بندوبست کر سکتے ہو''...... سنگ ہی نے لارڈ میلکن سے پوچھا۔

''کوٹھیاں بہت ہیں سر۔ آپ میرے ساتھ چلیں''...... لارڈ میلکن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تھریسیا۔ تم خاور کو اپنی کار میں ڈال لو اور ہمارے پیچھے پیچھے آؤ''...... سنگ ہی نے کہا اور اس کی بات سن کر تھریسیا، خاور کی کار کی طرف بڑھی جبکہ سنگ ہی، لارڈ میلکن کی کار کی طرف بڑھا۔

پھر چند لمحوں بعد دونوں کاریں سڑک پر آ گئیں۔

''لارڈ میلکن۔ تم موبائل فون پر اپنے دو آدمیوں سے رابطہ کرو اور انہیں یہ ہدایات دو جو میں تمہیں دے رہا ہوں۔ ان ہدایات پر حرف بہ حرف عمل ہونا چاہئے''...... سنگ ہی نے لارڈ میلکن سے کہا اور پھر اس نے لارڈ میلکن کو چند مزید ہدایات دیں۔ لارڈ میلکن کو سنگ ہی کی ساری باتیں سمجھ آ گئیں تھیں۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ سنگ ہی اور تھریسیا کے دشمن نے اس کی کوٹھی پر ریڈ کیا تھا اور انہیں بے ہوش کر کے لے جا رہا تھا کہ راستے میں ہی سنگ ہی اور تھریسیا کو ہوش آ گیا اور وہ دشمن کو بے ہوش کر کے لے آئے تھے۔ اب چونکہ دشمن نے آگے رپورٹ کر دی تھی اس لئے اس دشمن کے ساتھی یا ساتھیوں نے گلنار کالونی کی اس کوٹھی تک لازماً آنا تھا اور اس سلسلے میں سنگ ہی نے لارڈ میلکن کو ہدایات دی تھیں۔ لارڈ میلکن نے یہ ہدایات اپنے آدمیوں کو دے دی تھیں اور انہیں سختی سے ہدایت کی تھی کہ وہ ہوشیار رہیں۔ اگر انہوں نے غفلت کی تو وہ مارے جا سکتے ہیں۔

''سر۔ اگر اس کے ساتھی ہماری کوٹھی تک آئے تو بچ نہیں سکیں گے۔ آپ نے ایسی پلاننگ کی ہے کہ دشمنوں کے بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے''...... لارڈ میلکن نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ لارڈ میلکن نے تو کہہ دیا تھا لیکن سنگ ہی کو مکمل بھروسہ نہیں تھا۔ اس نے ایک پلاننگ کر لی تھی۔ اگر یہ پلاننگ کامیاب رہتی تھی

تو ٹھیک تھا۔ اگر اس کی یہ پلاننگ ناکام بھی رہتی تو اسے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔

تقریباً پانچ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد لارڈ میلکن کی کار نشاط کالونی میں داخل ہوئی۔ کالونی کا نام سنگ ہی نے بورڈ پر پڑھ لیا تھا جو کالونی کے آغاز میں آویزاں تھا۔ پھر ایک کوٹھی کے مین گیٹ پر پہنچ کر لارڈ میلکن نے کار روک لی اور کار کا ہارن مخصوص انداز میں بجایا تو اگلے ہی لمحے گیٹ کا ذیلی دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک آدمی کی شکل دکھائی دی۔ لارڈ میلکن کی شکل اور کار دیکھ کر وہ شکل غائب ہو گئی اور پھر دوسرے ہی لمحے گیٹ کھل گیا۔ لارڈ میلکن کار اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے تھریسیا بھی کار اندر لے آئی۔ گیٹ بند کرنے کے بعد وہ شخص بھاگتا ہوا کاروں کے قریب آ گیا۔ شکل وصورت سے وہ ایکریمی لگ رہا تھا۔ جیسے ہی لارڈ میلکن اور سنگ ہی کار سے باہر آئے اس نے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔

”یہ ٹونی ہے۔ ایکریمیا سے میرے ساتھ آیا ہے اور ٹونی یہ میرے باس اور یہ میری مادام ہیں۔ تم نے ان کے ہر حکم پر عمل کرنا ہے“...... لارڈ میلکن نے چوکیدار کا ان سے تعارف کرایا۔ اس دوران تھریسیا بھی کار سے نیچے اتر کر ان کے قریب آ گئی تھی۔ تعارف کے ساتھ ہی اس نے ٹونی کو سخت لہجے میں ہدایت بھی کر دی۔

”اوکے سر۔ یہ آپ کے باس ہیں تو میرے بگ باس ہوئے“۔ ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مادام کی کار میں دو بے ہوش افراد ہیں۔ انہیں اٹھا کر کمرے میں لے آؤ“...... سنگ ہی نے کہا۔

”اوکے سر“...... ٹونی نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تھریسیا کی کار کی طرف بڑھا۔ تھریسیا نے بھی اپنی کار کا فرنٹ دروازہ کھول کر دونوں بریف کیس اٹھا لئے تھے۔ لارڈ میلکن، تھریسیا کی طرف بڑھا۔

”مس تھریسیا۔ آپ یہ بریف کیس مجھے دے دیں۔ میں اٹھا لیتا ہوں“...... لارڈ میلکن نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ تم کمرے کی طرف چلو“...... تھریسیا نے کہا تو وہ کمروں کی طرف بڑھا۔ پھر وہ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ سنگ ہی اور تھریسیا بھی اس کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوئے۔ کمرے میں ایک بیڈ، دو صوفے اور ایک بڑی میز موجود تھی۔ تھریسیا نے بریف کیس میز پر رکھ دیئے۔ اس وقت ٹونی بھی خاور کو اٹھا کر کمرے میں داخل ہوا۔

”اسے یہیں فرش پر ڈال دو“...... تھریسیا نے ٹونی سے کہا تو اس نے خاور کو فرش پر لٹا دیا اور خود باہر چلا گیا۔

”سر۔ اس کوٹھی میں بھی تہہ خانہ موجود ہے اور اس کا راستہ اس کمرے کے باتھ روم سے کھلتا ہے“...... لارڈ میلکن نے کہا تو سنگ

ہی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ کام تو تم نے بہت اچھا کیا ہے''...... تھریسیا نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ کی ڈیمانڈ کے مطابق آپ کی خدمت کرنا تو میرا فرض ہے مس''...... لارڈ میلکن نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے اس ٹھکانے سے تمہارا اور کون کون سا آدمی واقف ہے''...... سنگ ہی نے پوچھا تو اس کی بات سن کر تھریسیا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر سنگ ہی کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ سنگ ہی کیا چاہتا ہے۔

''سب سے اچھی بات یہ ہے کہ میری اس کوٹھی کا کسی کو پتہ نہیں سوائے اس ٹونی کے جو اس کوٹھی کا چوکیدار ہے''...... لارڈ میلکن نے کہا تو سنگ ہی نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ٹونی، سمارٹ کو بھی اٹھا کر اندر آ گیا اور پھر اس نے سوالیہ انداز میں تھریسیا کی طرف دیکھا۔

''اسے بیڈ پر لٹا دو''...... تھریسیا نے کہا تو ٹونی نے سمارٹ کو بیڈ پر لٹا دیا اور خود مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ سنگ ہی نے ایک بار پھر خاور کی نبض چیک کی اور نبض چیک کرنے کے بعد اس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا اور خاور کے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''تہہ خانے میں ضرورت کی چیزیں بھی موجود ہیں''...... سنگ

ہی نے لارڈ میلکن سے پوچھا۔

''یس سر۔ تہہ خانے میں ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہیں''...... لارڈ میلکن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا کیا چیزیں موجود ہیں تہہ خانے میں''...... سنگ ہی نے لارڈ میلکن سے پوچھا۔

''ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے۔ تشدد کے آلات ہیں، میڈیکل باکس ہے، انسانوں کو جکڑنے والی کرسیاں ہیں اور بھی بہت سا سامان موجود ہے''...... لارڈ میلکن نے سامان کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میک اپ کٹ ہے تہہ خانے میں جس سے سپیشل میک اپ کیا جا سکے''...... سنگ ہی نے پوچھا۔

''یس سر۔ دو میک اپ باکس موجود ہیں''...... لارڈ میلکن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ لارڈ میلکن کی بات مکمل ہوئی ہی تھی کہ سنگ ہی کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔ پھر اس نے ریوالور کا رخ ٹونی کی طرف کیا جو مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ ریوالور کو اپنی طرف ہوتے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ دھماکہ ہوا اور گولی ٹونی کے ماتھے میں جا لگی اور اس کے ماتھے میں سوراخ ہو گیا۔ وہ اچھل کر فرش پر گرا اور تڑپنے لگا۔

''یہ۔ یہ کیا سر''...... لارڈ میلکن نے حیرت بھرے لہجے میں سنگ ہی سے کہا تو وہ مسکرانے لگا۔

"تم تو اس قوم سے تعلق رکھتے ہو جو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے خودغرضی کا مظاہرہ کرتی رہتی تھی۔ پھر تم اتنے حیران کیوں ہو رہے ہو"...... سنگ ہی نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی بات کو بالکل ہی نہیں سمجھا سر"...... لارڈ میلکن نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اب جو کام کرنے لگے ہیں اس کے لئے رازداری بہت ضروری ہے اس لئے پہلے ہم نے ٹونی کی زبان بند کی اور اب"۔ تھریسیا نے سفاکانہ لہجے میں کہا تو لارڈ میلکن پریشان ہو گیا۔

"اور اب۔ اور اب کیا مس"...... لارڈ میلکن نے خوفزدہ لہجے میں کہا تو تھریسیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اور اب تمہاری باری ہے مسٹر لارڈ میلکن"...... سنگ ہی نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"نن۔ نن۔ نو سر۔ میں نے آپ کے لئے بہت خدمات سرانجام دی ہیں"...... لارڈ میلکن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ خودغرضی تو ہم نے تمہاری قوم سے ہی سیکھی ہے کہ جب مطلب نکل جائے تو پھر اپنے وفاداروں سے بھی جان چھڑا لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری گردن کا پھندا بن جائیں"...... سنگ ہی نے کہا اور پھر اس کے ریوالور سے ایک شعلہ نکلا اور لارڈ میلکن کے ماتھے میں بھی سوراخ ہو گیا۔ لارڈ میلکن کی چیخ بلند ہوئی اور وہ

اچھل کر فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔

"آؤ۔ اب ذرا خاور سے انٹرویو کر لیں"...... سنگ ہی نے ایسے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے دو انسان نہ مارے ہوں بلکہ دو سانپ مار دیئے ہوں۔ اس کی بات سن کر تھریسیا اٹھ کھڑی ہوئی۔ سنگ ہی بھی کھڑا ہو گیا اور اس نے خاور کو اٹھا لیا جبکہ تھریسیا نے بریف کیس اٹھا لئے۔ پھر دونوں کمرے کے باتھ روم میں آ گئے۔ انہیں تہہ خانے کا دروازہ اوپن کرنے میں ذرا بھی دشواری نہ ہوئی کیونکہ ان کی تو ساری عمر ہی ایسے کاموں میں گزری تھی۔ جیسے ہی باتھ روم میں تہہ خانے کا دروازہ اوپن ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھے۔ دروازے کے دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ انہوں نے سیڑھیوں پر قدم رکھے۔ تہہ خانے کے دروازے کے قریب ہی بجلی کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ سنگ ہی نے تمام بٹن پریس کر دیئے تو تہہ خانے میں کئی ٹیوب لائٹس روشن ہو گئیں۔ وہ جیسے ہی سیڑھیاں اترنے لگے تہہ خانے کا دروازہ خودبخود بند ہو گیا لیکن تھریسیا اور سنگ ہی نے اس کی پرواہ نہ کی کیونکہ وہ اندرونی طور پر بھی تہہ خانے کا دروازہ اوپن ہونے کا سسٹم سمجھ چکے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ نیچے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا تہہ خانہ تھا اور لارڈ میلکن کے کہنے کے مطابق تہہ خانے میں صوفے، میز اور راڈز والی کرسیاں بھی موجود تھیں۔ تہہ خانے میں ستون بھی

بنے ہوئے تھے۔ دیواروں پر تشدد کے مختلف اوزار لٹکے ہوئے تھے اور تین الماریاں بھی نظر آ رہی تھیں۔ سنگ ہی نے خاور کو راڈز والی ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر اس نے راڈز کلوز کر دیئے۔ ان راڈز کے بٹن کرسی کی پشت پر لگے ہوئے تھے اور وہاں تک ہاتھ جانا ممکن نہیں تھا۔ سنگ ہی نے اچھی طرح کرسی اور راڈز کا معائنہ کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ خاور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا رکن ہے۔ رسیاں کاٹ لینا اور عام راڈز والی کرسیوں کے راڈز کھول لینا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے معمولی شعبدوں میں سے ایک شعبدہ تھا اس لئے اس نے کرسی اور راڈز کا اچھی طرح معائنہ کیا تھا اور معائنہ کرنے کے بعد وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ خاور ان راڈز کو اوپن نہیں کر سکے گا۔

اس کے بعد وہ دونوں الماریوں کی طرف بڑھے۔ انہوں نے نہایت ہی باریک بینی سے تینوں الماریوں کی تلاشی لی۔ واقعی الماریوں میں ضرورت کا سامان موجود تھا۔ یہاں تک کہ شراب کی بوتلیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ میک اپ باکس انہیں بہت پسند آئے تھے کیونکہ میک اپ باکس میں میک اپ کا جدید سامان موجود تھا۔
وہ الماریوں کی تلاشی لینے کے بعد واپس مڑے تو خاور کو ہوش آ چکا تھا اور وہ انہیں گھور رہا تھا۔
''تو تمہیں ہوش آ گیا مسٹر خاور''...... سنگ ہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہوش آ گیا ہے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تمہیں دیکھ رہا ہوں''۔ خاور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
''عمران نے تم لوگوں کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے''۔ تھریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
''یہ تم نے تنقید کی ہے یا عمران صاحب کی تعریف کی ہے''۔ خاور نے سوالیہ لہجے میں کہا۔
''تم جو چاہے سمجھ لو''...... تھریسیا نے کہا۔
''مادام۔ آپ تو عمران صاحب کی تعریف پر ہی خوش ہوتی ہوں گی''...... خاور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
''مجھے عمران کی تعریف پر نہیں بلکہ عمران کی موت پر خوشی ہو گی''...... تھریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
''اگر عمران صاحب یہاں ہوتے تو وہ تمہاری اس خوبصورت بات کا جواب ضرور دیتے''...... خاور نے کہا۔
''فکر نہ کرو۔ عمران بھی جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا اور صرف عمران ہی کیا تم سب کی اسی تہہ خانے میں قبریں بنیں گی''۔ تھریسیا نے زہریلے لہجے میں کہا۔
''یہ حسرت لئے تم کئی بار یہاں آئے اور ہر بار فرار ہو گئے''۔ خاور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
''ہر بار تم لوگوں کی قسمت نے تمہارا ساتھ دیا۔ ضروری تو نہیں ہے کہ اس بار بھی قسمت تمہارا ہی ساتھ دے گی''...... تھریسیا نے کہا

تو خاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''قسمت ہمارا اس لئے ساتھ دیتی ہے کہ ہم اچھائی کے راستے پر ہیں جبکہ تم ظلم و جبر کے راستے پر چل رہے ہو۔ اب بھی وقت ہے۔ جرائم کی دنیا چھوڑ دو اور اچھائی کی دنیا میں آ جاؤ''...... خاور نے کہا۔

''اچھا۔ تم تو اچھے بھلے واعظ بن چکے ہو۔ اب یہ سیکرٹ ایجنٹی چھوڑو اور وعظ کرنا ہی شروع کر دو''...... سنگ ہی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم ڈرتے ہو نا ہم سے اس لئے یہ مشورہ دے رہے ہو''۔ خاور نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہا۔ ہا۔ ڈر اور خوف نام کی چڑیا کبھی ہمارے قریب سے نہیں گزری۔ سنگ ہی بھڑکتی ہوئی آگ میں سے گزرا ہے۔ سنگ ہی برستے ہوئے بارود میں سے گزرا ہے۔ سنگ ہی لاوا اگلتے ہوئے پہاڑوں کے نیچے سے گزرا ہے۔ سنگ ہی کے دل میں معمولی سا خوف بھی پیدا نہیں ہوا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں تم سے ڈرتا ہوں''...... سنگ ہی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل کرو''...... تھریسیا نے کہا۔

''سن لیا تم نے۔ تھریسیا نے کیا کہا ہے لہٰذا شروع ہو جاؤ''۔ سنگ ہی نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں جانتے ہوئے بھی تم مجھ سے یہ بات کہہ رہے ہو۔ حیرت ہے''...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جانتا ہوں۔ اسی لئے تو تم سے رعایت کر، چاہتا ہوں۔ تم بہت ہی خوبصورت نوجوان ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے کان کٹ جائیں۔ تمہاری آنکھوں کے ڈھیلے نکل جائیں اور تمہارے ہاتھ اور پاؤں کٹ جائیں''...... سنگ ہی نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم جانتے ہو کہ اگر تم یہ سب کر بھی لو گے تب بھی میری زبان نہیں کھلوا سکو گے''...... خاور نے کہا۔

''ہم تم پر سائنسی حربے استعمال کریں گے۔ تم نہیں بتاؤ گے تو تمہارا دماغ بتا دے گا''...... تھریسیا نے کہا۔

''تم یہ بھی کر کے دیکھ لو''...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو سنگ ہی کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ اپنے غصے کو برداشت کر گیا اور پھر اس نے سوالیہ نظروں سے تھریسیا کی طرف دیکھا۔

''میں جاتی ہوں اور مشینری لے کر آتی ہوں۔ ہم اس کے دماغ سے سب کچھ معلوم کر لیں گے''...... تھریسیا نے کہا تو سنگ ہی نے اثبات میں سر ہلایا اور تھریسیا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

''تمہارا سارا اعتماد ابھی چکنا چور ہو جائے گا''...... سنگ ہی نے کہا تو خاور کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور پھر تھریسیا کے واپس آنے تک ان کے درمیان خاموشی رہی۔ تھریسیا واپس آئی تو اس کے ساتھ سمارٹ بھی تھا۔ ایک بریف کیس سمارٹ نے اٹھایا ہوا تھا

جبکہ دوسرا تھریسیا نے۔

"جب میں اوپر پہنچی تو سمارٹ کو ہوش آ رہا تھا"...... تھریسیا نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سمارٹ۔ ہماری طرح تم بھی ذہنی ورزش کیا کرو اور دماغ کی مخصوص دوائیں بھی استعمال کیا کرو تاکہ تم کسی وجہ سے بے ہوش ہو بھی جاؤ تو جلد ہوش میں آ سکو"...... سنگ ہی نے سمارٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ واپس جا کر میں یہ کام کرتا ہوں"...... سمارٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر سمارٹ اور تھریسیا نے ایک بریف کیس کھول لیا۔ اس میں ایک لیب ٹاپ کمپیوٹر اور تین چھوٹی چھوٹی مشینیں تھیں۔ اس نے کمپیوٹر اور مشینوں کو میز پر ترتیب سے رکھا اور ان میں کیبلز جوڑ دیں۔ پھر اس نے کمپیوٹر کی پاور کیبل بجلی کے بورڈ میں لگا دی۔ بریف کیس سے ہی اس نے ایک ہیڈ فون بھی نکال لیا اور پھر اس ہیڈ فون کو خاور کے سر سے لگا دیا۔ اس دوران خاور کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تمہاری یہ مسکراہٹ ابھی چیخوں میں بدل جائے گی مسٹر خاور"...... تھریسیا نے طنزیہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ کوشش بے کار جائے گی مادام"...... خاور نے بھی طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ تھریسیا نے اس کے طنز کو نظر انداز کیا اور کمپیوٹر کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گئی جبکہ سنگ ہی

ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس الماری میں سے بے ہوش کر دینے والے انجکشن دیکھے تھے اور خاور کے دماغ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کا بے ہوش ہونا ضروری تھا۔

سنگ ہی نے بے ہوش کر دینے والا انجکشن اٹھا لیا جبکہ تھریسیا نے ہیڈ فون کی پن کمپیوٹر میں لگا دی اور کمپیوٹر کو آپریٹ کرنے لگی۔ سنگ ہی نے خاور کے بازو میں انجکشن لگایا تو چند سیکنڈ بعد خاور بے ہوش ہو گیا۔ تھریسیا نے کمپیوٹر کے ساتھ رکھی ہوئی چھوٹی مشینوں کے بٹن دبائے تو ان کے سرخ بلب جلنے لگے۔ اس کے بعد تھریسیا نے کی بورڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو خاور کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ تھریسیا نے مائیک اٹھا لیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... تھریسیا نے مائیک منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"خاور"...... کمپیوٹر سکرین پر فوراً ہی خاور کا نام لکھا ہوا نظر آنے لگا تو وہ تینوں مطمئن ہو گئے۔

"تم کیا کام کرتے ہو"...... تھریسیا نے خاور سے پوچھا اور پھر کمپیوٹر سکرین کی طرف دیکھا لیکن اس مرتبہ کمپیوٹر سکرین صاف رہی اور اس پر کوئی بھی لفظ نہ ابھرا۔

"اس کا دماغ لاکڈ ہے۔ اس کے دماغ کو شاک پہنچا کر لاک توڑ دو"...... سنگ ہی نے تھریسیا سے مخاطب ہو کر کہا تو تھریسیا نے ایک بار پھر کی بورڈ پر لگے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا تو

خاور کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا۔

''شاک کی طاقت بڑھا کر ایک اور جھٹکا دو''...... سنگ ہی نے زہریلے لہجے میں کہا تو اس نے ویسا ہی کیا۔ خاور کو اب جھٹکا لگا تو اس کا جسم آدھ منٹ تک جھٹکے کھاتا رہا۔ ساتھ ہی اس کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا تھا۔

''مسٹر خاور۔ اب تم بتاؤ گے کہ تم کیا کام کرتے ہو''...... تھریسیا نے اپنا سوال دوہراتے ہوئے کہا مگر اس مرتبہ بھی کمپیوٹر سکرین صاف رہی۔ اس پر کوئی بھی لفظ نظر نہیں آ رہا تھا۔

''حیرت ہے۔ اتنا زبردست شاک پہنچنے کے بعد بھی اس کے دماغ کا لاک نہیں ٹوٹا''...... سمارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہے۔ معمولی آدمی نہیں ہے''۔ سنگ ہی نے سمارٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ شاک کی انتہائی سٹیج تھی۔ اب اگر شاک کی طاقت بڑھائی گئی تو خاور کا دماغ ڈیج ہو جائے گا جس سے اس کی موت واقع ہو جائے گی''...... تھریسیا نے سنگ ہی سے کہا۔

''ابھی اسے مارنا نہیں ہے۔ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں لگ جاتا۔ اسے زندہ رکھنا ضروری ہے۔ کسی بھی وقت یہ ہمارے کام آ سکتا ہے''...... سنگ ہی نے تھریسیا سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ اب ہمیں سر سلطان کو ہی اغوا کرنا پڑے گا''...... تھریسیا

نے کہا اور پھر اس نے کمپیوٹر آف کر دیا۔ اس نے خاور کے سر سے ہیڈ فون بھی اتار لیا۔ اس کے بعد وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ایک منٹ۔ ہم نے اب تک خاور کی تلاشی تو لی نہیں''۔ سنگ ہی نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خاور کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ خاور کی جیبوں سے ایک ریوالور، ایک مشین پسٹل اور ایک موبائل فون برآمد ہوا۔ موبائل فون سیٹ دیکھ کر ان تینوں کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اس کی میموری میں ایکسٹو کا نمبر ہو سکتا ہے''...... سنگ ہی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے موبائل فون چیک کیا لیکن سیٹ آف تھا۔ اس نے اسے آن کرنے کے لئے آن کا بٹن پریس کیا لیکن سیٹ آن نہ ہوا۔ اس نے دو تین بار کوشش کی لیکن سیٹ آف ہی رہا۔

''شاید اس کی بیٹری لو ہو۔ اس وجہ سے آن نہ ہو رہا ہو''۔ تھریسیا نے کہا مگر سنگ ہی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور موبائل فون کھول کر اسے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں تک موبائل فون دیکھنے کے بعد سنگ ہی نے طویل سانس لیا اور پھر موبائل فون بند کر کے خاور کی جیب میں ڈال دیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تو جدید تکنیک اپنا لی ہے''...... سنگ ہی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جدید تکنیک۔ کیا مطلب''...... تھریسیا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔ سمارٹ بھی حیران ہو رہا تھا۔

’’میں نے یہ سیٹ کھول کر دیکھا ہے۔ اس میں ایک چھوٹی سی ڈیوائس لگی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے یہ صرف خاور کی انگلیوں کے نشان اور دماغ کی لہروں سے آن ہوتا ہے اور اس سے صرف خاور ہی نمبر ملا سکتا ہے اور بات کر سکتا ہے اور جیسے ہی خاور کی دماغ کی لہروں کا رابطہ موبائل فون سے منقطع ہوتا ہے موبائل فون خود بخود آف ہو جاتا ہے۔ اب جیسے ہی خاور ہوش میں آئے گا موبائل فون آن ہو جائے گا‘‘...... سنگ ہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ اتنی جدید تکنیک۔ اتنی جدید تکنیک تو ابھی ہم نے بھی استعمال نہیں کی حالانکہ ہم سائنسی ترقی میں دنیا کے تمام ممالک سے آگے ہیں‘‘...... سمارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میرا خیال ہے کہ ان سیٹوں پر اور موبائل فون کنکشن پر عمران نے خود کام کیا ہے‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’کیا علی عمران اس پائے کا سائنس دان ہے کہ وہ ایسی چیزیں بنا سکے‘‘...... سمارٹ نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’زیرو لینڈ کے بڑوں کی خواہش ہے کہ عمران زیرو لینڈ کو جوائن کر لے۔ ان کی یہ خواہش ایسے ہی تو نہیں ہے‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’عمران اب تک زیرو لینڈ کو اربوں ڈالرز کا نقصان پہنچا چکا ہے۔ اگر عمران اب بھی زیرو لینڈ کو جوائن کر لے تو وہ زیرو لینڈ کو

کھربوں ڈالرز کا فائدہ پہنچا سکتا ہے‘‘...... سنگ ہی نے سمارٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’پھر اب زیرو لینڈ کے بڑوں نے علی عمران کے خاتمے کا مشن کیوں بنایا ہے‘‘...... سمارٹ نے کہا۔

’’ہم سب عمران کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکے ہیں۔ اس کے ساتھ بہت ہی نرمی برتی گئی ہے۔ اس امید پر کہ شاید عمران ہمارے ساتھ آن ملے اور اس نرمی کا عمران نے کئی بار فائدہ اٹھایا ہے اور زیرو لینڈ کو بھی اربوں ڈالرز کا نقصان برداشت کرنا پڑا لیکن اب سب بھی عمران کی طرف سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ہم سب کو یقین ہو چکا ہے کہ عمران کبھی بھی اپنے ملک کو نہیں چھوڑے گا۔ لہٰذا اس ناامیدی کی وجہ سے اب عمران کے خاتمے کا ہی فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ یہ ہمارے بہت سے کاموں میں رکاوٹ بنا ہوا ہے‘‘...... سنگ ہی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ میں جانتا ہوں کہ علی عمران ہمارے مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ ہے‘‘...... سمارٹ نے کہا۔

’’تمہیں عمران کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ تم صرف وہی جانتے ہو جو تم نے سنا ہے جبکہ میں اور سنگ ہی تو کئی بار عمران سے ٹکرا چکے ہیں‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ جب تک انسان دریا میں اترتا نہیں ہے اسے دریا کی گہرائی کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا‘‘...... سمارٹ نے کہا

اور پھر وہ تینوں سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ تہہ خانے میں اب ان کا کوئی کام نہیں تھا۔ انہوں نے اب سرسلطان کے اغوا کی پلاننگ کرنی تھی۔

''خاور سے معلومات مل جاتیں تو اچھا تھا۔ سرسلطان کو اغوا کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی''...... کمرے میں پہنچ کر تھریسیا نے کہا۔

''جس طرح خاور کا دماغ لاکڈ تھا۔ اس طرح سرسلطان کا دماغ بھی لاکڈ ہو گا''...... سمارٹ نے کہا۔

''سرسلطان بوڑھا آدمی ہے۔ اس کا دماغی لاک فوراً ٹوٹ جائے گا''...... سنگ ہی نے کہا۔

''سرسلطان فیلڈ کا آدمی نہیں ہے اس لئے میرا نہیں خیال کہ اس کا دماغ بھی لاکڈ ہو''...... تھریسیا نے کہا تو سنگ ہی اور سمارٹ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران نے روشی کو بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا پہنچنے والے ہیں لیکن ابھی تک عمران نے اس سے رابطہ نہیں کیا تھا۔ عمران نے اسے اپنا موبائل نمبر بھی دیا تھا اور بتایا تھا کہ اس نے موبائل فون کا خصوصی سیٹ اپ بنایا ہے۔ اس نے سرداور سے کہہ کر پاکیشیا کے سیٹلائٹ میں خصوصی سپیس حاصل کی ہے اور کنکشن کی سیٹنگ اس نے دانش منزل میں ہی کر لی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے سرداور کے ساتھ مل کر ایک خصوصی ڈیوائس بھی بنائی ہے جو موبائل فون سیٹ میں لگے گی تو موبائل فون سیٹ صرف وہی شخص استعمال کر سکے گا جس کی انگلیوں کے نشان پر وہ نمبر جاری ہو گا۔ اس کے علاوہ اس سیٹ کا تعلق کنکشن اونر کے دماغ سے بھی ہو گا۔ اگر موبائل فون کو کنکشن اونر سے دور کر دیا جائے گا یا کنکشن اونر بے ہوش ہو جائے گا تو موبائل فون آف ہو جائے گا اور کسی بھی طرح آن نہیں ہو گا اس

لئے موبائل فون کی میموری سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ عمران نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو یہ خصوصی موبائل فون دے دیئے گئے ہیں اور روشی کا موبائل فون وہ لا رہا ہے اور ملاقات پر وہ اسے اس کا موبائل فون دے دے گا۔

لیکن اب تک عمران نے اس سے رابطہ ہی نہیں کیا تھا۔ اس نے ایئر پورٹ سے معلوم کیا تھا کہ جس فلائٹ پر عمران اور اس کے ساتھی آ رہے تھے وہ اپنے مقررہ وقت پر پہنچ گئی تھی۔ اب روشی، عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے پریشان تھی۔ اس نے عمران کے نئے موبائل فون نمبر پر کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن نیا نمبر بند تھا۔ عمران نے دوسرے ساتھیوں کا نمبر ابھی اسے بتایا ہی نہیں تھا اس لئے وہ دوسرے ساتھیوں کے نمبرز پر کوشش ہی نہیں کر سکتی تھی۔

”کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک جیک نے تو قابو نہیں کر لیا“...... روشی کے ذہن میں یکدم ایک سوال ابھرا اور پھر وہ یکدم ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے جلدی سے ماسک میک اپ کیا اور پھر اپنے فلیٹ کو لاک کر کے پارکنگ میں آ گئی جہاں اس کی کار موجود تھی۔ دوسرے ہی لمحے اس نے کار سٹارٹ کی اور روڈ پر آ گئی۔ اس کا ارادہ بلیک جیک کے مین آفس جانے کا تھا۔ اسے روڈ پر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ چونک پڑی کیونکہ اس نے

ایک نیلے رنگ کی کار کو چیک کیا تھا۔ یہ کار اس نے اس وقت بھی دیکھی تھی جب وہ اپنی بلڈنگ کے پارکنگ ایریئے سے نکل کر روڈ پر آ رہی تھی۔

”تعاقب“...... روشی کے ذہن میں فوراً ہی ایک لفظ ابھرا اور اس نے تعاقب چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ کرتے ہی اس نے اپنی کار کی رفتار تھوڑی سی تیز کی اور پھر آنے والے چوک سے وہ مڑ گئی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ سڑک کی دوسری منزل پر پہنچ گئی۔ دوسری کے بعد وہ سڑک کی تیسری منزل پر گئی تھی۔ اس دوران اس نے نیلے رنگ کی کار کو اپنے پیچھے موجود پایا۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اسے یقین تھا کہ اس کا تعاقب کرنے والے بلیک جیک سے متعلق ہوں گے۔ اس نے اپنے تعاقب سے جان چھڑانے کا فیصلہ کیا اور اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل کی موجودگی کا اطمینان کیا۔ ویسے فلیٹ سے چلتے وقت وہ مشین پسٹل اور اس کا اضافی راؤنڈ جیب میں ڈال کر چلی تھی۔

روشی نے کار کا رخ شہر سے باہر جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ کچھ دیر بعد وہ روڈ کی منزلیں اترتے اترتے گراؤنڈ منزل پر آ گئی۔ اب صرف یہی ایک سڑک رہ گئی تھی۔ چونکہ یہ مضافات کی سڑک تھی اس لئے یہاں ابھی دوسری یا تیسری منزل سڑک نہیں بنی ہوئی تھی۔ یہاں ٹریفک بھی بہت کم تھی۔ تقریباً بیس پچیس کلو میٹر کا

فاصلہ طے کرنے کے بعد روشی ایک سنسان علاقے میں پہنچ گئی۔ یہاں سڑک کے دونوں اطراف گھنے درخت تھے۔ کسی وقت کوئی ہرن یا بندر بھی سڑک پار کر جاتا تھا۔ روشی نے پیچھے دیکھا تو نیلے رنگ کی کار اس سے بہت دور تھی۔ روشی نے اپنی کار روکی اور اس کا بونٹ اٹھا دیا۔ بونٹ اٹھانے کے بعد وہ نیچے جھک کر پنجوں کے بل چلتی ہوئی درختوں کے پیچھے پہنچ گئی۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

نیلے رنگ کی کار آہستہ آہستہ قریب آ رہی تھی۔ روشی ایسے رخ پر کھڑی تھی کہ اسے یقین تھا کہ وہ لوگ اسے نہیں دیکھ سکیں گے جبکہ کار اسے صاف نظر آ رہی تھی اور اب تو کار میں بیٹھے ہوئے افراد بھی اسے دکھائی دے رہے تھے۔ کار کی پچھلی سیٹ پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور ایک ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر۔ کار میں کل پانچ افراد تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے آدمی کو روشی نے پہچان لیا تھا۔ وہ واشر تھا۔ واشر ہی اسے بلیک جیک کی کوٹھی پر لے گیا تھا۔ نیلے رنگ کی کار روشی کی کار کے قریب آ کر رک گئی اور وہ پانچوں افراد محتاط انداز میں نیچے اترے۔ ان پانچوں کے ہاتھ میں ریوالور تھے اور وہ چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

''سر۔لڑکی تو یہاں نظر نہیں آ رہی۔لگتا ہے وہ بھاگ گئی ہے''۔ روشی کو ایک آواز سنائی دی۔

''سر۔ میں نے کہا بھی تھا کہ لڑکی کو تعاقب کا شک ہو گیا ہے''۔ روشی کو دوسری آواز سنائی دی۔

''ہم نے ہر حال میں لڑکی کو تلاش کرنا ہے ورنہ باس ہم سب کو گولی مار کر ہماری لاشیں فٹ پاتھ پر پھینکوا دے گا اور ہماری لاشوں پر کتے چھوڑ دے گا''...... روشی کو واشر کی آواز سنائی دی۔

''باس۔ یہاں تو بہت گھنا جنگل ہے۔ اتنے گھنے جنگل میں ایک لڑکی کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے''...... روشی نے ایک تیسری آواز بھی سنی۔ اس کے بعد اس نے اپنی دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اس جیب میں مشین پسٹل پر فٹ ہونے والا سائیلنسر تھا۔ اس نے سائیلنسر نکال کر مشین پسٹل پر فٹ کیا اور ان کے اگلے اقدام کا انتظار کرنے لگی۔

''اسے جنگل میں تلاش کرو۔ وہ کہیں قریب ہی چھپی ہو گی اور انتظار میں ہو گی کہ اسے موقع ملے اور وہ فرار ہو جائے''...... واشر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''پھر تو سر ان کاروں کے قریب رہنا بھی ضروری ہے تا کہ لڑکی کو فرار ہونے کا موقع نہ مل سکے''...... واشر کے ایک ساتھی کی آواز سنائی دی تو روشی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''میں یہاں موجود ہوں۔ تم چاروں اندر جنگل میں جاؤ''۔ واشر نے کہا اور اس کا حکم سنتے ہی وہ چاروں جنگل کی طرف بڑھے جدھر روشی موجود تھی۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اور وہ بہت

محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ انہیں آگے بڑھتے دیکھ کر روشی کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ روشی نے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا۔ صرف ٹریگر دبنے کی ہلکی سی آواز پیدا ہوئی اور جنگل کا یہ حصہ چار انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ان کی چیخوں کی آواز سن کر درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندے شور مچاتے ہوئے اڑ گئے جبکہ واشر بوکھلا کر اپنی کار میں بیٹھا۔ ابھی کار سٹارٹ بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ ٹائر برسٹ ہونے کا تھا۔ روشی نے اس کی کار کا ٹائر برسٹ کر دیا تھا۔ کار سٹارٹ تو ہوئی لیکن ہچکولے کھا کر رک گئی۔ روشی کو واشر سیٹ پر بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ روشی نے کار کے پچھلے دروازے کے شیشے پر فائر کیا۔ گولی شیشے کو لگی اور شیشہ چکنا چور ہو گیا۔ واشر فوراً ہی سیٹ کے نیچے دبک گیا اور اس کے ساتھ ہی کار بھی بند ہو گئی۔

"واشر۔ کار سے باہر نکل آؤ ورنہ میں تمہاری کار پر بم پھینکنے والی ہوں"...... روشی نے واشر کو دھمکی دیتے ہوئے کہا۔ اس کی دھمکی کا نتیجہ اس کی توقع کے مطابق نکلا اور واشر کار سے باہر نکل آیا۔

"اپنا ریوالور سڑک پر پھینک دو اور اپنے ہاتھ اوپر کر لو"۔ روشی نے کہا تو اس نے فوراً ہی روشی کی ہدایت پر عمل کیا۔ جب اس نے ریوالور سڑک پر پھینک کر ہاتھ بلند کر لئے تو روشی اس کے سامنے آ

گئی۔ روشی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"بلیک جیک کا نام تو دہشت کی علامت ہے لیکن بلیک جیک کے کارکن تو چوہوں کی مانند ہیں۔ تمہارے باس بلیک جیک سمیت ابھی تک ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملا جس سے لڑ کر مزہ آیا ہو"۔ روشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ روشی کی توقع کے برعکس بلیک جیک کے آدمی بزدل ثابت ہو رہے تھے۔ بلیک جیک کا باس بذات خود اس سے لڑائی کے دوران فرار ہو گیا تھا۔

"بس کچھ حالات ہی ایسے بن گئے ہیں کہ تم ہم پر حاوی ہو گئی ہو لیکن حالات زیادہ دیر تک تمہارا ساتھ نہیں دے سکیں گے۔ تم بہت جلد ماری جاؤ گی"...... واشر نے کہا۔

"میں تو میک اپ میں ہوں۔ تم نے مجھے پہچانا کیسے"...... روشی نے واشر سے پوچھا۔

"میں نے تمہیں فلیٹ سے نکلتے دیکھ لیا تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ تم میک اپ میں ہو"...... واشر نے کہا۔

"اب تم مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بتاؤ۔ کیا وہ تمہارے مین آفس پہنچے ہیں"...... روشی نے پوچھا۔

"میرا کام تو تمہیں اغوا کرنا تھا اس لئے میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ باس نے ان ایجنٹوں کے لئے اپنے آدمیوں کو ہدایات دی ہوئی ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ گرفتار ہو کر مین آفس پہنچ چکے ہوں"...... واشر نے کہا۔

"تمہارے پاس موبائل فون ہے"...... روشی نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہاں۔ ہے"...... واشر نے کہا اور پھر اس نے جیب سے موبائل فون نکال کر روشی کو دکھایا۔

"اپنے مین آفس کسی کو فون کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں پوچھو۔ لیکن یاد رکھو اگر تم نے چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو میرا کوئی نقصان نہیں ہو گا البتہ تمہارے ان ساتھیوں کے ساتھ ساتھ تمہاری لاش کو بھی اس جنگل کے جانور اور پرندے کھائیں گے جبکہ میں تو فوراً ہی واپس شہر چلی جاؤں گی۔ تمہیں گولی مار کر"...... روشی نے سرد لہجے میں کہا تو واشر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

"کال ملنے پر فوراً ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دینا"...... روشی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو وکٹر۔ واشر بول رہا ہوں۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے گئے ہیں"...... رابطہ ہونے پر واشر نے پوچھا۔

"ہاں۔ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے گئے ہیں۔ اس وقت ہال کمرے میں ہیں۔ کچھ دیر بعد باس ان کے لیڈر کو کتوں کے سامنے ڈالنے والا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اس نے کال اینڈ کا بٹن دبا دیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے بھی گئے ہیں اور اب مرنے بھی والے

ہیں"...... واشر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بلیک جیک اور تمہارے بہت سے ساتھی مجھ اکیلی لڑکی کا مقابلہ نہیں کر سکے تو وہ ان ایجنٹوں کا کیسے مقابلہ کریں گے اور ان کا لیڈر تو میرا استاد ہے۔ اس نے میری تربیت کی ہے۔ اب تم خود اندازہ لگاؤ کہ جب میری کارکردگی ایسی ہے تو ستاد کیسا ہو گا"...... روشی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن واشر نے کوئی جواب نہ دیا۔

روشی نے اپنی کار کی طرف دیکھا۔ صرف ایک لمحے کے لئے اس کی نظر واشر سے ہٹی تھی اور اسی ایک لمحے کا واشر نے فائدہ اٹھا لیا۔ واشر نے موبائل فون پوری قوت سے روشی کو دے مارا۔ روشی نے موبائل فون سے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ بچ نہ سکی اور موبائل فون اس کے سر سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی واشر نے بھی اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ روشی سے آ ٹکرایا تو دونوں سڑک پر گر گئے۔ روشی کا مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ سڑک پر گرتے ہی واشر نے ایک مکا روشی کی کنپٹی پر مارا اور روشی کو دن میں تارے نظر آنے لگے۔ اس نے فوراً ہی اپنے سر کو جھٹکا اور واشر کا ہاتھ پکڑ لیا جو دوبارہ بلند کر چکا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے واشر کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے ہاتھ کا مکا واشر کے منہ پر دے مارا۔ واشر نے فوراً اپنا سر پیچھے کیا اور روشی کا یہ وار خالی گیا لیکن روشی نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر دوسرا وار کیا۔ اس مرتبہ اس نے واشر کے پیٹ پر مکا

مارا تھا۔

چونکہ واشر کا ہاتھ ابھی تک اس نے پکڑا ہوا تھا اس لئے اس کے ہاتھ کو ایک جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی۔

روشی نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور پھر وہ فضا میں اچھلی اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں واشر کے سینے سے ٹکرائیں۔ واشر جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا وہ دوبارہ سڑک پر گر گیا اور اسے اپنا سانس سینے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔ پھر جیسے ہی روشی کے پاؤں زمین سے لگے اس کی ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کی بھرپور ٹھوکر واشر کی پسلیوں میں لگی۔ واشر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کئی پسلیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا اور وہ لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا۔

روشی نے اندازہ لگایا کہ اب واشر چند لمحوں تک حرکت کرنے کے قابل نہیں رہا اس لئے اس نے اپنے مشین پسٹل کی طرف دوڑ لگائی اور جھپٹ کر اپنا مشین پسٹل اٹھایا اور سیدھی ہو گئی۔ واشر اب اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر ایک دو لمحوں بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن روشی کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر اس کے تکلیف زدہ چہرے پر خوف کے تاثرات بھی پھیل گئے۔ روشی نے اس سے مزید بات کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس نے مشین پسٹل کے ٹریگر پر دباؤ ڈالا تو مشین پسٹل سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلی اور واشر کا سینہ چھلنی ہو گیا۔ وہ ایک بار اوپر اچھلا اور پھر نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ روشی نے اسے تڑپا

چھوڑا اور اپنی کار کی طرف بڑھی۔ اس نے کار کا بونٹ نیچے گرایا اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی۔ اگلے ہی لمحے کار نے تیزی سے موڑ کاٹا اور واپس شہر کی طرف دوڑنے لگی۔

عمران اور اس کے دیگر ساتھی بلیک جیک کے مین آفس میں تھے اور شدید خطرے سے دوچار تھے۔ وہ جلد از جلد بلیک جیک کے مین آفس پہنچنا چاہتی تھی اس لئے ایکسیلیٹر پر اس کے پاؤں کا دباؤ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا اور کار کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔

خوفناک کتے نہایت ہی بھیانک آواز میں غرا رہے تھے۔ عمران کے ساتھی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ان کا دل چاہتا تھا کہ وہ زنجیروں کو توڑ ڈالیں اور عمران کی طرف بڑھنے والے کتوں کو ہلاک کر دیں لیکن زنجیروں کو توڑنا ان کے بس میں نہیں تھا۔

ڈالیمور پنجرے کا دروازہ کھول چکا تھا اور کتے بھونکتے ہوئے پنجرے میں گھس گئے تھے۔ ان کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ لمحوں میں عمران کو چیر پھاڑ ڈالیں گے۔ جیسے ہی کتے پنجرے میں داخل ہوئے عمران اچھل کر دور ہو گیا۔ عمران کو اچھلتے دیکھ کر بلیک جیک نے ایک قہقہہ لگایا لیکن اس کا قہقہہ مکمل ہی نہ ہو سکا۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصے میں تین دھماکے ہوئے تھے جس کے نتیجے میں دونوں کتے اور مشین گن بردار تڑپتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ ان تین دھماکوں کے فوراً ہی بعد دو مزید دھماکے ہوئے اور اس

مرتبہ آرتھر اور راجر فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ بلیک جیک کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں اور وہ چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ فائرنگ کہاں سے ہو رہی ہے۔ پھر اسے عمران کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور نظر آ گیا۔ عمران اب پنجرے سے باہر بھی آ چکا تھا۔ وہ بلیک جیک کے سامنے کھڑا ہوا تھا اور اس کے ریوالور کا رخ بلیک جیک کی طرف تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا میرے آدمیوں نے تمہاری تلاشی نہیں لی تھی''...... بلیک جیک نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے میری تلاشی ضرور لی تھی کیونکہ میری جیبوں میں جو کچھ بھی تھا اب نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر۔ پھر تمہارے پاس یہ ریوالور کہاں سے آ گیا''...... بلیک جیک نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری ظاہری جیبوں کے علاوہ خفیہ جیب بھی ہوتی ہے۔ یہ ریوالور میری خفیہ جیب میں تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک جیک نے ایک طویل سانس لیا۔

''ہونہہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو''...... بلیک جیک نے طویل سانس لینے کے بعد کہا۔

''اب تم مجھے بلیک لیبارٹری کا ایڈریس بتاؤ گے مسٹر بلیک جیک''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تو ممکن نہیں ہے"...... بلیک جیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ناممکن کو ممکن بنانا مجھے آتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھ لیتے ہیں"...... بلیک جیک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس پر فائر کھول دیا۔ گولی چلنے کا ایک دھماکہ ہوا اور بلیک جیک کا ایک کان اڑ گیا۔ بلیک جیک کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

"ابھی سے چیخنے لگ گئے۔ ابھی تو تمہارا ایک کان اڑا ہے۔ آہستہ آہستہ تمہارے تمام اعضاء تمہارا ساتھ چھوڑ دیں گے"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے بلیک جیک کے دوسرے کان کا نشانہ لیا اور ٹریگر دب دیا لیکن اس مرتبہ صرف ٹریگر دبنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور کوئی دھماکہ نہ ہوا کیونکہ ریوالور میں موجود چھ گولیاں عمران استعمال کر چکا تھا۔

بلیک جیک نے ریوالور خالی دیکھا تو اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی اور عمران کو ساتھ لیتا ہوا فرش پر آ گرا۔ فرش پر گرتے ہی اس نے اپنے گھٹنے عمران کے پیٹ میں مارنے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ عمران نے تیزی سے کروٹ بدل لی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کی لات بھی حرکت میں آ گئی تھی جو بلیک جیک کی پسلیوں پر پڑی تھی۔ بلیک جیک کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"اتنی بڑی تنظیم کے چیف ہو کر بچوں کی طرح چیخ رہے ہو۔

لعنت ہے تم پر"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ایک زور دار تھپڑ بلیک جیک کے منہ پر مارا۔ تھپڑ کی آواز پورے کمرے میں گونج کر رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کا پیر بلیک جیک کی گردن پر آ گیا۔ عمران نے بلیک جیک کی گردن پر دباؤ ڈالا تو اس کی آنکھیں ابل پڑیں۔ پھر عمران نے اپنے پاؤں کو موڑا تو بلیک جیک کے منہ سے خرخر کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کی آنکھوں کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ شعور کی دنیا سے نکل چکا ہے۔

"بولو۔ جلدی بولو۔ بلیک لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"بب۔ بلیک۔ لیبا۔ لیبارٹری"...... بلیک جیک نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کا جسم ایک دھماکے سے پھٹ گیا۔ عمران اچھل کر دور جا گرا تھا لیکن پھر بھی عمران پر بلیک جیک کے جسم کے ٹکڑے لگے تھے اور اس کے کپڑوں پر خون کے دھبے پڑ گئے تھے۔ بلیک جیک کا جسم پھٹنے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا جو ستونوں کے ساتھ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے ان زنجیروں کو دیکھا تو وہ ایک چین ہی تھی اور آخر میں ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ عمران مشین گن کی طرف بڑھا جو جنگلے کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ اس نے مشین گن اٹھائی اور تالے پر فائر کھول دیا۔ تالے کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ چند سیکنڈ بعد وہ سب ستونوں سے

الگ ہو چکے تھے۔

''عمران صاحب۔ بلیک جیک کا جسم کیسے پھٹ گیا''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ظاہری سی بات ہے کہ بلیک جیک کے جسم میں کوئی چھوٹا سا بم فٹ تھا جس کا شاید بلیک جیک کو بھی علم نہیں تھا''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ بلیک جیک صرف مہرہ تھا اور اسے مسلسل واچ کیا جا رہا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''اس کارروائی سے تو یہی لگ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب اس کمرے میں رہنا ہے یا باہر نکلنا ہے''...... تنویر نے عمران سے پوچھا۔

''ہم بلیک جیک کے مین آفس میں ہیں اور یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے باہر آوازیں نہیں گئیں۔ باہر کے لوگ مطمئن ہیں کہ ان کا باس تماشہ دیکھ رہا ہے اس لئے ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ ہم باہر نکلیں گے تو وہ لوگ ہوشیار ہو جائیں گے۔ ہمیں ان سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور ہمارے پاس صرف ایک مشن گن ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اچھا۔ ہم اسی خوف کی وجہ سے اس کمرے میں بند ہو کر بیٹھے رہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران۔ کیا اس کمرے کو واچ نہیں کیا جا رہا''...... اس سے

پہلے کہ عمران تنویر کی بات کا جواب دیتا جولیا نے جلدی سے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ اس وقت اس کمرے کو واچ نہیں کیا جا رہا۔ اگر واچ کیا جا رہا ہوتا تو اب تک کوئی نہ کوئی کارروائی ہو چکی ہوتی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر اس بلیک جیک کے جسم کا پھٹ جانا۔ یہ کیا معنی رکھتا ہے''۔ چوہان نے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ صرف بلیک جیک کو ہی واچ کیا جا رہا تھا اس لئے جیسے ہی بلیک جیک نے بلیک لیبارٹری کے بارے میں بتانا چاہا اسے ختم کر دیا گیا اور جن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے انہیں صرف بلیک لیبارٹری سے دلچسپی ہے بلیک جیک سے نہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں پھر یہی کہوں گا کہ کیا اس کمرے میں بند رہنا ہے اور یہیں بیٹھ کر ساری باتیں کرنی ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''بلیک جیک کے اس مین آفس میں ہمیں بلیک جیک کا کوئی دست راس ڈھونڈنا ہے یا کوئی ایسی فائل تلاش کرنی ہے جس سے ہمیں بلیک لیبارٹری سے متعلق معلومات مل سکیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ پھر تو ہم ڈائریکٹ ایکشن نہیں کر سکتے۔ ہمیں کئی لوگوں کو زندہ چھوڑنا پڑے گا اور اس بلڈنگ پر قبضہ کرنا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے جولیا۔ اس بلڈنگ پر قبضہ کئے بغیر ہم بلیک لیبارٹری کے متعلق معلومات حاصل نہیں کر سکتے''...... عمران نے جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''پھر اب کیا طریقہ اختیار کیا جائے کہ ہمیں فائر بھی نہ کھولنا پڑے اور ہم اس بلڈنگ پر قبضہ بھی کر لیں''...... نعمانی نے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ وہ بلیک جیک کے پھٹے ہوئے جسم کو دیکھنے لگا۔ اس کے پھٹے ہوئے جسم کے ساتھ ہی ایک موبائل فون سیٹ بھی گرا ہوا تھا جس پر خون لگا ہوا تھا۔ عمران نے وہ موبائل فون اٹھا لیا اور پھر اس نے آرتھر کے کپڑوں سے موبائل فون صاف کیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات آ گئے کہ موبائل فون پر سروس سگنل موجود تھے۔ عمران نے موبائل فون کی میموری چیک کی تو اس میں ایک نمبر سیکورٹی آفس کے نام سے بھی فیڈ تھا۔

''میں اندھیرے میں ایک تیر چلانے لگا ہوں۔ دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے سیکورٹی آفس کے نمبر پریس کر دیئے۔ دوسری طرف بیل جانے لگی۔

''بلیک جیک سپیکنگ''...... جیسے ہی دوسری طرف سے کال رسیو کی گئی تو عمران نے بلیک جیک کے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ حکم باس''...... دوسری طرف سے فوراً ہی

مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تمہارے پاس گیس فائر کرنے والے پسٹل ہیں''...... عمران نے بلیک جیک کے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ گیس پسٹل موجود ہیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایک گیس پسٹل لے کر فوراً ہمارے پاس پہنچو۔ تمہیں معلوم ہے نا ہم کہاں ہیں''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ آپ بگ روم میں موجود ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ جلدی پہنچو''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''صفدر۔ تم دروازے کے قریب پہنچو۔ جیسے ہی سیکورٹی انچارج اندر آئے تم نے اسے قابو کر لینا ہے''...... عمران نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی خاموشی سے آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر آ گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا صفدر اس پر عقاب کی مانند جھپٹ پڑا۔ صفدر نے اس آدمی کو اٹھایا اور عمران کی طرف اچھال دیا۔ جیسے ہی وہ فرش پر گرا عمران نے اس کے سینے پر پیر رکھ دیا جبکہ صفدر اس دوران دروازہ بند کر کے عمران کے قریب پہنچ گیا۔ گیس پسٹل اس آدمی کے ہاتھ سے

نکل کر فرش پر گر چکا تھا جسے تنویر نے اٹھا لیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس آدمی سے پوچھا اور ساتھ ہی پاؤں سینے سے ہٹا کر اس کی گردن پر رکھ دیا۔

"سالٹر۔ میرا نام سالٹر ہے"...... اس شخص نے بمشکل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی گردن سے پاؤں کا دباؤ کم کر دیا۔ چونکہ کمرے کا ماحول سالٹر کی توقع کے خلاف تھا اس لئے اس کی آنکھوں میں حیرت نمایاں تھی۔

"تمہارے اس مین آفس کے ہر کمرے کو کمپیوٹر پر چیک کیا جاتا ہو گا۔ کیا بگ روم کو چیک نہیں کیا جا رہا تھا"...... عمران نے سالٹر سے پوچھا۔ عمران کو اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ اس کارروائی کو چیک کیوں نہیں کیا گیا جبکہ پہلے ٹارچر روم میں تو اس نے جیسے ہی بلیک جیک کی گردن پر پاؤں رکھا تھا ان پر شعاع فائر کر دی تھی۔

"کمپیوٹر سیکشن میں دو افراد ڈیوٹی دیتے ہیں۔ راجر اور اس کا نائب۔ راجر کا نائب آج چھٹی پر ہے اور راجر باس کے ساتھ یہاں بگ روم میں آیا تھا"...... سالٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر عمران نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔ یہ یقیناً اللہ کی طرف سے ان کی مدد تھی کہ راجر، بلیک جیک کے ساتھ اس بگ روم میں آ گیا ورنہ اگر وہ انہیں سکرین پر دیکھ رہا ہوتا تو ایک بار پھر ان پر شعاع فائر کر کے انہیں بے حس کر دیتا اور بلیک

جیک نے دوبارہ انہیں ٹھیک کرنے کا رسک نہیں لینا تھا۔ اس نے انہیں بے حسی کی حالت میں ہی گولی مار دینی تھی۔

"تمہارا باس اور دیگر آدمی مارے جا چکے ہیں۔ کیا تم بھی مرنا چاہتے ہو"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"نن۔ نہیں۔ مجھے مت مارنا۔ میں تمہارے سوالوں کے صحیح جواب دوں گا"...... سالٹر نے کہا۔

"یہ بتاؤ بلیک لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو سالٹر کی آنکھوں میں بے بسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یقین جانو میں بلیک لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... سالٹر نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں نے مان لیا۔ اب یہ بتاؤ کہ بلیک لیبارٹری کے بارے میں کسے معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"باس کے بعد میجر سمتھ کو معلوم ہو گا کیونکہ اس کی حیثیت نمبر ٹو کی ہے اور اب باس کی موت کے بعد بلیک جیک کا عہدہ بھی وہی سنبھالے گا"...... سالٹر نے کہا تو عمران حیران رہ گیا۔

"بلیک جیک عہدہ ہے کیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ بات صرف چند لوگ ہی جانتے ہیں۔ بلیک جیک ایک عہدہ ہے۔ بلیک جیک تنظیم بہت وسیع ہے اور اس کی جڑیں اسرائیلی حکومت سے ملتی ہیں۔ اب ایک آدمی کے ختم ہونے سے یہ

تنظیم تو ختم نہیں ہو سکتی''...... سالٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اور یہ میجر سمتھ۔ ایک میجر کا مجرم تنظیم سے کیا تعلق ہے''...... عمران نے کہا۔

''میجر سمتھ پانچ سال پہلے اسرائیلی آرمی میں میجر تھے اور پھر ریٹائر ہو کر یہاں آ گئے۔ یہاں وہ بظاہر ڈائمنڈ کلب کے مالک ہیں لیکن درحقیقت وہ بلیک جیک کے سیکنڈ چیف ہیں اور بلیک جیک کے بہت سے معاملات کو ہینڈل کرتے ہیں''...... سالٹر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میجر سمتھ کی رہائش کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''لائم سٹریٹ۔ بی لائن سمتھ ولا''...... سالٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ چونکہ تم نے میرے سوالوں کے صحیح جواب دیئے ہیں اس لئے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سالٹر کی گردن سے اپنا پاؤں ہٹا لیا۔

''تم نے تو چھوڑ دیا ہے لیکن میں نہیں چھوڑوں گا۔ یہ مجرم لوگ ہیں۔ ایسے مجرم یہودی جو دن رات مسلمانوں کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہیں۔ میں انہیں قطعاً نہیں چھوڑوں گا''...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر سالٹر کی گردن پر اپنا پاؤں رکھا اور پاؤں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔ جھٹکا لگتے ہی سالٹر کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ تڑپنے لگا۔

چونکہ تنویر کی سوچ درست تھی اور بلیک جیک عالمی دہشت گرد مجرم تنظیم تھی اس لئے اس کا کوئی بھی رکن رعایت کا مستحق نہیں تھا اس لئے عمران نے تنویر کو منع کرنے کی کوشش بھی نہ کی تھی۔

''اب باہر کا جائزہ لے کر گیس پسٹل سے تین چار کیپسول فائر کر دو۔ ہم نے بغیر شور شرابا کئے یہاں سے نکلنا ہے اور جلد از جلد اس میجر سمتھ تک پہنچنا ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ عمران کی بات معقول تھی اس لئے اس نے فوراً ہی مان لی اور وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں کم از کم بلیک جیک کے آفس کی تلاشی ضرور لینی چاہئے۔ ہمارے خصوصی موبائل فون لازماً بلیک جیک کے آفس میں ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''جس طرح تنویر نے میری معقول بات فوراً مان لی ہے اسی طرح میں بھی تمہاری معقول بات فوراً ہی مان رہا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی مسکرانے لگے جبکہ تنویر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر جھانک رہا تھا۔ پھر اس نے ہاتھ بھی باہر نکالا اور گیس پسٹل سے ایک فائر کر دیا۔ ان سب نے اپنے سانس روک لئے تھے۔

بلیک زیرو کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک کرسی پر پایا۔ اس کے ہاتھ پشت پر کر کے باندھے گئے تھے۔ اس نے انگلیاں گھما کر گانٹھ چیک کی۔ عام سی گانٹھ لگائی گئی تھی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اس نے گانٹھ کھول لی۔ اب وہ کسی بھی لمحے حرکت کر سکتا تھا۔ اپنے اس طرح بندھے ہونے سے اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ سنگ ہی اور تھریسیا کی قید میں نہیں ہے۔ اگر انہوں نے بلیک زیرو کو باندھا ہوتا تو عام سے انداز میں نہ باندھتے۔ باندھنے کے انداز سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ عام سے لوگوں کی قید میں ہے۔

گانٹھ کھولنے کے بعد بلیک زیرو نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ وہ کمرے کے ایک کونے میں تھا۔ کمرے کی ایک دیوار پر نیم عریاں تصویریں اور دوسری دیوار پر ایک عام کوڑا

اور ایک خاردار کوڑا لٹکا ہوا تھا۔ اس کمرے کا صرف ایک دروازہ تھا جو کہ اس وقت بند تھا۔ کمرے میں صرف دو کرسیاں تھیں۔ ایک پر بلیک زیرو بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسری اس کے سامنے خالی رکھی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو ابھی کمرے کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور تین افراد اندر داخل ہوئے۔ دو کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ان کا انداز مؤدبانہ تھا جبکہ ایک شخص خالی ہاتھ تھا اور اکڑ کر چل رہا تھا۔ بلیک زیرو کے قریب آ کر اس نے بلیک زیرو کو حقارت بھری نظروں سے دیکھا۔

"تو تجھے ہوش آ گیا ہے"...... اس اکڑے ہوئے آدمی نے دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے بدتمیزی سے کہا۔

"ہاں۔ ہوش تو مجھے آ گیا ہے لیکن تم کون ہو اور تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ بڑا معصوم بن رہا ہے۔ اوئے۔ تو نے اس کوٹھی میں ہمارے اتنے بندے مار دیئے ہیں اور ابھی پوچھ رہا ہے کہ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ وہ تو باس کا حکم تھا کہ تجھے بے ہوش کر کے اغوا کر لیا جائے اس لئے مجبوراً تجھے بے ہوش کرنا پڑا ورنہ ٹونی نے تجھے وہیں گولیاں مار دینی تھیں"...... اس آدمی نے طنزیہ لہجے میں بلیک زیرو سے کہا۔

"اچھا۔ تو تم ٹونی ہو۔ لارڈ میلکن کے سیکورٹی انچارج"۔ بلیک زیرو نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوئے۔ تو تو مجھے جانتا ہے"...... اس نے غنڈوں کے مخصوص انداز میں بلیک زیرو سے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اب تم ایسا کرو کہ لارڈ میلکن کو بلاؤ۔ میں نے اس سے چند باتیں کرنی ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو ٹونی نے بلیک زیرو کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔

"اوئے۔ تو تو باس کا نام ایسے لے رہا ہے جیسے اپنے کسی ماتحت کا نام لے رہا ہو"...... ٹونی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اپنا اور میرا وقت ضائع نہ کرو۔ جاؤ اور اسے بلا لاؤ"...... اس مرتبہ بلیک زیرو نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"اوئے۔ اب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ میں باس کو جواب دے لوں گا"...... ٹونی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ایک ہاتھ بلند ہوا۔ وہ بلیک زیرو کو تھپڑ مارنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے آتا بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے اسے اٹھایا اور اس کے ساتھیوں پر پھینک دیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ وہ تینوں فرش سے اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بلیک زیرو ان کے سر پر پہنچ گیا۔ وہ عام سے غنڈے تھے۔ بلیک زیرو کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے۔

بلیک زیرو نے ٹونی کی گردن پر مکا مارا تو وہ ایک بار پھر فرش پر گر گیا جبکہ بلیک زیرو نے اس کے ایک ساتھی کا سر پکڑا اور اسے ایک زور دار جھٹکا دے دیا۔ اس غنڈے کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ

تڑپنے لگا جبکہ دوسرے غنڈے نے بلیک زیرو کی پسلیوں پر ٹھوکر مارنے کی کوشش کی۔ بلیک زیرو نے اس کی ٹانگ ہی پکڑ لی۔ اسی لمحے اس نے دیکھا کہ ٹونی ایک مشین گن اٹھا کر اٹھ ہی رہا تھا کہ اس کا اپنا ساتھی اس سے ٹکرایا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے الجھ کر ایک بار پھر فرش پر گر گئے۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصے میں بلیک زیرو دوبارہ ان کے سروں پر پہنچ گیا۔ اس نے ٹونی کی کنپٹی پر ٹھوکر ماری تو اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے جھلملانے لگے۔ اس کا دوسرا ساتھی اٹھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ بلیک زیرو نے اس کی گردن پکڑ کر گھما دی۔ اس کی بھی ایک چیخ بلند ہوئی اور اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔ بلیک زیرو ایک بار پھر ٹونی کی طرف متوجہ ہوا جو بلیک زیرو کی گردن پر مکا مارنے کے لئے اپنا ہاتھ بلند کر چکا تھا۔ بلیک زیرو نے جلدی سے اپنا سر پیچھے کیا اور ٹونی کا وار خالی گیا اور بلیک زیرو نے اسے گردن سے پکڑ لیا اور پھر اسے نیچے گرا لیا۔ نیچے گراتے ہی بلیک زیرو، ٹونی کے سینے پر سوار ہو گیا۔ ٹونی کی گردن ابھی تک اس کے ہاتھوں میں تھی۔ اس نے ٹونی کی گردن پر دباؤ ڈالا تو اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔

"جس طرح تمہارے دونوں ساتھیوں کی گردنیں ٹوٹ چکی ہیں اسی طرح میں تمہاری گردن بھی توڑ رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹونی کی گردن پر

دباؤ بڑھا دیا۔

''نن۔ نن۔ نہیں''...... ٹونی کے حلق سے بمشکل الفاظ نکلے تو بلیک زیرو نے دباؤ کچھ کم کر دیا۔

''لارڈ میلکن کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا''...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹونی کی گردن کو ایک ہلکا سا جھٹکا بھی دیا۔ ٹونی کے منہ سے بے معنی سی آوازیں نکلیں۔

''جلدی بولو۔ جلدی۔ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ اس کا فون آیا تھا کہ وہ دو تین دن کلب نہیں آئے گا''...... ٹونی نے بمشکل بولتے ہوئے کہا۔

''بکو مت۔ سچ سچ بتاؤ''...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹونی کے منہ پر تھپڑ مارا۔ ویسے اس نے اندازہ کر لیا تھا کہ ٹونی سچ کہہ رہا ہے۔ ایسی حالت میں ٹونی کے جھوٹ بولنے کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ ٹونی عام سا غنڈہ تھا جو اسلحے اور آدمیوں کے بل بوتے پر بدمعاشی کرنے کا عادی تھا اس لئے وہ ایسی سچوئیشن میں جھوٹ بول ہی نہیں سکتا تھا۔

''مم۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ مجھ سے قسم لے لو''...... ٹونی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ اس کے ٹھکانوں کی تفصیل بتاؤ''...... بلیک زیرو

نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''باس کا ایک ٹھکانہ تو وہی ہے جہاں سے ہم تمہیں اغوا کر کے لائے ہیں''...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اب اس کی ساری اکڑ ختم ہو چکی تھی۔ بلیک زیرو کو اس کے اس نئے انداز پر ہنسی آ گئی اور یہ بھی عام غنڈوں کی فطرت ہی تھی۔ وہ کسی کو بھی دبانے کی خوب کوشش کرتے تھے لیکن جب ان کے سامنے ان سے زیادہ طاقت والا آ جاتا تھا تو وہ خود دب جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ بدتمیزی سے بولنے والا ٹونی اب مؤدبانہ انداز میں بات کر رہا تھا۔

''اچھا۔ ایک ٹھکانہ تو وہ ہو گیا اور دوسرے ٹھکانے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دوسرا ٹھکانہ ان کی رہائش گاہ ہے۔ گلاب کالونی، کوٹھی نمبر نوے۔ سٹریٹ نمبر پانچ''...... ٹونی نے ایڈریس بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کے علاوہ بھی ٹھکانے ہوں گے۔ وہ بھی بتاؤ''...... بلیک زیرو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ان دو ٹھکانوں کے علاوہ میں باس کے کسی بھی ٹھکانے سے واقف نہیں ہوں''...... ٹونی نے کہا۔

''اگر تمہیں اب لارڈ میلکن سے رابطہ کرنا پڑے تو تم کیا کرو گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''میں تو باس سے رابطہ نہیں کر سکتا۔ البتہ کلب کا منیجر جیری

شاید رابطہ کر لے“ ...... ٹونی نے جواب دیا۔

”ہم جس کمرے میں موجود ہیں کیا یہ کمرہ لارڈ کلب میں ہے“ ...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ میرا ایک ٹھکانہ ہے۔ ویسے یہ ٹھکانہ مجھے باس نے ہی دیا ہوا ہے“ ...... ٹونی نے جواب دیا۔

”تمہارے باس کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ وہ اس وقت کہاں ہیں“ ...... بلیک زیرو نے کہا۔

”مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ باس کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ وہ کون ہیں اور کہاں ہیں یہ باتیں میں نہیں جانتا“ ...... ٹونی نے کہا تو بلیک زیرو نے منہ بنا لیا۔

”تم نے اب تک مجھے ایک بھی کام کی بات نہیں بتائی۔ لہٰذا تم چھٹی کرو“ ...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مم۔ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ۔ وہ میں نے بتا دیا ہے“۔ ٹونی نے ایک بار پھر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بیکار لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہئے“ ...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے ٹونی کا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر گھما دیا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور اس کا جسم تڑپنے لگا۔ بلیک زیرو اس کے سینے سے نیچے اتر آیا۔ اس نے کمرے سے باہر نکل کر دیکھا تو یہ تقریباً آٹھ مرلے کا ایک درمیانے درجے کا مکان تھا۔ اس وقت مکان پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔

ایسا لگتا تھا کہ مکان میں کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کمرے کے علاوہ اور کمرے بھی نظر آ رہے تھے۔

بلیک زیرو نے ایک کمرے کے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا۔ بلیک زیرو کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کمرے میں ایک میز اور چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ میز پر ایک مشین پسٹل اور ایک ٹیلی فون سیٹ رکھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے مشین پسٹل اٹھا کر دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ میں ہی اس کا وزن کیا۔ وزن سے اسے اندازہ ہو گیا کہ مشین پسٹل لوڈڈ ہے۔ بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر دیکھی۔ دراز میں چند فالتو چیزوں کے علاوہ بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی بھی موجود تھی۔ بلیک زیرو نے اپنی جیبوں کو چیک کیا۔ اس کی جیبیں خالی تھیں۔

بے ہوشی کے دوران اس کی جیبوں سے ٹونی نے کرنسی اور اسلحہ نکال لیا تھا۔ لہٰذا اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر جیب میں رکھ لی۔ اس کے بعد وہ اس مکان سے باہر نکل آیا۔ یہ مکان پندرہ سولہ فٹ کی گلی میں تھا۔ اس مکان کے علاوہ تین اور مکان بھی اس گلی میں تھے اور بلیک زیرو کو یقین تھا کہ ان مکانوں میں بھی ٹونی جیسے لوگ ہی رہتے ہوں گے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا روڈ پر آ گیا۔ روڈ پر وہ چند قدم ہی چلا تھا کہ اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ اس نے ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا تو ٹیکسی بلیک زیرو کے قریب آ کر رک گئی۔

”لارڈ کلب چلو“ ...... بلیک زیرو نے ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر

بیٹھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔

''او کے سر''...... ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھنے لگی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹیکسی لارڈ کلب کی بلڈنگ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ بلیک زیرو نے ڈرائیور کو ایک بڑی مالیت کا نوٹ دیا تو اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ کاٹا اور باقی رقم بلیک زیرو کو واپس کر دی۔ ٹیکسی آگے بڑھ گئی جبکہ بلیک زیرو کلب کے داخلی دروازے کی طرف بڑھا۔ کلب میں اس وقت کم لوگ تھے۔ استقبالیہ پر دو نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں جن کے لباس بلیک زیرو کو قابل اعتراض نظر آ رہے تھے لیکن چونکہ وہ ان کے لباسوں پر اعتراض کرنے نہیں آیا تھا اس لئے اس نے ان کے لباسوں پر زیادہ توجہ ہی نہ دی۔ وہ لڑکیوں کے قریب پہنچا تو لڑکیوں کے چہروں پر کاروباری مسکراہٹ پھیل گئی۔

''جی سر۔ فرمایئے۔ ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہیں''۔ ایک لڑکی نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے مسٹر جیری سے ملنا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ باس جیری سے۔ لیکن کس سلسلے میں''...... کاؤنٹر گرل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے مسٹر جیری سے ملنا مشکل ہو''۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے سر۔ لیکن وہ بلاوجہ کسی سے نہیں ملتے''۔ کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''آپ کا کیا خیال ہے میرے پاس فالتو وقت ہے''...... بلیک زیرو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''سر۔ آپ نام بتا دیں میں باس جیری سے اجازت لے لیتی ہوں''...... دوسری کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''میرا ارادہ تو یہی تھا کہ میں کام صرف مسٹر جیری کو بتاؤں گا لیکن اب آپ جیسی حسین لڑکیوں نے پوچھا ہے تو بتانا پڑے گا ورنہ حسن کی شان میں گستاخی ہو جائے گی''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر۔ آپ نے اس انداز میں ہماری تعریف کی ہے۔ آپ کام بتانے لگے تھے''...... دوسری لڑکی نے بلیک زیرو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس ایک لاکھ بوتل شراب کی موجود ہے جو پچاس سال پرانی ہے اور میں اسے اونے پونے داموں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ دس بیس بوتلیں تو میں آپ دونوں کو ایسے ہی دے دوں گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تھینک یو سر۔ آپ اپنا نام بھی بتائیں سر''...... دوسری لڑکی نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''جان وکٹر''...... بلیک زیرو نے مختصراً کہا تو لڑکی نے انٹرکام کا

رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے اور پھر اس نے جیری کو بلیک زیرو کا نام وکٹر بتایا اور اس کے آنے کا مقصد بھی بتا دیا۔

''سالار۔ ادھر آؤ''...... رسیور رکھنے کے بعد لڑکی نے قریب کھڑے ایک مسلح آدمی سے کہا۔

''یس مس''...... مسلح آدمی نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سر کو باس جیری کے آفس تک چھوڑ آؤ''......لڑکی نے کہا۔

''یس مس۔ آیئے سر''...... سالار نے پہلے کاؤنٹر گرل اور پھر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں کے ساتھ ہی ایک گیلری کاؤنٹر کی بیک سائیڈ پر تھی۔ سالار اس گیلری کی طرف بڑھنے لگا۔ بلیک زیرو اس کے ساتھ چلنے لگا۔ گیلری کے اختتامی کمرے کے دروازے تک پہنچ کر سالار رک گیا۔ دروازے کے قریب سٹول پر ایک مسلح آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کو دیکھ کر وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

''مس زیبی نے سر کو بھیجا ہے۔ انہیں باس جیری سے ملنا ہے''۔ سالار نے مسلح آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ باس جیری نے مجھے بتا دیا ہے''...... مسلح آدمی نے کہا اور پھر اس نے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ بلیک زیرو کمرے میں داخل ہو گیا جبکہ سالار دروازے سے ہی واپس چلا گیا۔

''آؤ بیٹھو''...... جیری نے بلیک زیرو کو دیکھ کر اپنے سامنے

رکھے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... بلیک زیرو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر صوفے پر بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کتنی بوتل شراب ہے تمہارے پاس''...... جیری نے بلیک زیرو کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس تو بے حساب شراب ہے۔ کئی لاکھ بوتلیں ہیں میرے پاس''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اتنی زیادہ شراب تمہارے پاس کہاں سے آئی''...... جیری نے بدستور بلیک زیرو کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''کافرستان کے شہر رام پور میں میرا شراب بنانے کا بہت بڑا کارخانہ ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو تم کافرستان میں شراب کیوں نہیں فروخت کرتے۔ یہاں پاکیشیا میں کیا کرنے آئے ہو''...... جیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کافرستان میں بھی شراب بیچتا ہوں لیکن اب میں اپنا کاروبار پوری دنیا میں پھیلانا چاہتا ہوں اور چونکہ پاکیشیا ہمسایہ ملک ہے اس لئے پہلا حق پاکیشیا کا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم تو پاکیشیا کے کارخانے وری بیوری کی شراب استعمال کرتے ہیں''...... جیری نے کہا۔

"میری شراب معیار میں وری بیوری کی شراب سے کہیں زیادہ بہتر ہو گی جبکہ قیمت میں بہت کم۔ میں نے کاؤنٹر گرل کو بھی بتایا ہے کہ اونے پونے داموں شراب بیچنا چاہتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ کیسے۔ کیا قیمت ہو گی"...... جیری نے اس مرتبہ دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"وری بیوری کی کم کوالٹی کی جو بوتل آپ کو ایک ہزار کی ملتی ہے اس سے بہتر کوالٹی کی بوتل ہم آپ کو چار سو روپے میں دیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ۔ سیمپل لائے ہیں"...... جیری نے اتنی کم قیمت سن کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ابتدائی بات چیت ہو جائے تو میں آپ کو سیمپل بھی لا دوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوکے۔ ہم ڈن کرتے ہیں۔ مختلف فلیور کی کم از کم ایک لاکھ بوتل ہر مہینے آپ سے لیا کریں گے لیکن اس میں میرا علیحدہ کمیشن بھی ہو گا جس کے بارے میں صرف آپ کو اور مجھے معلوم ہو گا"...... جیری نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ایک ہزار قیمت والی بوتل میں چار سو پچاس میں دوں گا۔ پچاس آپ کے چار سو میرے۔ کسی بھی ملک کا بینک اکاؤنٹ نمبر آپ مجھے دے دیں میں کمیشن اس

اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا کروں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو جیری کے چہرے پر خوشی کے تاثرات پھیل گئے۔

"اوکے۔ ڈن ہو گیا۔ آپ سیمپل پہنچائیں میں آپ کو آرڈر دیتا ہوں"...... جیری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ڈیل اس کلب کے مالک سے ڈن ہو گی۔ آپ میری ان سے ملاقات کرائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لارڈ میلکن ایسے معاملات ڈیل نہیں کیا کرتے۔ یہ سارے معاملات میں نمٹاتا ہوں"...... جیری نے کہا۔

"لیکن میں نے بھی یہ اصول اپنایا ہوا ہے کہ مالک کے بغیر ڈیل نہیں کرنی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر تو مشکل ہو جائے گا۔ لارڈ میلکن تو کسی سے نہیں ملتے"۔ جیری نے کہا۔

"مشکل کیسی۔ ہم کروڑوں کی ڈیل کر رہے ہیں۔ مالک کو تو ایسی ڈیل میں موجود ہونا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تمہاری مرضی۔ ڈیل کرو یا نہ کرو لارڈ میلکن سے تو ملاقات نہیں ہو سکتی"...... جیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا میں سینکڑوں اور اسی ایک شہر میں درجنوں کلب ہیں۔ میں اپنا بزنس کر سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جی ہاں۔ آپ اپنا بزنس کریں۔ آپ کو کون روک سکتا ہے"۔

جیری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ وش یو گڈ لک''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو لاشعوری طور پر جیری نے بھی اس کی جانب ہاتھ بڑھا دیا اور پھر اگلے ہی لمحے جیری اڑتا ہوا فرش پر آ گرا۔ اس کا ہاتھ پکڑتے ہی بلیک زیرو نے اسے جھٹکا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ اڑتا ہوا فرش پر آ گرا تھا اور جیسے ہی وہ فرش پر گرا تھا بلیک زیرو نے اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیا۔

''بولو۔ کہاں ہے لارڈ میلکن''...... بلیک زیرو نے جیری کی گردن پر اپنے بوٹ کو مخصوص انداز میں حرکت دیتے ہوئے کہا جس کی وجہ سے جیری شعور کی دنیا سے نکل گیا۔

''نہیں۔ معلوم نہیں۔ معلوم نہیں۔ وہ مہمانوں کو لے کر کسی خفیہ ٹھکانے پر چھپ گیا ہے''...... جیری نے لاشعوری طور پر بولتے ہوئے کہا اور چونکہ وہ لاشعوری طور پر بول رہا تھا اس لئے بلیک زیرو جانتا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''تمہیں معلوم ہے لیکن تم بتا نہیں رہے''...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ اس کے بہت سے ٹھکانے ہیں۔ میرے علم میں جو ٹھکانے تھے میں نے انہیں چیک کیا ہے۔ باس اور مہمان وہاں نہیں ہیں''...... جیری نے بدستور لاشعوری انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم بھی میرے لئے بے کار ہو''۔ بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے پاؤں کو مخصوص انداز میں گھما دیا جس کی وجہ سے جیری کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور پھر وہ تڑپنے لگا۔ بلیک زیرو نے اسے تڑپتا چھوڑا اور خود دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی سٹول پر بیٹھا ہوا مسلح آدمی کھڑا ہو گیا۔

''جیری نے کہا ہے کہ اسے پانچ منٹ تک بالکل ڈسٹرب نہ کیا جائے''...... بلیک زیرو نے مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس کا جواب سنے بغیر وہ آگے بڑھ گیا۔ ایک منٹ بعد ہی وہ کلب سے باہر نکل چکا تھا۔

سنگ ہی، تھریسیا اور سمارٹ ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے جیکی کو بھی بلا لیا تھا۔ تھریسیا، ثریا کے میک اپ میں تھی۔ انہوں نے ثریا کی ایک ویڈیو فلم حاصل کی تھی اور تھریسیا نے اس کے مطابق میک اپ کیا تھا۔ اس کے علاوہ تھریسیا نے سارا دن ثریا کے لب و لہجے میں بولنے کی مشق کی تھی اور اب وہ کافی حد تک ثریا کے لب و لہجے میں بات کر سکتی تھی۔ سمارٹ، سر عبدالرحمٰن کے میک اپ میں تھا اور سنگ ہی نے بھی مقامی میک اپ کیا ہوا تھا۔ رات کے تقریباً نو بج چکے تھے۔ سر سلطان چونکہ رات کے آٹھ بجے تک آفس میں کام کرتے تھے اور پھر گھر آتے تھے اس لئے انہوں نے نو بجے روانگی کا پروگرام بنایا تھا اور اب چونکہ نو بج چکے تھے اس لئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

’’جیکی۔ تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ ہم ایک ڈیڑھ گھنٹے تک واپس

آ جائیں گے‘‘...... تھریسیا نے جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’نو پرابلم مس۔ آپ مطمئن ہو کر جائیں‘‘...... جیکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تینوں کمرے سے باہر نکل آئے۔ باہر کمپاؤنڈ میں دو کاریں موجود تھیں۔ ایک کار کی نمبر پلیٹ پر سر عبدالرحمٰن کی ذاتی کار کے نمبر درج تھے۔ اس کار کا ماڈل اور رنگ بھی وہی تھا جو سر عبدالرحمٰن کی ذاتی کار کا تھا۔ وہ تینوں اس کار میں بیٹھ گئے۔ سنگ ہی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ سمارٹ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور تھریسیا پچھلی سیٹ پر تھی۔ کار سٹارٹ ہونے کے دوران ہی جیکی گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا اور پھر جیسے ہی کار گیٹ کے قریب پہنچی جیکی نے گیٹ کھول دیا اور کار باہر نکل گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ آفیسرز کالونی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ سیکورٹی والوں نے صرف ایک نظر کار کے اندر جھانکا اور پھر انہوں نے سیلوٹ کیا اور لوہے کا راڈ اوپر اٹھتا چلا گیا لیکن کار آگے نہ بڑھی۔

’’ادھر آؤ‘‘...... تھریسیا نے ثریا کی آواز میں سیکورٹی انچارج کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’یس مس‘‘...... سیکورٹی انچارج نے تھریسیا کے قریب پہنچتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’ملاقاتیوں کے رجسٹر پر اندراج کر کے ہمارے دستخط تو لے لو‘‘...... تھریسیا نے سیکورٹی انچارج سے کہا۔

"اوکے مس"...... سیکورٹی انچارج نے کہا اور پھر وہ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ ایک منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کھلا رجسٹرڈ تھا۔ اس نے وہ رجسٹر ثریا کے سامنے کر دیا اور ایک بال پوائنٹ بھی اس کی طرف بڑھا دیا۔ تھریسیا نے اس پر ثریا کے دستخط کئے۔

"تھینک یو"...... سیکورٹی انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سنگ ہی نے کار آگے بڑھا دی اور پھر دو منٹ بعد ان کی کار سرسلطان کی کوٹھی کے گیٹ پر جا رکی۔ گیٹ پر بھی ایک مسلح چوکیدار موجود تھا۔ وہ بھی چونکہ سر عبدالرحمٰن اور ثریا کو جانتا تھا اس لئے اس نے بھی زور دار سیلوٹ کیا اور پھر گیٹ کھول دیا۔ سنگ ہی کار کوٹھی کے اندر لے آیا۔ کار دیکھ کر سرسلطان کا ذاتی ملازم بھی دوڑتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔ سمارٹ نے سر کے اشارے سے جبکہ تھریسیا نے زبان سے جواب دیا۔

"کیا انکل آفس سے واپس آ چکے ہیں"...... تھریسیا نے ملازم سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ صاحب آفس سے واپس آ چکے ہیں۔ آپ ڈرائینگ روم میں تشریف رکھیں میں انہیں اطلاع کرتا ہوں"۔ ملازم نے کہا اور پھر وہ مڑا لیکن اسی وقت سرسلطان وہاں آ گئے۔ وہ شاید کار کی آواز سن کر باہر آئے تھے۔

"السلام علیکم انکل"...... تھریسیا نے سرسلطان کو دیکھتے ہی مؤدبانہ

انداز میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹی۔ کیسی ہو تم"...... سرسلطان نے شفقت بھرے لہجے میں سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"اللہ کا شکر ہے انکل"...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر عبدالرحمٰن۔ آپ خاموش ہیں۔ خیریت تو ہے"۔ سرسلطان نے سمارٹ سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"طبیعت خراب تھی لیکن ثریا کی ضد کی وجہ سے آنا پڑا"۔ سمارٹ نے کھانستے ہوئے کہا۔ سمارٹ نے بھی سر عبدالرحمٰن کے لہجے کی پریکٹس کی تھی لیکن وہ مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ کسی حد تک وہ سر عبدالرحمٰن کی آواز کی نقل کر سکتا تھا اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ سمارٹ کم سے کم بولے گا اور طبیعت کی خرابی کے انداز میں بولے گا۔

"اچھا باتیں بعد میں کریں گے پہلے اندر تو تشریف لائیں"۔ سرسلطان نے کہا اور پھر تھریسیا اور سمارٹ کے ساتھ ڈرائینگ روم میں آ گئے جبکہ سنگ ہی قریب ہی کھڑا رہ گیا تھا۔ ڈرائینگ روم میں آ کر وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"انکل۔ آنٹی نظر نہیں آ رہی"...... تھریسیا نے سرسلطان سے کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"بیٹی۔ آپ کی آنٹی آج کل گاؤں گئی ہوئی ہیں"۔ سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے ضرور ان سے جھگڑا کیا ہو گا۔ تبھی تو وہ ناراض ہو کر اکیلی گاؤں چلی گئی ہیں''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم بھی آخر عمران کی بہن ہو۔ مذاق کئے بغیر کیسے رہ سکتی ہو''...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''او بڈھے۔ مجھے عمران کی بہن تو نہ کہہ۔ عمران کے نام سے تو میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے''...... تھریسیا نے دل ہی دل میں کہا اور اسی لمحے ملازم ان کے لئے پھلوں کا رس لے کر آ گیا۔

''بیٹی۔ تمہارے ڈیڈی کی طبیعت خراب ہے مگر تم پھر بھی انہیں ساتھ لے آئی ہو۔ آخر ایسی کیا بات ہے''...... سرسلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''انکل۔ میں آپ سے ایک سفارش کرنے آئی ہوں''۔ تھریسیا نے کہا۔

''تم تو جانتی ہو کہ تمہارے ڈیڈی اور میں کسی قسم کی بھی سفارش نہیں کرتے۔ سر عبدالرحمٰن حیرت ہے۔ آپ سفارش کے لئے آئے ہیں''...... سرسلطان نے پہلے تھریسیا اور پھر سمارٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا مگر سمارٹ نے کوئی جواب نہ دیا البتہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''انکل۔ آپ تو نجانے کیا سمجھ بیٹھے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میرے خاوند کے رشتہ داروں میں ایک لڑکی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ عمران اس لڑکی سے شادی کر لے لیکن ہماری بات وہ مانتا

نہیں۔ ہم آپ سے یہی سفارش کرانے آئے ہیں کہ آپ اسے سمجھائیں کہ وہ ہماری بات مان لے اور چونکہ صبح میں نے واپس اپنے گھر چلے جانا ہے اس لئے ڈیڈی کی طبیعت خراب ہونے کے باوجود میں انہیں لے آئی ہوں۔ وہ آپ کے بہت چہیتے ہیں اس لئے وہ آپ کی بات نہیں ٹالیں گے''...... تھریسیا نے کہا۔

''بیٹی۔ تم جانتی ہو کہ عمران اپنی مرضی کا مالک ہے۔ اسے کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے باوجود میں اس سے بات کر کے دیکھوں گا۔ شاید اللہ اسے ہدایت دے دے اور وہ ہماری اس خواہش کو پورا کر دے''...... سرسلطان نے کہا۔

''وہ ہے تو ایسا ہی۔ لیکن آپ ذرا ان سے ضد کر کے تو دیکھیں''۔ تھریسیا نے کہا۔

''بیٹی۔ آپ اپنی اماں بی سے کہیں نا کہ وہ عمران سے ناراض ہو کر اپنی بات منوا لیں''...... سرسلطان نے کہا۔

''اماں بی تو ایک لمحے کے لئے بھی ان سے ناراض نہیں ہو سکتیں اور وہ ایسے ہیں کہ ہر بار اماں بی کو چکر دے جاتے ہیں۔ آپ تو انہیں اچھی طرح جانتے ہیں''...... تھریسیا نے عمران کا نام لئے بغیر کہا۔

''تم بھی میری بیٹی ہو۔ تمہاری بات کو تو میں ٹال ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا میں عمران سے بات کروں گا''...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو انکل۔ اب ہمیں اجازت"...... تھریسیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ سمارٹ اور سرسلطان بھی کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے سمارٹ کو کھانسی ہوئی اور ایک دو چھینکیں بھی آئیں۔ اس نے جیب سے رومال نکال لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مصافحہ کرنے کے لئے سرسلطان کی طرف بڑھا۔ اس نے مصافحے کے لئے سرسلطان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر اس کا رومال والا ہاتھ سرسلطان کی ناک سے جا لگا اور سرسلطان بیہوش ہو کر لہرا گئے۔ سمارٹ نے انہیں قابو کر لیا۔

"تم ملازم اور چوکیدار کو بے ہوش کر آؤ"...... سمارٹ نے تھریسیا کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا تو وہ ایک طرف بڑھ گئی۔

فنچ اور نانوتا ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے میز پر ایک کمپیوٹر رکھا ہوا تھا۔ کمپیوٹر کی سکرین آن تھی لیکن اس پر کوئی منظر دکھائی دینے کی بجائے ساؤنڈ ریکارڈر کی تصویر نظر آ رہی تھی اور کمپیوٹر سے آوازیں آ رہی تھیں۔

"پھر۔ پھر تمہارے پاس ریوالور کہاں سے آ گیا"...... انہیں بلیک جیک کی آواز سنائی دی۔

"میری ظاہری جیبوں کے علاوہ خفیہ جیب بھی ہوتی ہے۔ یہ ریوالور میری خفیہ جیب میں تھا"...... اس مرتبہ انہیں عمران کی آواز سنائی دی۔ فنچ اور نانوتا تو عمران کی آواز کو پہچانتے تھے لیکن براؤن کے لئے یہ نئی آواز تھی۔

"یہ شیطان آدمی ہے۔ یہ بلیک جیک کے بس کی بات نہیں ہے۔ سمجھو بلیک جیک تو گیا"...... فنچ نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن

نانوتا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموشی سے آوازیں سنتی رہی۔

"بولو۔ جلدی بولو۔ بلیک لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو نانوتا نے جلدی سے میز پر رکھا ہوا ایک ریموٹ کنٹرول آلہ اٹھا لیا۔

"بب۔ بلیک۔ لیبارٹری"...... بلیک جیک ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ نانوتا نے اس آلے پر لگا ہوا سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی انہیں ایک دھماکہ سنائی دیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"بلیک جیک بھی عمران کی وجہ سے اپنے انجام کو پہنچ گیا"۔ نانوتا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ عمران، بلیک جیک کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہمیں خود اس کے خلاف حرکت میں آنا پڑے گا"...... فنچ نے کہا۔

"ہاں۔ عمران نے بلیک لیبارٹری پہنچنا ہے۔ لہٰذا ہمیں بلیک لیبارٹری میں اس کا انتظار کرنا چاہئے"...... نانوتا نے کہا تو فنچ سوچ میں ڈوب گیا۔

"تم کیا سوچ رہے ہو"...... نانوتا نے فنچ کو سوچ میں گم دیکھا تو اس نے پوچھا۔

"عمران کو ابھی بلیک لیبارٹری کا ایڈریس معلوم نہیں اور اسے اس لیبارٹری کا ایڈریس معلوم ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم صرف

بلیک جیک کو تھا یا پھر اسرائیل میں بیٹھے ہوئے اسرائیلی حکومت کے ایک دو اہلکار اس لیبارٹری کے بارے میں جانتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں عمران کا انتظار بلیک لیبارٹری میں نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر ختم کر دینا چاہئے"...... فنچ نے کہا۔

"بلیک جیک کے بعد بلیک جیک تنظیم کا چیف کون بنے گا"۔ نانوتا نے پوچھا۔

"تنظیم کا جو بھی سربراہ بنے گا وہ بلیک جیک کہلائے گا اور نیا بلیک جیک کون ہو گا یہ پوچھنا پڑے گا"...... فنچ نے کہا اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"ہیلو۔ سپیشل ایجنٹ زیرو ون بول رہا ہوں"...... رابطہ ملنے پر اس نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ زیرو ون آپ۔ یس۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کی تنظیم بلیک جیک کے چیف، بلیک جیک کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے"...... فنچ نے کہا۔

"اوہ نو۔ ہمارے پاس تو اس کی اطلاع نہیں ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ صرف چند سیکنڈ پہلے کی کارروائی ہے۔ آپ ایسا کریں کہ تصدیق کر لیں۔ میں دس منٹ بعد آپ کو دوبارہ فون کرتا ہوں"...... فنچ نے کہا اور دوسری طرف سے او کے سن کر اس نے

رسیور رکھ دیا۔

''ان احمقوں کا ایک اہم آدمی مارا جا چکا ہے اور انہیں ابھی تک خبر ہی نہیں''...... نانوتا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''احمق جو ہوئے''...... فنچ نے مسکراتے ہوئے کہا تو نانوتا کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر جیسے ہی دس منٹ پورے ہوئے فنچ نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس مرتبہ اس نے نمبر پریس کرنے کی بجائے صرف ری ڈائل کا بٹن پریس کیا۔

''ہیلو۔ سپیشل ایجنٹ زیرو ون سپیکنگ''...... جیسے ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھایا گیا فنچ نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''زیرو ون آپ۔ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ بلیک جیک کو اس کے کئی ساتھیوں سمیت مین آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے''۔ دوسری طرف سے افسردہ سے لہجے میں کہا گیا۔

''اب بلیک جیک کا چیف کون بنے گا''...... فنچ نے پوچھا۔

''اسرائیلی آرمی کا ریٹائرڈ میجر سمتھ جو ڈائمنڈ کلب کا مالک ہے اور بلیک جیک کا سیکنڈ چیف ہے۔ اب بلیک جیک کا عہدہ وہی سنبھالے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... فنچ نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''علی عمران لازماً اس میجر سمتھ تک پہنچے گا''...... جیسے ہی فنچ نے رسیور رکھا تو نانوتا نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا ریکارڈ تو یہی بتاتا ہے کہ وہ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے کی بجائے منزل کی طرف بڑھتا ہے اور اس کی منزل کے راستے اندھیرے میں ہی کیوں نہ ڈوبے ہوئے ہوں اس کے لئے روشن ہوتے چلے جاتے ہیں''...... فنچ نے نانوتا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ وہ سبھی عمران کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھے۔

''اس کی اگلی منزل کا پتہ تو ہمیں چل چکا ہے تو پھر کیوں نا ہم اس پر نظر رکھیں اور جیسے ہی عمران میجر سمتھ تک پہنچے ہم اسے چھاپ لیں''...... نانوتا نے کہا۔

''ہمیں ایسا ہی کرنا ہو گا۔ جیسے ہی عمران سمتھ تک پہنچے ہمیں لگاتار اور بے دریغ فائرنگ کرنی ہو گی۔ وہ ہمارے نشانے سے ہی مارا جا سکتا ہے کسی اور کے بس کا کام نہیں ہے''...... فنچ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ڈائمنڈ کلب میرا دیکھا ہوا ہے۔ اس کے قریب ہی رائل ہوٹل ہے۔ ہم اسی ہوٹل میں کمرہ لے لیتے ہیں تاکہ جیسے ہی عمران ڈائمنڈ کلب پہنچے ہمیں بھی وہاں پہنچنے میں تاخیر نہ ہو''...... نانوتا نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ ہم میجر سمتھ سے مل لیں اور اس کے آفس میں ڈکٹا فون بھی لگا آئیں''...... فنچ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ان کی کار ڈائمنڈ کلب کے پارکنگ ایریئے میں

داخل ہوگئی۔ انہوں نے کار پارک کی اور پھر وہ کلب کے ہال میں آ گئے۔ دروازے کے قریب ہی کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ فنچ اور نانوتا نے صرف ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

''یس سر''...... جیسے ہی وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچے کاؤنٹر گرل نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''میجر سمتھ اپنے آفس میں موجود ہیں''...... فنچ نے کاؤنٹر گرل سے عام سے لہجے میں پوچھا۔

''یس سر۔ لیکن آپ کون ہیں''...... کاؤنٹر گرل نے فنچ اور نانوتا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ میجر سمتھ سے صرف اتنا کہہ دیں کہ سر براؤن کے دو کزن رابرٹ اور روزی آئے ہیں''...... فنچ نے کہا۔

''اوکے سر۔ میں بات کرتی ہوں''...... کاؤنٹر گرل نے کہا اور پھر وہ انٹرکام کا رسیور اٹھا کر بات کرنے لگی۔ بات کرنے کے بعد اس نے رسیور رکھا اور گن مین کو قریب آنے کا اشارہ کیا۔ یہ گن مین ایک کونے میں کھڑا تھا اور ہال میں موجود لوگوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

''سر۔ اگر آپ کے پاس اسلحہ ہو تو آپ یہاں جمع کرا دیں۔ واپسی پر آپ کو مل جائے گا''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''سویٹ گرل۔ ہم لوگوں کا اسلحے سے کیا کام''...... فنچ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس کے آفس تک ان کی رہنمائی کرو''...... کاؤنٹر گرل نے گن مین سے کہا تو وہ ایک طرف بڑھ گیا۔ فنچ اور نانوتا اس کے ساتھ چلنے لگے۔ کاؤنٹر سے دو قدم کے فاصلے پر سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں اور سیڑھیوں کے قریب ہی ایک گیلری کاؤنٹر کی پچھلی طرف جا رہی تھی۔ وہ گن مین کے ساتھ اس گیلری میں چلنے لگے۔ گیلری کے اختتام پر دائیں ہاتھ کے کمرے کے دروازے پر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ وہ دونوں فنچ اور نانوتا کو گھورنے لگے۔ ان کے ساتھ آنے والا گن مین انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

''اسلحہ تو نہیں ہے آپ کے پاس''...... ایک مسلح آدمی نے کرخت لہجے میں ان سے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ ہمارے پاس کسی قسم کا اسلحہ نہیں ہے''...... فنچ نے کہا تو اس کی بات سن کر اس آدمی نے دروازے کے قریب ہی دیوار پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو فنچ اور نانوتا پر لائٹ پڑی۔ وہ سمجھ گئے کہ انہیں چیک کیا گیا ہے کہ ان کے پاس واقعی اسلحہ نہیں ہے یا انہوں نے جھوٹ بولا ہے۔ اس لائٹ کے بعد دوسرے مسلح آدمی نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا۔

''آپ اندر جا سکتے ہیں''...... ایک مسلح آدمی نے فنچ اور نانوتا سے کہا تو وہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ کمرہ بہت ہی خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ جہازی سائز کی میز کے پیچھے ایک کرخت

چہرے والا آدمی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ تھیں اور وہ ان دونوں کو گھور رہا تھا۔ کمرے کے دو کونوں میں دو مسلح آدمی بھی کھڑے ہوئے تھے۔

”آپ نے سر براؤن کا نام لیا ہے اس لئے میں نے آپ کو اندر بلا لیا۔ بیٹھیں“..... ریوالونگ چیئر پر بیٹھے شخص نے کرخت لہجے میں کہا تو فنچ اور نانوتا صوفوں پر بیٹھ گئے۔

”آپ سر براؤن کے کزن ہیں۔ میرے پاس کس لئے آئے ہیں“..... میجر سمتھ نے ان سے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ہم براؤن کے کزن ہیں اور براؤن نے ہمارا تعارف بلیک جیک سے کرایا تھا اور بلیک جیک نے ہمیں یہ کارڈ دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر وہ ٹریس نہ ہو رہے ہوں اور ہمارا براؤن سے ملنا بھی بہت ضروری ہو تو ہم آپ سے مل لیں۔ انہوں نے آپ کا نام اور کلب کا نام بتایا تھا۔ اب ہم براؤن سے ملنا چاہتے ہیں لیکن بلیک جیک نے اپنا جو فون نمبر دیا تھا وہ مل نہیں رہا۔ ہم ان کے ایڈریس سے واقف نہیں ہیں کیونکہ ہماری ملاقات ایک ہوٹل میں ہوئی تھی“..... نانوتا نے میجر سمتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔ یہ کارڈ واقعی بلیک جیک کا تھا اور براؤن نے انہیں لا کر دیا تھا۔ میجر سمتھ نے کارڈ دیکھا تو اس کا چہرہ مطمئن نظر آنے لگا۔

”آپ وہسکی، کافی یا چائے پئیں گے“..... میجر سمتھ نے نرم

لہجے میں کہا۔

”بس آپ ہمیں براؤن سے ملوا دیں۔ یہ آپ کی مہربانی ہو گی“..... فنچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آج حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ حالات ٹھیک ہونے میں دو سے تین دن لگیں گے۔ آپ تیسرے دن تشریف لائیں میں آپ کی ملاقات سر براؤن سے کرا دوں گا“..... میجر سمتھ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن ہمیں تو یہاں کے حالات ٹھیک نظر آ رہے ہیں“۔ نانوتا نے کہا۔

”مس۔ یہاں کے حالات تو ٹھیک ہیں لیکن بلیک جیک صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ ان کے دشمنوں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اب آپ اندازہ کر سکتی ہیں کہ ان کے قتل کے بعد حالات خراب ہونا لازمی امر ہے اور یہ حالات ٹھیک ہونے میں دو تین روز لگ ہی جائیں گے“..... میجر سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ بلیک جیک صاحب کا مرڈر ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ“۔ نانوتا نے فوراً ہی پریشان سے لہجے میں کہا۔

”پھر تو حالات واقعی خراب ہیں۔ اوکے میجر سمتھ۔ ہم تین دن بعد آ جائیں گے“..... فنچ نے بھی چہرے پر پریشانی کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ نانوتا

بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی۔ ان دونوں نے ہاتھ کے اشارے سے میجر سمتھ کو الوداعی سلام کیا اور اس کے آفس سے باہر آ گئے۔ وہ جس مقصد کے تحت میجر سمتھ کے آفس آئے تھے ان کا وہ مقصد پورا ہو چکا تھا۔ وہ میز کی نچلی سطح پر جدید قسم کا ڈکٹا فون لگا آئے تھے۔ یہ ڈکٹا فون اتنا جدید تھا کہ اسے کوئی مشینری چیک نہ کر سکتی تھی۔

ڈائمنڈ کلب سے باہر آ کر وہ اپنی کار تک پہنچے جو پارکنگ میں موجود تھی۔ اس کے بعد وہ رائل ہوٹل آ گئے۔ رائل ہوٹل مارک کے مشہور ہوٹلوں میں سے ایک تھا۔ انہیں تیسری منزل پر ایک کمرہ مل گیا۔ انہوں نے اپنا سامان ایک میز پر رکھا اور بیگ سے ایک چھوٹی سی مشین نکال لی اور اسے بھی میز پر رکھ دیا اور پھر اس کا ایک بٹن بھی دبایا۔

''اوکے سر۔ میں آپ کے آرڈر کے مطابق کل ہی بلیک جیک کا عہدہ سنبھالتا ہوں''...... میجر سمتھ کی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشائی ایجنٹوں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ بھی کرا دیتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انہیں پھر میجر سمتھ کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

''بلیک لیبارٹری تو بالکل محفوظ ہے سر۔ اس کے بارے میں تو فکر کرنے کی قطعاً ضرورت ہی نہیں ہے''...... ایک بار پھر میجر سمتھ کی آواز سنائی دی اور پھر اوکے کے بعد رسیور کریڈل پر رکھے

جانے کی آواز سنائی دی۔

''کہیں ایسا نہ ہو کہ عمران کسی اور طریقے سے بلیک لیبارٹری ٹریس کر کے وہاں پہنچ جائے اور ہم یہاں بیٹھے اس کا انتظار کرتے رہیں''...... نانوتا نے ایک خدشے کے تحت کہا۔

''عمران اگر بلیک لیبارٹری پہنچ بھی گیا تو ہمیں اس کی اطلاع مل جائے گی۔ براؤن نے ہمیں اس کی اطلاع تو کرنی ہے۔ تمہیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے''...... فنچ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران، براؤن کے بس کی بات نہیں ہے۔ کہیں عمران اسے بھی کوئی چکر نہ دے دے''...... نانوتا نے کہا۔

''میں نے براؤن کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ اگر عمران اس کے سامنے آ جائے تو وہ عمران کا مقابلہ نہ کرے بلکہ ایک طرف ہو جائے اور ہمیں فوری طور پر اطلاع کرے''...... فنچ نے کہا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن اس کے باوجود بھی مجھے ایک خیال بری طرح ستا رہا ہے''...... نانوتا نے کہا۔

''اوہ۔ کیا مطلب''...... فنچ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کہیں اس مرتبہ بھی عمران ہمیں چکمہ نہ دے جائے''...... نانوتا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''تم اور تھریسیا دونوں عمران سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہو گئی ہو''...... فنچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران وہ واحد آدمی ہے جو ہمیں کئی بار ڈاج دے چکا ہے اس لئے ہمارا اس سے متاثر ہونا فطری امر ہے اور صرف ہم ہی اس سے متاثر نہیں ہیں تم بھی اس سے متاثر ہو بلکہ زیرو لینڈ کے بڑے بھی اس سے متاثر ہیں"...... نانوتا نے کہا۔

"بس اب یہ سلسلہ ہی ختم ہو جائے گا۔ پاکیشیائی زبان کا ہی ایک محاورہ ہے کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ سو اب عمران ختم ہونے والا ہے اور جب عمران ہی نہیں ہو گا تو پھر اس سے متاثر کون ہو گا"...... فنچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش ایسا ہی ہو جائے جیسا تم کہہ رہے ہو"...... نانوتا نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہو گا۔ ضرور ہو گا۔ بس ایک آدھ دن میں عمران کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر ہم کافرستان جائیں گے اور اس کرنل فریدی کا خاتمہ بھی کریں گے۔ وہ بھی خود کو کوئی توپ چیز سمجھتا ہے"...... فنچ نے یقین بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ نانوتا اس کی بات کا جواب دیتی مشین پر بیل کی آواز سنائی دینے لگی تو وہ دونوں چونک کر مشین کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"وہ بلیک لیبارٹری کا نام لے رہے ہیں۔ کیا مطلب ہے تمہارا"...... میجر سمتھ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں ہی اچھل پڑے۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ عمران، میجر سمتھ کے سر پر پہنچ چکا ہے اور یہ بات تو وہ جانتے ہی تھے کہ عمران جس کے سر پر پہنچ جائے اس کا بچنا ناممکن ہوتا ہے۔

"معلوم نہیں۔ یہ کون لوگ ہیں۔ اچھا۔ انہیں پانچ منٹ بعد میرے آفس بھیج دو۔ اگر غلط لوگ ہوئے تو مارے جائیں گے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انہیں دوبارہ میجر سمتھ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھے جانے کی بھی آواز سنائی دی تو فنچ اور نانوتا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے سامان سے دو مشین پسٹل بھی نکال کر جیب میں رکھ لئے۔

"آخر عمران کی موت اسے ہمارے سامنے لے ہی آئی ہے"۔ فنچ نے سرد لہجے میں کہا اور پھر دو منٹ بعد وہ رائل ہوٹل سے ڈائمنڈ کلب پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے کلب کے کاؤنٹر پر ایک مرد اور ایک لڑکی کو کھڑے دیکھا۔ مرد کا قدوقامت سو فیصد عمران سے ملتا تھا جبکہ لڑکی کا قد جولیا جیسا تھا۔ ان دونوں کو دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ یہ عمران اور جولیا ہیں۔ چونکہ وہ دونوں میک اپ میں تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ عمران انہیں نہیں پہچان سکے گا اور چونکہ ان کا تصور بھی عمران کے ذہن میں نہیں ہو گا اس لئے عمران ان پر توجہ نہیں دے گا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کاؤنٹر کے قریب پہنچ گئے۔

"میجر سمتھ معلوم نہیں ہمیں انتظار کیوں کرا رہا ہے"...... انہیں لڑکی کی آواز سنائی دی تو وہ مطمئن ہو گئے۔ انہوں نے جولیا کی

آواز پہچان لی تھی حالانکہ جولیا نے ایکریمی لہجے میں بات کی تھی لیکن اس کی آواز بدلی ہوئی نہیں تھی اس لئے ان کے دل میں جو ہلکے سے شبہات تھے وہ بھی دور ہو گئے تھے۔ اس کے بعد فوراً ہی انہوں نے مشین پسٹل نکال لئے اور پھر یکدم ہی ان دونوں پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ ہوتے ہی تیز چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ہر طرف بھگدڑ مچ گئی۔

سنگ ہی، تھریسیا اور سمارٹ اس وقت ایک تہہ خانے میں موجود تھے۔ ان کے سامنے میز پر چند مشینیں رکھی ہوئی تھیں اور ایک کرسی پر سرسلطان بے ہوشی کی حالت میں موجود تھے۔ تھریسیا مشین سیٹ کر رہی تھی جبکہ سمارٹ ایک انجکشن تیار کر رہا تھا۔

''سرسلطان نے ہوش میں آنے کے بعد خود سے کچھ نہیں بتانا۔ مشین کے ذریعے ہی ان سے کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے''...... سنگ ہی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا کہنا تھا کہ سرسلطان کو ہوش میں لانے کی ضرورت نہیں۔ مشین کے ذریعے ان کے لاشعور سے پوچھا جا سکتا ہے لیکن تھریسیا چاہتی تھی کہ پہلے سرسطان کو ہوش میں لا کر پوچھا جائے اور جب وہ نہ مانیں تو پھر انہیں بے ہوش کر کے ان پر مشین استعمال کی جائے۔

''کوشش کر کے دیکھ لینے میں کیا حرج ہے''...... تھریسیا نے

مشینوں کو سیٹ کرنے کے دوران کہا۔

''تم اگر وقت ضائع کرنا ہی چاہتی ہو تو ٹھیک ہے''...... سنگ ہی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس دوران سمارٹ نے انجکشن تیار کر لیا اور پھر اس نے وہ انجکشن سرسلطان کو لگا دیا۔ انجکشن لگنے کے چند ہی لمحوں بعد سرسلطان کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہو گئے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ مکمل ہوش میں آ گئے۔

''سرسلطان۔ ہم نے تمہارے ساتھ کوئی غیر مہذب سلوک نہیں کیا۔ یعنی نہ تمہیں رسی سے باندھا ہے نہ زنجیر سے اور نہ ہی اب تک تم پر کوئی تشدد کیا ہے''...... جیسے ہی سرسلطان مکمل ہوش میں آئے تو تھریسیا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مہربانی ہے تمہاری''...... سرسلطان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم نے تو تم پر مہربانی کر دی ہے اب تم بھی خود پر مہربانی کرو گے تو بات بنے گی''...... سنگ ہی نے کہا۔

''میں خود پر کیا مہربانی کر سکتا ہوں''...... سرسلطان نے سنگ ہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر تم نے ہمارے سوالوں کے صحیح جواب دے دیئے تو یہ تمہاری خود پر مہربانی ہو گی اور اگر تم نے ہمارے سوالوں کے صحیح جواب نہ دیئے تو تم اپنی بوڑھی ہڈیوں پر خود ہی ظلم کرو گے''۔ سنگ ہی نے کہا۔

''تم نے سنگ ہی اور تھریسیا کا نام تو سنا ہو گا''...... تھریسیا نے کہا۔

''ہاں۔ سنا ہوا ہے''...... سرسلطان نے جواب دیا۔

''سنگ ہی اور تھریسیا دنیا میں دہشت کی علامت ہیں۔ وہ دونوں جس ملک میں پہنچ جاتے ہیں اس ملک میں نئے نئے ہنگامے جنم لیتے ہیں۔ فسادات پھوٹ پڑتے ہیں۔ وہ ملک ہی آفت زدہ ہو جاتا ہے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ہو جاتا ہو گا۔ تم مجھے یہ کیوں بتا رہے ہو''...... سرسلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس لئے سرسلطان کہ تم اس وقت سنگ ہی اور تھریسیا کی قید میں ہو''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو سنگ ہی اور تھریسیا تم ہو''...... سرسلطان نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب تم اندازہ کر سکتے ہو کہ تم کتنے سفاک اور خطرناک انسانوں کی قید میں ہو۔ اگر تم نے ہمارے سوالوں کے جواب نہ دیئے تو پھر تمہاری روح تک بلبلانے لگے گی۔ تم موت کو ترسو گے لیکن تمہیں موت نہیں آئے گی اور آخرکار تم پاگل ہو جاؤ گے اور پاکیشیا کی سڑکوں پر بری حالت میں نظر آؤ گے''...... سنگ ہی نے سرد لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کے مفاد پر ایک سلطان کیا لاکھوں سلطان قربان کئے

جا سکتے ہیں''...... سرسلطان نے کہا۔

''اچھا۔ ہم تم سے زیادہ سوال و جواب نہیں کرتے۔ تم صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کا ایڈریس بتا دو''...... تھریسیا نے کہا۔ اس کا لہجہ کافی حد تک نرم تھا۔

''تم تو عالمی مجرم ہو۔ تمہارا نام پوری دنیا کے لئے دہشت کی علامت ہے۔ تم خود اتنا بھی معلوم نہیں کر سکتے''...... سرسلطان نے طنزیہ لہجے میں کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا کو ایسے محسوس ہوا جیسے سرسلطان نے انہیں جوتا مار دیا ہو۔

''سمارٹ۔ ذرا خاور کو تو اٹھا لاؤ''...... تھریسیا نے سرد لہجے میں کہا تو سمارٹ خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا۔ پھر اس کے واپس آنے تک خاموشی رہی۔ خاور کا نام سن کر سرسلطان بے چین ہو گئے تھے۔ سمارٹ واپس آیا تو اس کے کندھے پر خاور تھا۔ اس نے خاور کو فرش پر ڈال دیا۔ خاور کے ہاتھ پشت پر کر کے ہتھکڑی لگا دی گئی تھی اور اس کے پاؤں بھی زنجیر سے جکڑے ہوئے تھے۔ وہ ہوش میں تھا اور سرسلطان کو یہاں دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

''تم نے اسے اس طرح کیوں باندھ رکھا ہے''...... سرسلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

''اگر تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کا ایڈریس نہ بتایا تو پھر تمہارے سامنے خاور کے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے''۔ سنگ ہی نے کہا۔

''تو تم بلیک میلر بھی ہو''...... سرسلطان نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم ہر وہ کام جائز سمجھتے ہیں جس سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہو''۔ سنگ ہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کا ایڈریس بتاؤ''...... تھریسیا نے بیزار سے لہجے میں کہا لیکن سرسلطان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''اوکے۔ نہ بتاؤ۔ اب اس خاور کی دردناک موت کا نظارہ کرو۔ اس کے بعد تمہیں اس سے زیادہ اذیت سے گزرنا پڑے گا لیکن یاد رکھنا تمہیں موت نہیں آئے گی''...... سنگ ہی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سنگ ہی کے ہاتھ میں ایک لمبے پھل والا خنجر نظر آنے لگا جس کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

''تم فی الحال ایڈریس نہ بتاؤ۔ ایکسٹو کو فون کر کے بتا دو کہ تم اور خاور اس وقت ہماری قید میں ہو''...... تھریسیا نے سرسلطان سے کہا اور پھر اس نے سنگ ہی کو بھی رکنے کا اشارہ کیا جو خاور کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چیف کو فون کئے دیتا ہوں''...... سرسلطان نے کہا تو سنگ ہی کے خاور کی طرف بڑھتے ہوئے قدم رک گئے جبکہ تھریسیا نے میز پر رکھا ہوا فون سیٹ اٹھایا اور سرسلطان کے

سامنے رکھ دیا۔ سرسلطان نے دانش منزل کے نمبر پریس کئے تو چند لمحوں بعد دوسری طرف بیل بجنے لگی۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔ چونکہ تھریسیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے سب نے ایکسٹو کی آواز سنی۔

''سر۔ میں سلطان بول رہا ہوں''...... سرسلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ آپ اس وقت سنگ ہی اور تھریسیا کی قید میں ہیں اور یہ فون بھی آپ نے انہی کے کہنے پر کیا ہے۔ لیکن آپ نے پریشان نہیں ہونا۔ ہم بہت جلد آپ تک پہنچ جائیں گے''...... ایکسٹو نے کہا تو سمارٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ سنگ ہی اور تھریسیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''سر۔ خاور بھی انہی کی قید میں ہے اور یہ لوگ اس پر تشدد کرنے والے ہیں''...... سرسلطان نے کہا اور کے ساتھ ہی تھریسیا نے سرسلطان کے ہاتھ سے رسیور کھینچ کر کان سے لگا لیا۔

''جناب ایکسٹو صاحب۔ آپ ہمارے پاس آنے کی زحمت نہ کریں۔ ہم خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں''...... تھریسیا نے طنزیہ لہجے میں کہا ور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک قہقہہ بھی لگایا۔

''تم جہاں ہو وہیں رہو۔ میں تم تک پہنچ رہا ہوں''...... دوسری

طرف سے ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''دیکھا سنگ ہی۔ جب ہم نے تشدد کے بغیر ہی اپنا مقصد پورا کر لیا تو پھر تشدد کرنے کا کیا فائدہ''...... تھریسیا نے معنی خیز لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر نے فون واپس میز پر رکھ دیا۔ تھریسیا کی بات سن کر سنگ ہی اور سمارٹ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی تھی لیکن سرسلطان پریشان ہو گئے تھے کہ انہوں نے اپنا مقصد کیسے حاصل کر لیا لیکن خاور کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔ تھریسیا نے فون سیٹ میز پر رکھنے کے بعد کمپیوٹر کی سکرین آن کر دی اور کی بورڈ استعمال کرتے ہوئے ایک کمانڈ دی تو مانیٹر پر ایک نقشہ آ گیا۔ تھریسیا غور سے اس نقشے کو دیکھنے لگی اور پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''سرسلطان۔ تم اس نقشے کو دیکھ رہے ہو۔ یہ تمہارے دارالحکومت کا نقشہ ہے''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ نقشہ دیکھ کر سرسلطان بھی سمجھ چکے تھے کہ یہ پاکیشیا کے دارالحکومت کا نقشہ ہے۔

''اب تم مجھے نہیں بلکہ میں تمہیں بتاؤں گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... تھریسیا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کی بورڈ پر موجود بٹن پریس کئے تو مانیٹر پر موجود نقشے پر ایک جگہ روشنی کا ایک نقطہ چمکنے لگا۔ تھریسیا نے ایک اور بٹن پریس کیا تو نقطے والی جگہ بڑی ہوتی چلی گئی۔ اب نقشے میں وہ جگہ

بہت نمایاں نظر آ رہی تھی۔

''شالیمار روڈ۔ کیوں سرسلطان۔ تم اسے ہی چھپا رہے تھے نا''...... تھریسیا نے طنزیہ لہجے میں کہا تو سرسلطان کی آنکھوں میں تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

''تھریسیا۔ ہمیں جلد از جلد اس قلعہ نما عمارت پر ریڈ کرنا ہے۔ کہیں ایکسٹو نکل ہی نہ جائے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ہاں۔ سامان تو پہلے ہی گاڑی میں موجود ہے۔ چلو''۔ تھریسیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ان دونوں کا کیا کرنا ہے''...... سمارٹ نے خاور اور سرسلطان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ایکسٹو کا خاتمہ کر کے آئیں گے تو ان کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔ فی الحال تم سرسلطان کو بھی زنجیر سے باندھ دو''...... تھریسیا نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے جھک کر میز کے نیچے سے ایک ہتھکڑی نکال کر سمارٹ کو دے دی۔ سمارٹ، سرسلطان کی طرف بڑھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ہتھکڑی اور دوسرے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کا رخ سرسلطان کی طرف تھا جبکہ سنگ ہی اور تھریسیا تہہ خانے سے باہر چلے گئے۔

''اگر تم اپنی زندگی کے کچھ لمحات بڑھانا چاہتے ہو تو کرسی سے اٹھ کر منہ دوسری طرف کر لو''...... سمارٹ نے سخت لہجے میں کہا تو سرسلطان نے اس کے کہنے پر عمل کیا۔ سمارٹ نے سرسلطان کے

دونوں ہاتھ پشت پر کر کے ہتھکڑی لگا دی۔ یہ ہتھکڑی بھی عام ہتھکڑیوں سے مختلف تھی۔ سرسلطان کو ہتھکڑی سے باندھنے کے بعد سمارٹ نے انہیں کرسی پر بٹھایا اور پھر ہتھکڑی کا دوسرا سرا کرسی کی پشت سے اس طرح جوڑ دیا کہ اب سرسلطان کرسی سے اٹھ ہی نہ سکتے تھے۔ سرسلطان کے بعد اس نے خاور کے ساتھ بھی یہی کیا۔ خاور کو اس نے فرش سے اٹھایا اور کرسی پر بٹھا دیا اور پھر اس کی ہتھکڑی کا دوسرا سرا بھی کرسی کی پشت سے اس طرح جوڑ دیا کہ خاور بھی نہیں اٹھ سکتا تھا۔

''تم یہاں آرام کرو ہم تمہارے چیف کا شکار کرنے جا رہے ہیں''...... سمارٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی بلیک جیک کے مین آفس سے باہر آ چکے تھے۔ انہوں نے گیس فائر کی تھی تو مین آفس میں موجود بلیک جیک کے تمام آدمی بے ہوش ہو گئے تھے۔ عمران نے بلیک جیک کے آفس کی تلاشی لی تو میز کی دراز میں سے انہیں اپنے سارے موبائل فون سیٹ بھی مل گئے تھے۔ اس کے بعد عمران تو بے ہوش افراد کے خاتمے کے حق میں نہیں تھا لیکن تنویر نے عمران کو یہ کہہ کر چپ کرا دیا کہ یہ لوگ انسان ہی نہیں ہیں لہٰذا انسانوں کے اصول ان پر لاگو ہی نہیں ہوتے۔ اس کے بعد تنویر نے خود ہی مین آفس میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

''یہ ہمارے خلاف دہشت گردی کریں، ہمارے ساتھ انسانیت سوز سلوک کریں، فلسطین میں نہتے مسلمانوں پر آگ کے شعلے برسائیں، کم سن بچوں کو ٹینکوں کے نیچے کچل دیں اور ہم ان کے

لئے انسانیت کے اصول دیکھتے رہیں۔ یہ اصول تم دیکھتے رہو میں نہیں دیکھوں گا''...... تنویر نے کہا تو عمران خاموش ہو گیا۔

عمران جانتا تھا کہ تنویر نے اس سلسلے میں اس کی بات ہی نہیں مانی اس لئے بھی اس نے خاموشی اختیار کر لی تھی اور تنویر نے ایک ایک آدمی کے سینے میں کئی گولیاں ماری تھیں۔ وہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ ہونے کے بعد وہ اس عمارت سے باہر آئے تو عمران کے موبائل فون پر روشی کی کال آ گئی۔

''میں کتنی دیر سے تم لوگوں کے لئے پریشان ہوں اور بار بار تمہیں فون کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ تم نے موبائل فون کیوں آف کیا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے روشی نے کہا۔

''میں اب کیا کر سکتا ہوں۔ چیف نے موبائل فون کا سیٹ اپ ہی ایسا کر دیا ہے کہ جیسے ہی یہ سیٹ مجھ سے دور ہو گا آف ہو جائے گا۔ یعنی موبائل فون کو میری دوری راس ہی نہیں آئے گی اور ایک تم ہو کہ مجھ سے دور رہ کر بھی زندہ ہو۔ نہ صرف زندہ ہو بلکہ خوش و خرم بھی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں پتھروں سے سر ٹکرانے کی قائل نہیں ہوں۔ کیا جولیا اس وقت تمہارے ساتھ نہیں ہے''...... روشی نے کہا تو عمران نے جولیا کی طرف دیکھا جو غصے سے اسے گھور رہی تھی۔

''جولیا اس وقت میرے ساتھ ہی ہے اور بہت غصے میں دکھائی دے رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ تم لوگ فوراً ریڈ سٹریٹ کی کوٹھی نمبر پچاس میں پہنچو۔ میں وہاں پہنچ چکی ہوں"...... دوسری طرف سے روشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو عمران نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"ریڈ سٹریٹ، کوٹھی نمبر پچاس۔ ہم نے وہاں پہنچنا ہے لیکن اکٹھے نہیں جانا بلکہ دو دو کی صورت میں جائیں گے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی چلنے لگی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب ریڈ سٹریٹ کی کوٹھی نمبر پچاس میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ چائے پینے کے دوران روشی نے اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات انہیں بتا دیئے اور انہوں نے روشی کو۔

"تو اب ہم نے میجر سمتھ سے ملنے کے لئے ڈائمنڈ کلب جانا ہے"...... روشی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پوری بارات لے کر تو نہیں جانا اور ویسے بھی یہاں دو شادیوں کی آزادی تو ہے ہی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ جو تم کام کے دوران فضول بکواس شروع کر دیتے ہو یہ بہت غلط بات ہے"...... تنویر نے غصے سے کہا۔

"اچھا۔ تمہارے مطابق ایک ہوتی ہے فضول بکواس یعنی بے کار بکواس تو پھر دوسری ہوئی مفید بکواس۔ اب تم مجھے مفید بکواس کے بارے میں بتا دو۔ آئندہ میں کام کے دوران وہی مفید بکواس کیا

کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی بکواس سے تم باز رہ ہی نہیں سکتے"...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے"...... عمران نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"پتوں پر بھی تم ہی تکیہ رکھتے ہو گے"...... جولیا نے کہا تو سب ہنسنے لگے۔

"کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے"...... جولیا نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب نے بستر والے تکیئے کی بات نہیں کی"...... صفدر نے جولیا سے کہا اور ساتھ ہی اس نے جولیا کو مطلب بھی سمجھا دیا۔

"مجھے ابھی اردو لٹریچر کی اتنی سمجھ تو نہیں ہے"...... جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ تم عمران کی باتوں کا اثر نہ لیا کرو۔ یہ تو بس ایسے ہی ہے"...... روشی نے کہا۔

"کام کی بات پھر درمیان میں رہ گئی اور ادھر ادھر کی باتیں پھر شروع ہو گئیں"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہو رہی تھی"...... عمران نے اس انداز میں کہا جیسے اسے بات ہی بھول گئی ہو۔

"عمران صاحب۔ میجر سمتھ کا ذکر خیر ہو رہا تھا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ اب بلیک جیک کا چیف یا نیا بلیک جیک کہہ لو۔ میجر سمتھ ہو گا جو کہ ڈائمنڈ کلب کا مالک ہے۔ وہ بلیک لیبارٹری کے بارے میں لازماً جانتا ہو گا۔ ہم نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر انتظار کس کا ہے۔ اٹھو اور چلو"...... تنویر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے انتظار ہے کسی کا"...... عمران نے کہا۔

"کس کا انتظار ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھی بھی حیران ہو رہے تھے۔

"صفدر تو نکاح کا خطبہ بھول گیا ہے۔ میں اب کسی قاضی کا انتظار کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا سر پھاڑ دوں گا۔ تم بکواس بھی اب سنجیدہ انداز میں کرنے لگ گئے ہو"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس کی ایک اور قسم ہو گی۔ یعنی سنجیدہ بکواس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارا موڈ نہیں ہے کام کرنے کا تو مجھے بتا دو۔ میں چیف کو فون کر کے کہہ دیتی ہوں کہ چونکہ عمران کا موڈ کام کرنے کا

نہیں ہے اس لئے ہم عمران سے الگ ہو کر کام کر رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا چیف ہمیں گولیاں مار دے گا نا تو مار دے۔ کم از کم تمہاری ہر وقت کی بک بک سے جان تو چھوٹ جائے گی"...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر روشی دل ہی دل میں مسکرانے لگی اور پھر سوچنے لگی کہ اگر جولیا کو معلوم ہو جائے کہ وہ دراصل اس وقت ایکسٹو سے ہی مخاطب ہے تو اس کی کیا حالت ہو۔

"ڈائمنڈ کلب میں اور جولیا جا رہے ہیں۔ ہم ادھر ادھر بہت بھاگ لئے اب ہمیں اپنے مشن پر توجہ دینی چاہئے"...... عمران نے یکدم سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی۔ اس کوٹھی میں تین کاریں موجود تھیں۔ وہ ایک کار میں سوار ہو کر ڈائمنڈ کلب پہنچ گئے۔ وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچے تو کاؤنٹر پر موجود دو لڑکیوں میں سے ایک نے کاروباری مسکراہٹ کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔

"جی سر۔ فرمائیے"...... کاؤنٹر گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے میجر سمتھ سے ملنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلے میں سر"...... کاؤنٹر گرل نے میجر سمتھ کا نام سن کر چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک لیبارٹری کے سلسلے میں"...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر گرل

کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"بلیک لیبارٹری۔ یہ کیسی لیبارٹری ہے سر"...... کاؤنٹر گرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ دوسری کاؤنٹر گرل بھی حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن اس نے درمیان میں بولنے کی کوشش نہ کی تھی۔

"جب تم میجر سمتھ کو بلیک لیبارٹری کا حوالہ دو گی تو وہ فوراً ہم سے ملیں گے"...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر گرل نے کندھے اچکاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے بات کرنے لگی۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور رکھا اور عمران کی طرف متوجہ ہوئی۔

"آپ کو پانچ منٹ انتظار کرنا ہو گا۔ میجر سمتھ صاحب اس وقت مصروف ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"او کے۔ ہم یہاں انتظار کر لیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میجر سمتھ معلوم نہیں ہمیں کیوں انتظار کرا رہا ہے"...... جولیا نے بیزار سے لہجے میں کہا۔ انہیں انتظار کرتے ہوئے دو اڑھائی منٹ ہو چکے تھے اور جولیا بوریت محسوس کرنے لگی تھی۔ اسی لمحے عمران کی چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجایا تو عمران نے چیتے کی سی پھرتی سے حرکت کی۔ اس نے جولیا کو بھی دھکا دیا اور خود بھی فرش پر گر گیا۔ عمران کے حرکت کرتے ہی فائرنگ کی تیز آواز گونجی تھی۔ گولیاں کاؤنٹر پر موجود دونوں لڑکیوں کو جا لگیں اور وہ چیختی

ہوئی نیچے گر گئیں۔ فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی ہال میں بھگدڑ مچ گئی۔

عمران اور جولیا پر فائرنگ کرنے والے دو افراد تھے جن میں سے ایک مرد اور دوسری لڑکی تھی۔ عمران اور جولیا قلابازی کھا کر خود کو بچا رہے تھے لیکن وہ دونوں اتنے ماہرانہ انداز میں فائرنگ کر رہے تھے کہ انہیں خود کو بچانے میں بڑی مشکل پیش آ رہی تھی۔ عمران اور جولیا کے جسموں میں بھی بجلی سی بھری ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ فائرنگ کرنے والے ان پر مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔ پھر خود کو فائرنگ سے بچاتے ہوئے عمران نے اپنا مشین پسٹل نکالا اور پھرکی کی طرح گھومنے کے باوجود اس نے مرد پر فائر کر دیا۔ یا تو عمران پھرکی کی مانند گھوم رہا تھا اس لئے اس کا نشانہ خطا ہو گیا تھا یا پھر وہ مرد ہی اتنا پھرتیلا تھا کہ وہ عمران کے نشانے پر نہ آیا۔

عمران کو جوابی فائرنگ کرتے دیکھ کر جولیا نے بھی اپنا مشین پسٹل نکال لیا اور اس نے بھی لڑکی پر فائرنگ کی لیکن جولیا کا نشانہ بھی خطا ہو گیا جبکہ دوسری طرف ان پر حملہ آوروں کے مشین پسٹل خالی ہو گئے تو انہوں نے خالی مشین پسٹل بھی ان پر دے مارے اور اس کے ساتھ ہی وہاں ایک دھماکہ ہوا اور ان کے اردگرد دھواں پھیل گیا۔ جب دھواں چھٹا تو وہ دونوں غائب ہو چکے تھے۔ ہال میں بھگدڑ مچ جانے کی وجہ سے فرش پر زخمی ہونے یا مر جانے والے افراد گرے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی اندھا دھند فائرنگ کی

زد میں کئی افراد آ گئے تھے جن میں سے کچھ مر بھی گئے تھے اور کچھ زخمی ہو گئے تھے۔ وہ بھی فرش پر گرے ہوئے تھے۔ زخمیوں کی کراہیں اور سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران اور جولیا کھڑے ہوئے ہی تھے کہ ان کے قریب ہی ایک اور دھماکہ ہوا اور ان کے گرد تیز بو پھیل گئی۔ وہ دونوں لہراتے ہوئے ایک بار پھر فرش پر گرتے چلے گئے۔ ان کے ذہن تاریک ہو گئے تھے۔

''میرے خیال میں ہمیں بھی ڈائمنڈ کلب کی طرف جانا چاہئے''...... عمران اور جولیا کے جانے کے بعد روشی نے کہا۔

''اگر ہمارا وہاں جانا ضروری ہوتا تو عمران صاحب ہمیں ضرور ساتھ لے جاتے''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارا عمران کے ساتھ جانا ضروری نہیں ہے لیکن وہاں جانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ ہم عمران کے کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔ دور سے ان دونوں کو واچ تو کر سکتے ہیں''...... روشی نے کہا۔

''اگر مس روشی کی بات مان لی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے''...... تنویر نے کہا۔

''سب کا جانا مناسب نہیں ہے اس لئے میرے خیال میں تم اور مس روشی چلے جاؤ''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ ہم ہال میں بیٹھ کر جائزہ لیتے رہیں گے''...... روشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ تنویر بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔ روشی ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھی اور تنویر اس کے ساتھ والی سیٹ پر تھا۔ کچھ دیر بعد وہ ڈائمنڈ کلب پہنچ گئے لیکن کلب کی پارکنگ میں پہنچتے ہی وہ چونک پڑے کیونکہ کلب کے اندر سے زبردست فائرنگ کی آوازیں آ رہی تھیں اور کافی لوگ افراتفری کے انداز میں کلب سے باہر کی طرف آ رہے تھے۔ ان دوڑ کر آنے والوں میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ روشی اور تنویر انہیں دیکھنے لگے۔ پھر وہ کار سے نیچے اترے اور ہال کی طرف بڑھے۔ انہیں ویٹر کی وردی پہنے ہوئے ایک شخص بھی نظر آیا۔ تنویر نے اسے پکڑ لیا۔

''کیا ہو رہا ہے یہاں۔ یہ فائرنگ کیوں ہو رہی ہے''...... تنویر نے ویٹر سے پوچھا۔

''دو پارٹیوں کے درمیان فائرنگ ہو رہی ہے سر۔ بہت لوگ زخمی ہو گئے ہیں اور بہت سے مر چکے ہیں''...... ویٹر نے کہا اور پھر وہ خود کو چھڑا کر بھاگ گیا۔ اب ہال سے کوئی بھی باہر نہیں آ رہا تھا۔ لگتا تھا کہ جو لوگ بھاگ سکتے تھے وہ بھاگ گئے ہیں۔ اندر فائرنگ اب بھی ہو رہی تھی۔ پھر چند لمحوں بعد فائرنگ کی آواز بند ہو گئی اور پھر انہوں نے ایک مرد اور ایک لڑکی کو طوفانی انداز میں باہر آتے ہوئے دیکھا اور پھر اگلے چند لمحوں میں وہ کار میں بیٹھ کر

وہاں سے فرار ہو گئے۔

''آؤ۔ اندر دیکھتے ہیں کہ کیا ہوا ہے''...... روشی نے تنویر سے کہا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ چند قدم ہی چلے تھے کہ انہیں ہال میں سے ایک اور دھماکے کی آواز سنائی دی۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو اندر انہیں تیز بو محسوس ہوئی تو انہوں نے فوراً ہی اپنے سانس روک لئے اور خود کو انہوں نے فرش پر گرا لیا۔ کچھ دیر کے بعد بو ختم ہو گئی تو تنویر اور روشی نے آہستہ سے سانس لئے۔ ابھی وہ اپنا سانس بحال کر ہی رہے تھے کہ انہوں نے ایک طرف سے پانچ غنڈے ٹائپ آدمیوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ وہ اس طرح محتاط انداز میں چلتے ہوئے کاؤنٹر کے قریب پہنچ گئے اور پھر انہوں نے جھک کر دو افراد کو اٹھا لیا۔

تنویر اور روشی نے اٹھائے جانے والوں کو پہچان لیا۔ وہ عمران اور جولیا تھے جو شاید گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے بلکہ تنویر کا تو اندازہ ہی یہی تھا کہ ان دونوں کو بے ہوش کرنے کے لئے ہی یہ گیس پھیلائی گئی ہے۔ وہ غنڈے عمران اور جولیا کو اٹھانے کے بعد ایک طرف بڑھ گئے۔

''اب کیا کیا جائے''...... تنویر نے سرگوشی کے انداز میں روشی سے پوچھا۔ وہ ایک دوسرے کے بہت ہی قریب گرے ہوئے

تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی افراد فرش پر گرے ہوئے تھے۔ کچھ افراد کے کراہنے اور سسکیاں لینے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ فرش پر گرے ہوئے افراد میں سے کچھ مر چکے تھے اور کچھ بے ہوش تھے۔ فرش پر خون بھی بہت پھیلا ہوا تھا۔

''وہ لوگ عمران اور جولیا کو لے گئے ہیں۔ ہم نے ان دونوں کی مدد تو کرنی ہی ہے''...... روشی نے کہا۔

''اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں میجر سمتھ زندہ حالت میں چاہئے۔ ہم نے اس سے بلیک لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی''۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد روشی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کس کی ضرورت نہیں پڑے گی''...... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میجر سمتھ کے زندہ رہنے کی۔ ہم نے عمران اور جولیا کو ان سے چھڑانا ہے چاہے میجر سمتھ زندہ رہے یا نہ رہے''...... روشی نے کہا۔

''نہیں۔ اگر میجر سمتھ مارا گیا تو ہم ایک بار پھر اندھیرے میں آ جائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''کچھ نہیں ہو گا۔ میرے پاس ایک ٹپ موجود ہے۔ اب ہم نے آگے بڑھنا ہے اور اس کلب میں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر

کے عمران اور جولیا کو حاصل کرنا ہے لیکن اس میں بھی ایک مسئلہ ہے''...... روشی نے کہا۔

''کیسا مسئلہ''...... تنویر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''جب ہم اندر داخل ہوئے تھے تو یہاں گیس اور دھواں پھیلا ہوا تھا اور ہم گرے بھی دروازے کے قریب ہیں جبکہ اب ہم اٹھ کر آگے بڑھے تو ہمیں کمرے سے چیک کیا جا سکتا ہے اور ہم پر بھی کوئی گیس فائر کی جا سکتی ہے جس طرح عمران اور جولیا کو گیس فائر کر کے بے ہوش کیا گیا ہے''...... روشی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ خطرہ تو ہے۔ یہ لوگ ان زخمیوں اور لاش کو بھی تو اٹھانے آئیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''آئیں گے تو سہی لیکن کس وقت آئیں گے یہ پتہ نہیں ہے جبکہ ہم نے تو فوراً ہی حرکت کرنی ہے''...... روشی نے کہا۔

''پھر تم ہی بتاؤ کہ کیا، کیا جائے کیونکہ میں تو سوچنے کا قائل نہیں ہوں۔ میں تو ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہوں''...... تنویر نے کہا تو روشی چند لمحوں تک سوچتی رہی۔

''میرا خیال ہے کہ ہم یہاں کی بجلی بند کر دیں تو کارروائی کر سکتے ہیں''...... روشی نے کہا۔

''بجلی بند کرنے کے لئے ہمیں اس کا مین سوئچ بورڈ ڈھونڈنا پڑے گا''...... تنویر نے کہا۔

''وہ مجھے معلوم ہے۔ تم دروازے سے باہر نکلو لیکن لیٹے لیٹے''۔

روشی نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور تقریباً ایک منٹ بعد وہ باہر آ گئے۔

''اس کلب کی بیک سائیڈ پر ایک گلی ہے۔ اس کلب کا پچھلا دروازہ اسی گلی میں ہے۔ ہم اس دروازے سے اندر داخل ہوں گے تو وہیں مین سوئچ بھی نظر آ جائے گا''...... روشی نے کہا۔

''تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے اس کلب میں کئی بار آ چکی ہو''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا یہاں کام ہی کیا ہے۔ ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومنا پھرنا اور ان کی معلومات حاصل کرنا۔ واقعی میں اس کلب میں کئی بار آ چکی ہوں۔ مس مارتھا بھی یہاں ہوتی ہے جو میجر سمتھ کی خاص دوست ہے اور میجر سمتھ اس سے کوئی بھی بات نہیں چھپاتا۔ وہ مارتھا کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ اس نے لازماً مارتھا کو بلیک لیبارٹری کے بارے میں بتایا ہوگا''...... روشی نے کہا۔

''شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو''...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک گلی میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک تنگ و تاریک گلی تھی۔ چند قدم چلنے کے بعد روشی ایک دروازے پر رک گئی۔

''یہ ہے کلب کا عقبی دروازہ''...... روشی نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ لاکڈ تھا۔ تنویر نے اپنا مشین پسٹل نکالا اور اس نے لاک کے سوراخ سے مشین پسٹل کی نال لگا کر فائر کر دیا۔ مضبوط ترین لاک ٹوٹ گیا۔ اب جو انہوں

نے دروازہ کھولا تو دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک بلب روشن تھا۔ کمرے میں داخل ہو کر انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ انہوں نے کمرے کا جائزہ لیا تو انہیں بجلی کا کنٹرول پینل بھی ایک دیوار میں نظر آ گیا۔ تنویر نے اندھا دھند اس بورڈ پر فائرنگ کر دی۔ بورڈ سے کئی شعلے نکلے اور کمرے میں یکدم اندھیرا چھا گیا کیونکہ وہ کمرے کا جائزہ لے چکے تھے اس لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ اندھیرا ہو جانے کی وجہ سے انہیں نظر تو کچھ نہیں آ رہا تھا بس وہ اندازے سے آگے بڑھ رہے تھے۔

سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ ابھی وہ چار پانچ سیڑھیاں ہی چڑھے تھے کہ انہیں کوئی اوپر سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ شاید کوئی مین بورڈ چیک کرنے آ رہا تھا۔ آنے والے کے ہاتھ میں ٹارچ تھی جس کی وجہ سے سیڑھیاں روشن ہو گئی تھیں۔ تنویر نے اسے دیکھتے ہی اس پر فائر کر دیا اور گولی اس کے ماتھے میں لگی اور اس کی چیخ بلند ہوئی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا نیچے آ گیا جبکہ تنویر اور روشی اوپر چڑھنے لگے۔ چند مزید سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ ایک اور کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ یہاں بھی اندھیرا تھا لیکن اب مسلسل اندھیرے میں رہنے کی وجہ سے ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئی تھیں اور انہیں کچھ کچھ نظر آ رہا تھا۔ وہ اس کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلے تو باہر ایک گیلری تھی۔ اس گیلری

میں دو مسلح افراد نظر آ رہے تھے۔ ان کی مشین گنیں ان کے کندھوں سے لٹک رہی تھیں۔ تنویر اور روشی کو دیکھ کر وہ چونکے اور انہوں نے مشین گنیں کندھوں سے اتارنے کی کوشش کی لیکن تنویر اور روشی نے چیتے کی سی پھرتی سے ان کے قریب پہنچ کر ان کے سر پکڑے اور گھما دیئے۔

سر گھومنے کی وجہ سے ان کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ انہیں تڑپتا چھوڑ کر تنویر اور روشی نے دونوں اطراف کا جائزہ لیا۔ ایک طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور نیچے بھی۔ وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی باہر نکلا۔ شکل وصورت سے یہ بھی غنڈہ ہی لگ رہا تھا۔ باہر نکل کر اس نے تنویر اور روشی کو دیکھا تو اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ تنویر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ روشی نے اسے تنویر کے شکنجے میں دیکھا تو اس نے اچھل کر اس کے سینے پر کک ماری کیونکہ اس کے منہ پر تنویر کا ہاتھ تھا اس لئے اس کے منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکی۔ اس کی چیخ اس کے منہ میں ہی دب کر رہ گئی۔ تنویر نے اس کی گردن پر دباؤ ڈالا تو اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔

''میجر سمتھ کا آفس کہاں ہے''...... تنویر نے غراتے ہوئے اس شخص سے پوچھا اور ہاتھ کا دباؤ کم کر دیا۔

''اس سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ مجھ سے پوچھ لو''۔ روشی نے جلدی سے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر نے اس شخص سے اور کوئی بات نہ کی اور اس کی گردن کو زوردار جھٹکے سے موڑ دیا جس کی وجہ سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ تنویر نے اسے چھوڑا تو وہ نیچے گر کر تڑپنے لگا۔

''تمہیں سب کچھ معلوم ہے تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے بجلی کے مین بورڈ کا علم نہیں تھا اور میں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ میں پہلے بجلی بند کرنا چاہتی تھی کیونکہ تمام سسٹم ہی بجلی سے چلتا ہے۔ بجلی کے فیل ہونے کی وجہ سے میجر سمتھ کی طاقت سو فیصد سے کم ہو کر ایک فیصد رہ گئی ہو گی''...... روشی نے کہا اور پھر اس نے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے۔ تنویر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ روشی سیڑھیاں نیچے اترنے لگی۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک گیلری تھی اور اس گیلری میں چند مسلح آدمی نظر آ رہے تھے۔ یہاں سے کلب کا ہال بھی سامنے دکھائی دے رہا تھا اور ہال میں اس وقت کئی افراد نظر آ رہے تھے جو زخمیوں اور لاشوں کو اٹھانے کا کام کر رہے تھے۔ جیسے ہی تنویر اور روشی گیلری میں پہنچے مسلح افراد کی ان پر نظر پڑی اور وہ اپنی مشین گنوں کا رخ ان دونوں کی طرف کرنے لگے لیکن تنویر اور روشی نے انہیں فائر کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔ ان دونوں کے مشین پسٹلز سے شعلے نکلے اور

تمام مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"اس گیلری کے اختتام پر میجر سمتھ کا آفس ہے"...... روشی نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ یکدم گھوم گیا۔ لاشیں اٹھانے والے کئی آدمی ان کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے اور ان میں سے ایک دو تو اتنے بوکھلائے ہوئے تھے کہ وہ لاشوں کو اٹھائے ہوئے دوڑے چلے آ رہے تھے۔ تنویر کے مشین پسٹل سے ایک بار پھر شعلے نکلے اور کئی افراد اچھل کر گرے اور گر کر تڑپنے لگے۔ دو تین فائرنگ سے بچ بھی گئے تھے۔ وہ واپس بھاگے لیکن تنویر نے انہیں بھاگنے نہ دیا۔ اس نے پھر فائرنگ کی اور نتیجے میں بھاگنے والے بھی تڑپتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ ان کی طرف سے فارغ ہو کر تنویر اور روشی آگے بڑھے تو اسی لمحے انہیں سیڑھیوں سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور چار مشین گن بردار نظر آئے جو نہایت تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے آ رہے تھے۔ ان کی مشین گنوں کا رخ سامنے تھا۔

تنویر اور روشی کو دیکھتے ہی انہوں نے سیڑھیاں اترتے ہوئے فائرنگ شروع کر دی۔ تنویر اور روشی نے خود کو فرش پر گرایا اور اس دوران انہوں نے جوابی فائرنگ بھی کر دی تھی۔ ان کی فائرنگ کی زد میں وہ چاروں آ گئے اور چیختے ہوئے منہ کے بل سیڑھیوں سے نیچے آ گرے۔ روشی اور تنویر اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ان ہلاک ہونے والوں کی مشین گنیں اٹھائیں اور پھر وہ گیلری میں

آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ راستے میں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ لاشوں کو پھلانگتے ہوئے گیلری کے آخر میں پہنچ گئے۔ گیلری کے دائیں طرف تین کمروں کے دروازے تھے جبکہ بائیں طرف صرف ایک دروازہ تھا اور یہی میجر سمتھ کا آفس تھا۔

تنویر نے اپنے کندھے کی ٹکر دروازے کو ماری لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ تنویر نے دروازے کے لاک پر مشین گن سے فائر کر دیا۔ دروازے کا لاک ٹوٹ گیا اور اب جو تنویر نے دروازے کو ٹکر ماری تو دروازہ کھل گیا اور تنویر کمرے کے اندر جا گرا۔ جیسے ہی وہ اندر گرا اس پر فائرنگ ہوئی اور تنویر کی چیخ بلند ہوئی۔ روشی نے فضا میں چھلانگ لگائی اور وہ کسی پھرکی کی مانند گھومتی ہوئی اندر جا گری اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

سنگ ہی اور تھریسیا غائب ہو چکے تھے اور بلیک زیرو کو ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ اس کے ماتحتوں میں سے صرف خاور اس وقت پاکیشیا میں تھا اور وہ بھی سنگ ہی اور تھریسیا کے ہاتھ لگ چکا تھا۔ بلیک زیرو سوچ رہا تھا کہ سنگ ہی اور تھریسیا کو جلد ٹریس ہونا چاہئے ورنہ وہ ملک کو کوئی بڑا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ وہ یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس گھنٹی کے ساتھ ہی دیوار پر لگے مختلف بلبوں میں سے ایک بلب بھی جلنے لگا اور ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آواز بھی آنے لگی۔ اس آواز کو سن کر بلیک زیرو بری طرح چونک پڑا۔

’’کیا مطلب۔ کیا اس کال کو ریکارڈ کیا جا رہا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے کمپیوٹر کے کی بورڈ پر چند بٹن پریس کیئے تو مانیٹر پر صرف

ایک لفظ لوکیشن ابھرا۔

’’کیا مطلب۔ کیا اس کال سے لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے‘‘...... بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک خیال کے تحت چونک پڑا۔

’’یہ زیرو لینڈ کے ایجنٹ ہیں۔ ہوسکتا ہے انہوں نے کوئی ایسی مشین بنا لی ہو کہ وہ اس فون کالز سے دانش منزل کی لوکیشن دیکھ لیں‘‘...... بلیک زیرو نے سوچا اور پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اگر وہ زیرو لینڈ کے ایجنٹ تھے د دانش منزل کا سیٹ اپ بھی عمران کا تیار کردہ تھا۔ بلیک زیرو انہیں دھوکہ دے سکتا تھا اور اس خیال کے تحت ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔ اس نے کمپیوٹر کو ایک کمانڈ دی اور کمپیوٹر سے منسلک ایک چھوٹی سی مشین کو بھی آن کر دیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ مشین آن کرنے کے بعد اس نے رسیور اٹھا لیا۔

’’ایکسٹو‘‘...... رسیور اٹھانے کے بعد بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’سر۔ میں سلطان عرض کر رہا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے سرسلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ سرسلطان آج اغوا ہو چکے تھے اور اسے اطلاع مل چکی تھی۔ اسے پہلے سے ہی اندازہ تھا کہ سرسلطان کو سنگ ہی اور تھریسیا نے اغوا کیا ہے اور اب ان کے فون سے تو اسے یقین ہو گیا تھا۔

"میں جانتا ہوں آپ اس وقت سنگ ہی اور تھریسیا کی قید میں ہیں اور یہ فون بھی آپ انہی کے کہنے پر کر رہے ہیں لیکن آپ نے پریشان نہیں ہونا۔ ہم بہت جلد آپ تک پہنچ جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سر۔ خاور بھی انہی کی قید میں ہے اور وہ اس پر تشدد کرنے والے ہیں"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا۔

"خاور ان کا تشدد برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس لئے آپ اس کی پروا نہ کریں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جناب۔ آپ ہمارے پاس آنے کی زحمت نہ کریں۔ ہم خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں"...... دوسری طرف سے تھریسیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم جہاں ہو وہیں موجود رہو۔ میں تم تک پہنچ رہا ہوں"۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر رانا ہاؤس کے نمبر پریس کرنے لگا۔ دوسری طرف بیل جانے لگی لیکن رسیور نہ اٹھایا گیا۔

"یہ جوزف کہاں چلا گیا"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جوزف کا موبائل نمبر پریس کیا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ ساتھ عمران نے جوزف کو بھی خصوصی موبائل فون دیا تھا۔ پہلی ہی بیل پر جوزف نے کال اٹنڈ کر لی۔

"یس۔ جوزف دی گریٹ سپیکنگ"...... جوزف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ تم کہاں ہو۔ میں نے رانا ہاؤس فون کیا تھا"۔ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ طاہر صاحب آپ۔ یہ بس اتفاق ہی ہے آج میں لانگ ڈرائیونگ پر نکلا اور میری کار خراب ہو گئی اور میں ایسے علاقے میں ہوں کہ یہاں پبلک ٹرانسپورٹ ہے ہی نہیں اور پرائیویٹ گاڑیوں والے میری شکل دیکھ کر رکنے کی بجائے گاڑی اور تیز کر دیتے ہیں"...... جوزف نے مسکین سی آواز میں کہا۔ جوزف کے اس انداز میں بات کرنے پر نہ چاہتے ہوئے بھی بلیک زیرو کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جوزف۔ ابھی کچھ دیر میں سنگ ہی اور تھریسیا رانا ہاؤس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ ہم نے انہیں پکڑنا تھا لیکن تم غائب ہو۔ اچھا۔ میں اکیلا ہی انہیں پکڑتا ہوں۔ میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اچھا میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں"...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ جوزف کا انتظار نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے دانش منزل کا خودکار سسٹم آن کیا اور ایک مشین سے منسلک کیبل فون سیٹ میں لگا دی۔ اب دانش منزل کے نمبر پر جو بھی کال آتی تو کال کرنے

والے کو مشینی آواز میں میسج ملتا کہ آپ اپنا پیغام ریکارڈ کرا دیں۔
اس کے بعد بلیک زیرو نے ایک ریوالور اور ایک مشین پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر وہ دانش منزل کے کنٹرول روم سے باہر نکل آیا۔ باہر نکلنے سے پہلے اس نے رانا ہاؤس کی چابی بھی اٹھا کر جیب میں رکھ لی تھی۔ ایک چابی عمران نے دانش منزل میں رکھی ہوئی تھی کہ اگر کبھی بلیک زیرو کو رانا ہاؤس جانے کی ضرورت پڑ جائے اور عمران اور جوزف موجود نہ ہوں تو بلیک زیرو کو کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور آج بلیک زیرو کو رانا ہاؤس جانے کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

بلیک زیرو نے گیراج سے کار نکلی اور جب وہ مین گیٹ پر پہنچا تو مین گیٹ خودبخود کھل گیا اور جب اس کی کار دانش منزل کا مین گیٹ کراس کر گئی تو مین گیٹ خودبخود بند ہو گیا۔ روڈ پر آتے ہی اس کی کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی اور پھر تقریباً دس منٹ کے بعد وہ رانا ہاؤس کے گیٹ تک پہنچ گیا۔ جہازی سائز گیٹ کو بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے کار سے اتر کر تالا کھولنے کے بعد گیٹ کھولا اور پھر واپس آ کر وہ کار سمیت اندر آ گیا۔ اندر آ کر وہ کار سے نیچے اترا۔ اس نے گیٹ بند کیا۔ گیٹ کے قریب ہی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ اس کرسی پر عموماً جوزف بیٹھتا تھا۔ اس نے کچھ سوچا اور پھر وہ اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھنے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا کہ اگر سنگ ہی اور تھریسیا بے ہوش

کرنے والی گیس اندر فائر کریں تو کھلی ہوا کی وجہ سے گیس جلد تحلیل ہو جاتی تھی جبکہ کمروں میں اس کا اثر زیادہ دیر تک رہتا تھا اور باہر موجود ہونے کی وجہ سے اسے گیس فائر ہونے کا فوراً ہی پتہ چل جاتا تھا اور وہ سانس روک کر اس کے اثر سے بچ سکتا تھا۔

بلیک زیرو کرسی پر بیٹھ کر سنگ ہی اور تھریسیا کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ اسے انتظار کرتے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ اچانک نیلے رنگ کی روشنی چمکی اور بلیک زیرو چونکا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ سنگ ہی اور تھریسیا آ چکے ہیں اور انہوں نے عمارت کے اندر ہر طرح کی مشینری کو جام کر دینے والی شعاعیں فائر کی ہیں۔ ان شعاعوں کے بارے میں بلیک زیرو جانتا تھا کہ یہ شعاعیں معمولی سی گھڑی سے لے کر سائنس کی ہمہ قسم کی مشینری کو آدھ گھنٹے کے لئے جام کر دیتی ہیں۔ چونکہ سنگ ہی اور تھریسیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کے دھوکے میں رانا ہاؤس آئے تھے اور وہ یہ جانتے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر میں ہمہ قسم کی مشینری استعمال ہوتی ہے اس لئے انہوں نے اس مشینری کو جام کرنے کے لئے پہلے یہ شعاعیں فائر کی تھیں تا کہ ان پر کوئی سائنسی حربہ استعمال نہ ہو۔ ان کے اس اقدام سے بلیک زیرو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ رانا ہاؤس میں ایسی کوئی مشینری نہیں تھی۔

ان شعاعوں کے چمکنے کے چند لمحوں بعد سٹک سٹک کی کئی آوازیں بھی سنائی دیں اور بلیک زیرو نے اپنا سانس روک لیا۔ وہ

کچھ دیر تک سانس روکے بیٹھا رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے سانس لیا تو اسی وقت دوبارہ سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور بلیک زیرو نے ایک مرتبہ پھر سانس روک لیا لیکن اس مرتبہ بو اتنی تیز تھی کہ اس کی ناک میں گھس گئی اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ رہی ہو۔ اس نے ہاتھ جیب میں ڈالنا چاہا لیکن اس کے ہاتھ نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کا پورا جسم بے حس ہو چکا تھا۔ پھر چند ہی لمحوں بعد گیٹ پر دباؤ پڑا اور گیٹ کھل گیا۔ بلیک زیرو نے گیٹ کو اندر سے بند بھی نہیں کیا تھا۔ گیٹ کھلتے ہی ایک کار اندر آ گئی اور بلیک زیرو کے قریب سے گزرتی ہوئی چند گز آگے جا کر رک گئی اور اس میں سے سنگ ہی، تھریسیا اور سمارٹ نیچے اترے۔ سمارٹ کے بارے میں خاور اور جوزف بلیک زیرو کو بتا چکے تھے۔ سنگ ہی اور تھریسیا ایئر پورٹ پر سمارٹ کو ہی لینے گئے تھے۔

سنگ ہی نے آگے بڑھ کر گیٹ بند کر دیا۔ پھر ان تینوں نے نفرت بھری نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھا اور آگے بڑھ گئے۔ بلیک زیرو انہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ مختلف کمروں میں آ جا رہے تھے۔ تقریباً آدھ گھنٹے بعد وہ دوبارہ بلیک زیرو کے قریب آ گئے۔ اس مرتبہ ان کے چہرے پر شرمندگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔

''بہت ہی بڑا دھوکہ ہو گیا ہے''...... بلیک زیرو نے سمارٹ کی

آواز سنی اور نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ آواز سن سکتا تھا اور آنکھیں ادھر ادھر گھما سکتا تھا۔ اس کے باقی تمام اعصاب بے حس ہو چکے تھے۔

''دھوکہ دینے والوں کو دیکھ لیں گے''...... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں موجود ریوالور کا رخ بلیک زیرو کی طرف کر کے دو فائر کر دیئے۔ بلیک زیرو کے جسم کو جھٹکا لگا اور وہ کرسی پر سے نیچے گر پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہوتا چلا گیا۔

بلیک زیرو کا فون اٹنڈ کرنے کے بعد جوزف شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔ ایک کار اس کے قریب سے گزری اور اس نے اسے رکنے کا اشارہ کیا لیکن جیسا کہ اس نے بلیک زیرو کو بتایا تھا کہ اسے دیکھ کر گاڑی والے اپنی گاڑی کی رفتار بڑھا دیتے ہیں، اس کار والے نے بھی ایسا ہی کیا۔

''نانسنس۔ پرنس آف افریقہ، جوزف دی گریٹ کی قدر ہی نہیں کرتے''...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے دائیں بائیں نظریں دوڑائیں۔ سڑک کے دونوں طرف درختوں کی بہتات تھی اور یہ علاقہ بالکل ہی سنسان تھا۔ جوزف کو یقین تھا کہ یہاں کسی نے بھی گاڑی نہیں روکنی۔

''شرافت سے گاڑی نہ روکو۔ اب میں زبردستی رکواؤں گا''۔ جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ درختوں کی طرف بڑھا۔

اس نے ایک درخت منتخب کیا۔ اس درخت کے ٹہنے بڑے بڑے اور موٹے تھے۔ وہ اس درخت پر سوار ہو گیا اور اس نے ایک ٹہنے پر زور لگانا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد وہ ٹہنا ٹوٹ کر نیچے جا گرا۔ جوزف بھی نیچے اتر آیا اور پھر اس نے وہ ٹہنا اٹھا کر سڑک کے کنارے رکھ دیا اور گاڑی کا انتظار کرنے لگا۔ اسے شہر کی مخالف سمت سے تو نہیں البتہ شہر کی طرف سے ایک جیپ آتی ہوئی دکھائی دی تو اس نے وہ ٹہنا اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا۔ اب جیپ کے گزرنے کا راستہ نہیں تھا۔ جیپ بہت ہی تیز رفتار تھی اس لئے رکتے رکتے بھی اس نے کافی فاصلہ طے کر لیا۔ ٹہنے کے قریب پہنچ کر جیپ رکی اور پھر یکدم واپس مڑی۔ اس سے پہلے کہ جیپ والا جیپ کو بھگا کر لے جاتا جوزف اس کا مقصد سمجھ گیا اس لئے اس نے ایک جمپ لگایا اور جیپ کی چھت پر پہنچ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے جیپ کی چھت کو مضبوطی سے پکڑا اور چیخا۔

''بے وقوف آدمی۔ میں چور یا ڈاکو نہیں ہوں۔ مجھے شہر جلد از جلد پہنچنا ہے اس لئے گاڑی روک دو ورنہ میں شیشہ توڑ کر تمہیں گریبان سے پکڑ لوں گا''...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔ جیپ کے ڈرائیور تک اس کی آواز پہنچ گئی تھی۔ وہ بہت خوفزدہ ہو چکا تھا لیکن جوزف کی دھمکی سن کر اس نے جیپ روک دی اور انتظار کرنے لگا کہ جوزف چھت سے نیچے اترے۔

''نانسنس۔ جلدی سے جیپ سے باہر آؤ''...... جوزف نے

جیپ ڈرائیور کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ جیپ ڈرائیور نے ایک طویل سانس لیا۔ دل میں اس نے یہی سوچا تھا کہ جیسے ہی یہ کالا دیو نما آدمی چھت سے نیچے اترے گا وہ ایک بار پھر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن جوزف بھی اس وقت نجانے کیسے ذہین ہو گیا تھا اس لئے وہ جیپ ڈرائیور سے پہلے نیچے نہ اترا۔ جیسے ہی جیپ ڈرائیور نیچے اترا جوزف بھی اچھل کر نیچے آ گیا۔

"تمہارا شکریہ۔ تم میرے کام آ رہے ہو۔ تم میرے ساتھ جیپ میں بیٹھو۔ شہر پہنچ کر مجھ سے جیپ واپس لے لینا اور پھر وہ کام کرنا جس کام سے تم جا رہے ہو"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ وہ آدمی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... جوزف نے اس شخص سے پوچھا۔

"کامران"...... اس آدمی نے مختصراً کہا اور اس کے ساتھ ہی جیپ کو ایک جھٹکا لگا اور وہ توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح آگے بڑھی۔ اتنی تیز رفتاری پر کامران کے چہرے پر خوف کے تاثرات پھیل گئے۔

"ارے۔ تم گھر سے فالتو ہو گے لیکن میں نہیں۔ گاڑی آہستہ چلاؤ۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں"...... کامران نے منت بھرے لہجے میں کہا تو جوزف نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"ارے۔ ارے۔ سامنے دیکھو۔ ایک تو رفتار اتنی تیز ہے اور

پھر سامنے بھی نہیں دیکھ رہے"...... کامران نے بوکھلا کر کہا۔

"اگر اب تم خوفزدہ نظر آئے تو میں یہ جیپ اسی رفتار کے ساتھ کسی درخت سے ٹکرا دوں گا"...... جوزف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ جوزف کی بات سن کر وہ بے چارہ بے بس سا نظر آنے لگا جبکہ جوزف اس کی حالت سے لطف اندوز ہونے لگا۔

"پاگل لگتا ہے"...... کامران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جوزف نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی لیکن وہ کچھ نہ بولا۔ البتہ اس نے جیپ کی رفتار مزید بڑھا دی۔ وہ شہر سے ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرائیونگ پر تھا لیکن اب وہ پون گھنٹے میں ہی شہر پہنچ گیا تھا۔ رانا ہاؤس سے چند گز پہلے اس نے جیپ روک دی اور نیچے اتر آیا۔

"شکریہ کامران صاحب۔ اب آپ جہاں جانا چاہیں جا سکتے ہیں"...... جوزف نے کامران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا تو اس نے جیپ اتنی تیزی سے آگے بڑھائی جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں جوزف اپنا ارادہ ہی نہ بدل دے۔ اس کے آگے نکل جانے کے بعد جوزف رانا ہاؤس کی طرف بڑھا۔ وہ رانا ہاؤس سے آٹھ دس قدم دور تھا کہ اس نے ایک کار کو رانا ہاؤس سے باہر نکلتے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کار تیزی سے آگے بڑھ گئی اور کار کے نمبر جوزف کے ذہن میں نقش ہو گئے۔

رانا ہاؤس کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے رانا ہاؤس میں داخل ہوا اور پھر وہ یکدم بوکھلا گیا کیونکہ اس نے بلیک زیرو کو فرش

پر پڑے دیکھا تھا اور فرش پر اسے خون بھی نظر آ رہا تھا۔ چند قدم کے فاصلے پر اسے بلیک زیرو کی کار بھی نظر آ گئی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے بلیک زیرو کی طرف بڑھا اور اس نے بلیک زیرو کو اٹھا کر کار کی پچھلی سیٹ پر لٹایا اور پھر اس نے کار رانا ہاؤس سے باہر نکالی۔ رانا ہاؤس کا مین گیٹ بند کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے کار کو انتہائی رفتار پر ڈال دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے موبائل فون بھی نکال لیا۔ فاروقی ہسپتال کا نمبر عمران نے اسے بتایا ہوا تھا۔

”ہیلو فاروقی صاحب۔ میں علی عمران صاحب کا افریقی دوست جوزف بول رہا ہوں۔ صاحب کا ایک ساتھی شدید زخمی ہے اور میں اسے ہسپتال لا رہا ہوں۔ پلیز آپ انتظامات کر لیں“...... کال ملنے پر جوزف نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رابطہ ختم کر کے موبائل فون جیب میں رکھ لیا۔ وہ انتہائی کم وقت میں فاروقی ہسپتال پہنچ گیا۔ ہسپتال کا عملہ پہلے ہی تیار تھا اس لئے جیسے ہی جوزف ہسپتال پہنچا سٹاف نے بلیک زیرو کو کار سے نکال کر سٹریچر پر ڈالا اور آپریشن تھیٹر لے گئے۔ جوزف آپریشن تھیٹر سے باہر انتظار کرنے لگا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ڈاکٹر فاروقی آپریشن تھیٹر سے باہر نکلے تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

”خطرے کی کوئی بات نہیں۔ ایک گولی تو زخمی کے پہلو سے رگڑ کھاتے ہوئے گزر گئی تھی جبکہ دوسری گولی بازو میں لگی تھی۔ معمولی سا آپریشن کر کے وہ گولی بھی نکال دی ہے۔ زخمی کو ڈرپ لگا کر

کمرے میں شفٹ کیا جا رہا ہے۔ مریض کو کچھ ہی دیر میں ہوش آ جائے گا“...... ڈاکٹر فاروقی نے جوزف کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تھینک یو ڈاکٹر“...... جوزف نے ڈاکٹر فاروقی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر فاروقی مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ بلیک زیرو کے خطرے سے باہر ہونے کا سن کر جوزف مطمئن ہو گیا۔ وہ ہسپتال سے باہر آ گیا۔ اس کا ارادہ دور جانے کا نہیں تھا اس لئے اس نے کار اندر ہی رہنے دی تھی۔ اسے پیاس محسوس ہو رہی تھی اور وہ بوتل پینے کی نیت سے باہر آیا تھا۔ کچھ ہی فاصلے پر اسے کولڈ ڈرنک شاپ نظر آئی اور وہ اس طرف بڑھنے لگا۔ دکان پر پہنچ کر اس نے ایک لیٹر بوتل طلب کی۔ ریگولر بوتل اس کی پیاس بجھا بھی نہیں سکتی تھی۔ وہ ہمیشہ لیٹر بوتل ہی پیتا تھا۔ دکاندار نے اسے بوتل دی اور وہ بوتل کا ڈھکن کھول کر بوتل پینے لگا۔ ابھی اس نے آدھی بوتل ہی پی ہو گی کہ وہ بری طرح چونک پڑا۔ جو کار اس نے رانا ہاؤس سے نکلتے دیکھی تھی اب وہی کار سامنے کی ایک کوٹھی میں داخل ہوئی تھی۔ اس وقت اس میں ایک آدمی اور ایک عورت سوار تھے۔ کار کوٹھی میں داخل ہو گئی تو وہ مطمئن ہو کر بوتل پیتا رہا۔ بوتل خالی کر کے اس نے دکاندار کو دی اور بوتل کی قیمت بھی ادا کر دی۔ اس کے بعد وہ نارمل انداز میں چلتا ہوا سڑک کی دوسری طرف آ گیا۔ کار جس کوٹھی میں داخل ہوئی تھی اس کے گیٹ پر

صرف کوٹھی کا نمبر لکھا ہوا تھا۔ جوزف نے سرسری انداز میں کوٹھی کو دیکھا اور پھر عقبی طرف آ گیا۔ کوٹھیوں کے عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی اور اس گلی میں کوڑے کے ڈرم رکھے ہوئے تھے۔ جوزف نے اپنی جیب کو ہاتھ لگایا تو مشین پسٹل اس کی جیب میں موجود تھا۔

''کوئی کارروائی کرنے سے پہلے مجھے طاہر صاحب سے پوچھ لینا چاہئے''...... جوزف نے اپنے دل میں سوچا اور پھر وہ واپس ہسپتال آ گیا۔ ہسپتال آ کر وہ سیدھا ڈاکٹر فاروقی کے آفس کی طرف بڑھا۔

''ارے۔ تم کہاں چلے گئے تھے۔ خالد صاحب ہوش میں آ گئے ہیں اور وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ تم روم نمبر فور میں چلے جاؤ''...... ڈاکٹر فاورقی نے جوزف کو دیکھ کر کہا۔

''اوکے''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ روم نمبر فور میں آ گیا۔ بلیک زیرو بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اور اسے ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ جوزف کو دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھا۔

''تم تو شہر سے بہت دور تھے اور وہ بھی پیدل۔ پھر کیسے اتنی جلدی رانا ہاؤس پہنچ گئے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے بلیک زیرو کو واپس آنے کی تفصیل بتا دی۔

''طاہر صاحب۔ یہ کون لوگ تھے جنہوں نے آپ کو زخمی کیا''...... جوزف نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''سنگ ہی، تھریسیا اور اس کا ساتھی سمارٹ۔ جوزف۔ میں تمہیں ان کی گاڑی کا نمبر بتا رہاہوں۔ تم اس نمبر کے متعلق معلومات حاصل کرو یا اسے کار کو ٹریس کرو۔ ہم نے جلد از جلد ان تک پہنچنا ہے۔ سرسلطان اور خاور ان کی قید میں ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میں نے انہیں ٹریس کر لیا ہے طاہر صاحب۔ ہسپتال سے کچھ ہی فاصلے پر یہ لوگ ایک کوٹھی میں موجود ہیں''...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو حیرت زدہ رہ گیا۔

''تم نے ٹریس کر لیا ہے انہیں۔ مگر کیسے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو جوزف نے بلیک زیرو کو اپنے کولڈ ڈرنک شاپ پر جانے اور وہاں کار چیک کرنے کی تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ جب عمران صاحب کو پتہ چلے گا تو وہ تم سے بہت خوش ہوں گے''...... بلیک زیرو نے جوزف کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو اس کا چہرہ چمک اٹھا۔

''اب جلدی سے جاؤ اور ڈاکٹر فاروقی صاحب کو بلا لاؤ کیونکہ میں نے یہ ڈرپ اتروانی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو جوزف کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو ڈاکٹر فاروقی اس کے ساتھ تھے اور وہ پریشان دکھائی دے رہے

تھے۔

''خیر تو ہے خالد صاحب۔ آپ نے مجھے فوراً ہی بلایا ہے''۔ ڈاکٹر فاروقی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''بالکل خیر ہے ڈاکٹر صاحب۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ڈرپ اتار دیں اور مجھے فوراً ڈسچارج کر دیں''...... بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تو ڈر ہی گیا تھا۔ لیکن میں ایک بات آپ سے کہوں گا''...... ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

''جی فرمایئے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب سمیت آپ جتنے بھی ساتھی ہیں جس قدر بھی زخمی اور بیمار ہو کر آئیں بس بھاگنے کی کرتے ہیں۔ اپنی صحت کی تو ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے''...... ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

''اب اس سلسلے میں، میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس کے باوجود آپ سب جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ یہ سب آپ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ جب بھی مجھ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں تو میں فوراً مان لیتا ہوں۔ دوسرے مریضوں کی ہم ایسی بات نہیں مانتے جب ہم ان کی طرف سے مطمئن ہو جاتے ہیں تو پھر انہیں ڈسچارج کرتے ہیں''...... ڈاکٹر فاروقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے

بلیک زیرو کے بازو میں سے ڈرپ اتار دی۔

''اللہ تعالیٰ کے کرم کے بعد آپ کی خصوصی شفقت ہے کہ ہم جلد ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں''...... بلیک زیرو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیڈ سے نیچے اتر آیا۔ پھر اس نے ڈاکٹر فاروقی کا شکریہ ادا کیا اور ان سے ہاتھ ملا کر ہسپتال سے باہر نکل آیا۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے خود کو فرش پر پایا۔ اس کے ہاتھ پشت پر کر کے رسی سے باندھے گئے تھے۔ اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا تو جولیا اس کے ساتھ ہی پڑی ہوئی تھی۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھی۔ عمران نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈز کی مدد سے رسی کاٹ لی اور پھر وہ جولیا کی طرف بڑھا۔ اس نے جولیا کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جولیا کے جسم کو ایک جھٹکا لگا تو عمران نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور جولیا کی رسی کھولنے لگا۔ اس نے جولیا کی رسی کھولی تو کچھ دیر بعد جولیا ہوش میں آ گئی۔

''ہم غالباً کسی تہہ خانے میں ہیں''...... جولیا نے غور سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''غالباً نہیں ہم یقیناً کسی تہہ خانے میں ہیں''...... عمران کہا اور پھر وہ یکدم خاموش ہو گیا۔ کسی کے سیڑھیاں اترنے کی آواز آ رہی

تھی۔ عمران اور جولیا فوراً ہی اس انداز میں لیٹ گئے جیسے بندھے ہوئے اور بے ہوش ہوں۔ سیڑھیوں سے تین افراد اتر کر نیچے آ رہے تھے۔ ان کے کندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں جبکہ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔ سیڑھیاں اترتے وقت تو وہ بہت محتاط تھے لیکن پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں دیکھ کر وہ لاپرواہ ہو گئے۔

''باس نے کہا ہے کہ انہیں ہلاک کر کے جلد واپس آ جاؤ''۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

''ان کا خاتمہ بھی کر دیں گے۔ یہ لڑکی بہت خوبصورت ہے۔ کیا خیال ہے اس بارے میں''...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

''کہتے تو تم ٹھیک ہو۔ چلو لڑکی کو اٹھاؤ اور کونے میں لے چلو''...... پہلی آواز سنائی دی اور پھر ایک آدمی نے جھک کر جولیا کو اٹھانا چاہا لیکن جولیا لیٹے لیٹے ہی اچھل کر اس آدمی کے سینے سے ٹکرائی اور آدمی لڑکھڑا کر اپنے دوسرے ساتھی سے جا ٹکرایا۔ ان کا تیسرا ساتھی مشین پسٹل سیدھا کر ہی رہا تھا کہ جولیا کی لات گھومی اور اس تیسرے آدمی کے ہاتھ سے مشین پسٹل دور جا گرا۔ پہلے دونوں آدمی ایک دوسرے سے الجھنے کے بعد اب سنبھل ہی رہے تھے کہ عمران نے ایک کے پیٹ میں لات اور دوسرے کے منہ پر مکا مار دیا۔ وہ دونوں ہی الٹ گئے۔ ان تینوں کے مشین پسٹل فرش پر گر چکے تھے جبکہ مشین گنیں کندھے سے لٹکی ہوئی تھیں اور انہیں

مشین گنیں اتارنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ عمران ان سے طویل لڑائی نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے فرش پر گرے ہوئے مشین پسٹلو میں سے ایک مشین پسٹل اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی تہہ خانہ فائرنگ کی آواز سے گونج اٹھا اور دو آدمی چیختے ہوئے گرے اور تڑپنے لگے۔ اپنے دو ساتھیوں کا یہ انجام دیکھ کر تیسرے آدمی کے منہ پر خود بخود موت کی زردی چھا گئی تھی۔

"کیا یہ ڈائمنڈ کلب کا کوئی تہہ خانہ ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں اس آدمی سے پوچھا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا البتہ اثبات کے انداز میں سر ہلا دیا۔

"میجر سمتھ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے میجر سمتھ کے بارے میں پوچھا۔

"وہ۔ وہ اپنے آفس میں ہے اور ڈائمنڈ کلب کے ہال کو وہ واچ کر رہا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہم اس کے دفتر تک کیسے پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ان سیڑھیوں کا اختتام باس کے آفس کے واش روم میں ہی ہو گا"...... اس آدمی نے کہا۔ چونکہ عمران کو اس سے مزید کوئی سوال نہیں پوچھنا تھا اس لئے اس نے فائر کھول دیا اور وہ تیسرا آدمی بھی چیختا ہوا زمین پر گر گیا اور اس کے سینے سے خون بہنے لگا۔

"جولیا۔ تم دونوں مشین پسٹل اٹھا لو"...... عمران نے جولیا سے

کہا تو اس نے عمران کے کہنے پر عمل کیا۔ وہ دونوں سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف پہنچ گئے۔ یہ واقعی ایک واش روم تھا۔ انہوں نے واش روم کا دروازہ کھول کر دیکھا تو دروازے کے دوسری طرف بہت بڑا کمرہ تھا۔ اس کمرے کے ایک کونے میں ایک بڑی میز رکھی ہوئی تھی۔ میز پر ایک کمپیوٹر اور چند دوسری مشینیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ میز کی دوسری جانب میجر سمتھ بیٹھا ہوا تھا اور اس کی پوری توجہ کمپیوٹر سکرین پر تھی۔ عمران نے واش روم کا دروازہ کھول کر کمرے کا جائزہ لیا تھا لیکن میجر سمتھ کو اس کا احساس نہیں ہوا تھا۔ عمران چاہتا تھا کہ وہ آگے بڑھے لیکن یکدم ہی کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔

"یہ کیا ہو گیا"...... میجر سمتھ نے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران کو معلوم تھا کہ اس کی آواز کسی نے نہیں سنی ہو گی کیونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ عمران کو میجر سمتھ سائے کی طرح نظر آ رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ میجر سمتھ کوئی حرکت کرتا عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور اس نے میجر سمتھ کو میز کی دوسری طرف اچھال دیا جہاں جولیا چوکس کھڑی تھی۔ جیسے ہی میجر سمتھ اس کے قریب گرا جولیا نے اس کی کنپٹی پر زوردار ٹھوکر مار دی۔ ٹھوکر لگتے ہی میجر سمتھ کے جسم کو ایک جھٹکا لگا۔ جولیا نے دوسری اور پھر تیسری ٹھوکر بھی اسے ماری یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔

"اسے باندھنے کے لئے رسی تلاش کرنی پڑے گی"...... عمران نے جولیا سے کہا اور ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔ اسی لمحے میز پر رکھے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"باس۔ مین بورڈ میں کوئی خرابی ہو گئی ہے۔ ہم ابھی اسے ٹھیک کر کے بجلی بحال کر دیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی سے ٹھیک کرو۔ ایڈیٹ۔ نانسنس۔ میرے کتنے اہم کام رکے ہوئے ہیں"...... عمران نے میجر سمتھ کے لہجے میں کہا۔

"باس۔ صرف چند منٹ"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو"...... عمران نے میجر سمتھ کی آواز میں کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ دیکھو۔ رسی میز کی دراز میں موجود تھی"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اس سے رسی لی اور میجر سمتھ کو اس رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"کوئی آ نہ جائے"...... جولیا نے ایک خدشے کے تحت کہا۔

"جب تک میجر سمتھ کسی کو خود نہیں بلائے گا کوئی یہاں آنے کی جرأت نہیں کرے گا چاہے باہر قیامت ہی کیوں نہ آ جائے۔ البتہ قیامت آنے کی اطلاع وہ فون پر دے سکتے ہیں۔ ویسے تم مشین پسٹل لے کر دروازے کے قریب کھڑی رہو۔ اگر کوئی اندر آ جائے تو اڑا دینا۔ اب ڈائریکٹ ایکشن کے علاوہ کوئی چارہ نہیں"۔

عمران نے جولیا کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنا رخ دروازے کی طرف کر لیا جبکہ عمران میجر سمتھ کے منہ پر تھپڑ مارنے لگا۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر میجر سمتھ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ جیسے ہی وہ ہوش میں آیا فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"جولیا۔ اس کا منہ بند کرو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور خود فون کی طرف بڑھ گیا۔

"یس میجر سمتھ سپیکنگ"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے میجر سمتھ کی آواز میں تحکمانہ لہجے میں کہا۔ عمران کو اپنی آواز میں بولتے دیکھ کر میجر سمتھ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"باس۔ لگتا ہے دشمن کلب میں گھس آئے ہیں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"پھر سب اپنے آفس سے نکل کر ان کا مقابلہ کرو۔ تم تنخواہیں کس چیز کی لیتے ہو۔ فوراً ان کا خاتمہ کر کے مجھے رپورٹ دو"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تت۔ تت۔ تم نے میری آواز میں کیسے بات کر لی"...... میجر سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے سوالوں کے جواب دینے کے لئے نہیں آیا بلکہ تم سے چند معلومات حاصل کرنے آیا ہوں"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک زوردار تھپڑ میجر سمتھ کو

مار دیا۔

''مجھے تھپڑ مار کر تم نے اپنی زندگی کی بھیانک ترین غلطی کی ہے۔ میں تمہیں قبر میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔ میں کل سے بلیک جیک بن رہا ہوں۔ بلیک جیک جیسی بڑی تنظیم کا چیف''...... میجر سمتھ نے غراتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے دو تین اور تھپڑ مار دیئے۔ عمران کی انگلیوں کے نشان اس کی دونوں گالوں پر ثبت ہو گئے اور وہ کینہ توز نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

''ایڈیٹ۔ تمہارا پہلا بلیک جیک ہمارے ہی ہاتھوں چوہے کی موت مارا گیا ہے اور تم بلیک جیک بننے سے پہلے ہی مارے جاؤ گے''...... عمران نے سرد لہجے میں میجر سمتھ سے کہا تو اس نے زبان سے کچھ نہ کہا البتہ اس کی آنکھوں میں موجود غصے کے تاثرات میں اضافہ ہو گیا۔

''بلیک لیبارٹری کا ایڈریس بتاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''بلیک لیبارٹری۔ یہ کس بلا کا نام ہے''...... میجر سمتھ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ عمران نے میجر سمتھ کا جواب سنا تو اس نے مشین پسٹل جیب میں رکھ لیا اور اپنی خفیہ جیب سے خنجر نکال لیا۔ خنجر دیکھ کر میجر سمتھ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آ گئی۔ عمران کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور میجر سمتھ کی ایک آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل کر قالین پر جا پڑا۔ میجر سمتھ درد کی شدت سے سر ادھر ادھر مارنے

لگا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور ایک آنکھ کا ڈھیلا نکل جانے سے وہ خوفناک دکھائی دینے لگا۔

''میں تمہاری دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ ایک اندھے کو بلیک جیک کا چیف کون بناتا ہے اور تم جس تنظیم پر فخر کر رہے ہو وہ تمہارا بدلہ لیتی بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا خنجر والا ہاتھ بلند کر لیا۔ عمران کا ہاتھ بلند ہوا تو میجر سمتھ چیخ پڑا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں اندھا ہو گیا تو واقعی بلیک جیک کا چیف نہیں بن سکوں گا۔ بلکہ بلیک جیک مجھے مروا دے گی۔ تم پوچھو، تم نے کیا پوچھنا ہے۔ میں بتاؤں گا''...... میجر سمتھ نے چیختے ہوئے کہا۔

''بلیک لیبارٹری کا ایڈریس بتاؤ اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بھی تفصیل سے بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''راک سنٹر میں ایک ریسٹورنٹ ہے جس کا نام فوڈ اینڈ فوڈ ریسٹورنٹ ہے۔ اس ریسٹورنٹ کے نیچے بلیک لیبارٹری ہے۔ راستہ اس ریسٹورنٹ کے گودام سے جاتا ہے''...... میجر سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بھی بتاؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ریسٹورنٹ کے گودام سے جو راستہ جاتا ہے اس راستے میں

قدم قدم پر سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں۔ کوئی بھی غیر متعلقہ شخص اندر نہیں جا سکتا۔ جیسے ہی کوئی غیر متعلقہ شخص اندر داخل ہو گا اس پر آٹومیٹک سسٹم کے تحت ریز فائر ہو جائیں گی جو لمحوں میں اسے جلا کر بھسم کر دیں گی۔ اس کے علاوہ مسلح افراد بھی وہاں گھومتے رہتے ہیں''...... میجر سمتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس خودکار سسٹم کو کمپیوٹر آن آف کرتا ہو گا اور وہ کمپیوٹر لیبارٹری کے اندر ہی ہو گا''...... عمران نے کہا تو میجر سمتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے میرے سوالوں کے صحیح جواب دیئے ہیں اس لئے تم آسان موت کے حقدار ہو''...... عمران نے کہا تو میجر سمتھ نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران کا خنجر والا ہاتھ بلند ہوا اور خنجر میجر سمتھ کے دل میں اتر گیا۔ اس کی ایک چیخ بلند ہوئی اور اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور پھر اس کی آنکھیں ساکت ہو گئیں۔ اسی لمحے انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے دروازے کو دھکا لگا ہو۔ جولیا نے فوراً ہی واش روم کی طرف دیکھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ واش روم میں جا کر چھپ جائیں۔

''چھپنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جو آئے اڑا دو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اسی لمحے انہیں دروازے کا لاک ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا اور پھر دروازے کو ایک جھٹکا لگا اور ایک شخص اندر آ گرا۔ جولیا نے اندھا دھند اس پر فائرنگ کر دی۔ گرنے والے کی

چیخ بلند ہوئی تو جولیا اور عمران چونک پڑے۔ اس لمحے کوئی پھرکی کی مانند گھومتا ہوا اندر آ گرا۔ چیخ کی آواز انہوں نے پہچان لی تھی۔ یہ آواز تنویر کی تھی جبکہ دوسرے نمبر پر کمرے میں آنے والی روشی تھی۔

عمران اور جولیا بجلی کی سی تیزی سے تنویر کی طرف بڑھے۔ تنویر کے بازو سے خون بہہ رہا تھا اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات تھے۔ اس نے ایک ہاتھ سے اپنا بازو زور سے دبایا ہوا تھا۔ جولیا کی چلائی ہوئی دو گولیاں اس کے بازو میں لگی تھیں۔ عمران نے فوراً ہی چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ ایک الماری دیکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے اس طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی تو اسے اطمینان ہوا کیونکہ الماری میں میڈیکل باکس موجود تھا۔ عمران نے وہ میڈیکل باکس اٹھایا اور تنویر کے قریب آ گیا۔

''عمران۔ جلدی سے تنویر کی بینڈیج کرو۔ ہم شدید خطرے میں ہیں''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں موجود تمام افراد کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے اس لئے فوری طور پر تو کوئی خطرہ نہیں اور چونکہ یہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کا کلب ہے اس لئے پولیس نے بھی فوری کارروائی نہیں کرنی۔ پولیس بھی اس وقت کارروائی کے لئے آئے گی جب اسے کلیئرنس ملے گی''...... روشی نے کہا۔

''یہاں کی بجلی بھی تم نے اڑائی ہے''...... جولیا نے روشی سے

پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں نے تنویر کو فرسٹ ایڈ دے دی ہے۔ بازو میں گولیاں لگی ہیں جو آپریشن سے ہی نکالی جا سکتی ہیں اس لئے تنویر کو ہسپتال پہنچانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ آؤ پھر نکل چلیں''...... روشی نے کہا اور پھر وہ میجر سمتھ کے آفس سے باہر آ گئے۔ باہر آ کر عمران اور جولیا نے دیکھا کئی لاشیں ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں۔

''تم نے تو یہاں موت کا بازار گرم کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم تو تنویر کو کارکردگی دکھانے کا موقع ہی نہیں دیتے۔ اب تنویر کو موقع ملا ہے تو اس نے اپنے جوہر دکھائے ہیں۔ جولیا۔ تم چیف کو رپورٹ دیتے ہوئے تنویر کی کارکردگی کا خاص طور پر ذکر کرنا''...... روشی نے پہلے عمران اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ روشی کی بات سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔ پھر روشی، تنویر کو ہسپتال لے گئی جبکہ عمران اور جولیا واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے۔ جولیا نے اپنے ساتھیوں کو دونوں گروپس کی کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

''عمران صاحب۔ اب جبکہ ہمیں لیبارٹری کے بارے میں علم ہو چکا ہے تو ہمیں فوراً ہی مشن مکمل کرنا چاہئے''...... تفصیل سننے کے بعد صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے لیکن پہلے روشی اور تنویر کو آنے دو''...... عمران کی بجائے جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا عمران صاحب نے پلاننگ کر لی ہے''...... چوہان نے پوچھا۔

''پلاننگ کرنے کے لئے پہلے شادی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ شوہر اور بیوی مل کر فیملی پلاننگ کر سکیں اور تم تو جانتے ہو کہ میں وائف لیس ہوں۔ میں کیسے فیملی پلاننگ کر سکتا ہوں''...... عمران نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ٹینشن کے موقعوں پر عمران صاحب کی باتیں طبیعت ہشاش بشاش کر دیتی ہیں''...... صدیقی نے جلدی سے کہا۔

''اگر تم یہ بات تنویر کے سامنے کہہ دو تو میرے ساتھ ساتھ تم بھی تنویر کی ہٹ لسٹ میں شامل ہو جاؤ گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنا بری بات ہے''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کسی کی موجودگی میں اس کی برائی کرنا کیا اچھی بات ہے''۔ عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنسنے لگے۔

''تم سے تو کوئی باتوں میں جیت ہی نہیں سکتا۔ تم تو بال کی

کھال اتار دیتے ہو''...... جولیا نے کہا اور پھر انہی باتوں کے دوران تنویر اور روشی بھی آ گئے۔

''عمران۔ اب کورم پورا ہو گیا ہے لہذا اب بتاؤ کہ کیا کرنا ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''بلیک لیبارٹری کے متعلق معلومات تو ہم نے میجر سمتھ سے حاصل کر لی ہیں لیکن مس روشی نے بھی ایک ٹپ کا مجھ سے ذکر کیا تھا۔ مس روشی سے پوچھ لیا جائے کہ وہ ٹپ کیا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اچھا۔ کیا ٹپ ہے''...... عمران کی بجائے جولیا نے جلدی سے کہا۔

''مارتھا جولیٹ، میجر سمتھ کی خاص دوست ہے۔ وہ ہر بات اس سے شیئر کرتا تھا۔ اس نے لازماً مارتھا سے بلیک لیبارٹری کا بھی ذکر کیا ہو گا''...... روشی نے کہا۔

''میرے خیال میں اب مارتھا کی ضرورت تو نہیں رہی۔ بلیک لیبارٹری کا ایڈریس تو ہم معلوم کر ہی چکے ہیں''...... چوہان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کی طرف دیکھا۔

''اسے چیک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے ہمیں کوئی مفید بات ہی معلوم ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''پھر میں اور جولیا جاتی ہیں اور اسے یہاں لے آتی ہیں''۔ روشی نے کہا۔

''او کے''...... عمران نے کہا تو روشی اور جولیا اٹھ کھڑی ہوئیں اور پھر کمرے سے باہر نکل گئیں۔ ان کی واپسی تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوئی۔ روشی کے کندھے پر ایک لڑکی موجود تھی۔ اس نے اس لڑکی کو فرش پر لٹا دیا۔

''یہ مارتھا جولیٹ ہے''...... روشی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ روشی نے میز پر رکھی ہوئی منرل واٹر کی بوتل اٹھائی اور اسے کھول کر پانی مارتھا کے سر پر ڈالنے لگی۔ کچھ دیر بعد مارتھا کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے اور پھر مزید تھوڑی دیر بعد وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گئی۔

''تت۔ تت۔ تم نے یہ کیا ہے انجلی۔ یہ کون لوگ ہیں اور تم مجھے کیوں اٹھا لائی ہو''...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مارتھا۔ یہ لوگ بہت ہی ظالم اور سنگدل ہیں۔ تمہیں اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ میجر سمتھ مارا جا چکا ہے۔ اس کے کلب کے درجنوں افراد بھی مارے گئے ہیں''...... روشی نے مارتھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ خوفزدہ ہو گئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ انہوں نے سمتھ کو مارا ہے''...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صرف مارا ہی نہیں بلکہ اس بے چارے پر اتنا تشدد کیا ہے کہ اس کی روح بھی اب تک چیخ رہی ہو گی۔ تم ذرا غور سے سنو۔ تمہیں شاید اس کی روح کے چیخنے چلانے کی آواز سنائی دے''۔

روشی نے مارتھا کو ڈراتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر کچھ سننے کی کوشش کرنے لگی اور یہ شاید نفسیاتی اثر تھا کہ اسے واقعی ایسا محسوس ہوا جیسے میجر سمتھ کی روح چیخ رہی ہو۔

''ہاں۔ ہاں۔ سمتھ چیخ رہا ہے۔ منت ساجت کر رہا ہے۔ اوہ مائی گاڈ۔ وہ بہت تکلیف میں ہے''...... مارتھا نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں کپکپی پیدا ہو گئی۔

''کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تمہیں اذیت ناک موت نہ مارا جائے بلکہ تمہیں زندہ سلامت چھوڑ دیا جائے''...... اس مرتبہ تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ سمتھ مر گیا تو مر گیا لیکن میں زندہ رہنا چاہتی ہوں''۔ مارتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''پھر تمہیں ہمارے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دینے ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ پوچھو۔ تم لوگ جو پوچھو گے میں بتاؤں گی''۔ مارتھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''تم کب سے میجر سمتھ کے ساتھ ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''دس بارہ سال سے۔ وہ جب اسرائیلی آرمی میں تھا میں تب سے اس کے ساتھ ہوں''...... مارتھا نے جواب دیا۔

''اسے تم سے کتنی محبت تھی''...... عمران نے غور سے مارتھا کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بہت زیادہ۔ اتنی محبت تو اسے اپنی بیوی اور بچوں سے بھی نہیں تھی جتنی وہ مجھ سے کرتا تھا''...... مارتھا نے کہا۔

''اچھا۔ تو اس کے بیوی بچے بھی ہیں۔ وہ کہاں ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''اسرائیل میں۔ مہینے کے تین چار دن وہ اسرائیل میں گزارتا تھا''...... مارتھا نے جواب دیا۔

''تم پر وہ کتنا اعتماد کرتا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''اتنا اعتماد تو وہ خود پر بھی نہیں کرتا تھا جتنا مجھ پر کرتا تھا''۔ مارتھا نے جواب دیا۔

''یہ کیا تم فضول قسم کے سوال و جواب کر رہے ہو۔ ختم کرو یہ بک بک۔ میں ابھی اس کی آنکھیں نکالتا ہوں اور پھر اس کے دل میں خنجر اتارتا ہوں''...... تنویر نے بیزار سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے خنجر بھی نکال لیا۔ تنویر کا انداز دیکھ کر مارتھا گھبرا گئی۔

''کیا تم بلیک لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہو''...... عمران نے تنویر کو نظرانداز کرتے ہوئے مارتھا سے پوچھا۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں تین چار بار وہاں گئی ہوں''...... مارتھا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کیسے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں سمتھ کے ساتھ جاتی تھی۔ بلیک لیبارٹری میں خوراک کی سپلائی سمتھ کے ہی ذمے تھی۔ وہاں کا سائنس دان سر براؤن مجھے بہت پسند کرتا ہے۔ اس نے مجھ سے دوستی کی خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ میں نے سمتھ سے اس کی شکایت کی تو اس نے کہا کہ ہمارا پراجیکٹ مکمل ہو جائے تو پھر وہ سر براؤن کی اس گستاخی کی سزا دے گا''...... مارتھا نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔

''تم اگر سر براؤن سے بات کرنا چاہو تو کیسے کرو گی''۔ عمران نے پوچھا۔

''اس نے مجھے فون نمبر دیا تھا جو میرے موبائل فون میں محفوظ ہے''...... مارتھا نے کہا۔

''اور تمہارا موبائل فون کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا تو مارتھا نے اپنی جیکٹ کی جیب سے موبائل فون نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے میموری چیک کی تو اس میں سر براؤن کے نام سے نمبر محفوظ تھا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے روشی کی طرف دیکھا۔

''روشی۔ اسے ہاف آف کر کے کہیں پہنچا دو''...... عمران نے روشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس نے میرا فلیٹ دیکھا ہوا ہے اور یہ میرے بارے میں بہت کچھ جانتی بھی ہے اس لئے اس کا زندہ رہنا میرے لئے

مشکلات کا سبب بن سکتا ہے''...... روشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور نکال لیا۔

''نن۔ نن۔ نہیں۔ میں کچھ نہیں بولوں گی۔ کبھی کچھ نہیں بولوں گی''...... مارتھا نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور ابھی اس کا جملہ پورا ہوا ہی تھا کہ روشی کے ریوالور سے شعلہ نکلا اور مارتھا کے دل میں سوراخ ہو گیا اور وہ اچھل کر فرش پر گری اور تڑپنے لگی۔ روشی کے فائر کرنے سے دھماکہ بھی نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کے ریوالور پر سائیلنسر فٹ تھا۔ مارتھا کے جسم نے تڑپنا بند نہیں کیا تھا کہ سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور تیز گیس پھیل گئی اور ان سب کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔

ہر قسم کے ناول، ماہانہ ڈائجسٹ، بچوں کی کہانیاں، عمران سیریز
آئیڈیل پبلک لائبریری
نزد گھنٹہ گھر کمالیہ ★ عظیم احمد طارق 0301-7283296 0334-9630911

سنگ ہی، تھریسیا اور سمارٹ بہت غصے میں تھے۔ جب وہ خاور اور سرسلطان کے پاس پہنچے تو دونوں ان کے چہرے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ لوگ ناکام واپس آئے ہیں۔ سرسلطان اور خاور کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آ گئی۔

"حیرت ہے۔ ہماری مشینری نے ہمیں دھوکہ کیسے دے دیا"۔ سمارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنگ ہی۔ تمہارا یہ بندہ تو نیا لگتا ہے لیکن تم تو پرانے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ ایکسٹو کو تلاش کرنا ممکن نہیں ہے۔ تم اگر کوئی سائنسی حربہ استعمال کر سکتے ہو تو وہ تمہارے ہر حربے کا توڑ کرنا جانتا ہے۔ ہمارا چیف سائنس، ذہانت، طاقت غرضیکہ ہر لحاظ سے تم سے آگے ہے"...... خاور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بکواس بند کرو۔ نانسنس"...... سنگ ہی نے غصے سے غراتے

ہوئے کہا تو خاور کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم مجھ پر طنزیہ مسکرا رہے ہو۔ مجھ پر۔ جس کا نام سن کر دنیا رونے لگ جاتی ہے اور تم مجھ پر مسکرا رہے ہو"...... سنگ ہی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ریوالور نکال لیا۔

"سنگ ہی پرسکون ہو جاؤ۔ جب تک ایکسٹو کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ہم نے ان دونوں کو زندہ رکھنا ہے"...... تھریسیا نے سنگ ہی کو غصے میں دیکھا تو اس کا غصہ کم کرنے کے لئے کہا۔ تھریسیا کی بات سن کر سنگ ہی کا غصہ واقعی کم ہو گیا۔

"حقیقت تو دور کی بات ہے تم کبھی خواب میں بھی ایکسٹو کا خاتمہ نہیں کر سکتے"...... خاور نے بدستور طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سنگ ہی۔ ایسا نہ کیا جائے کہ سرسلطان کی بیگم کو لا کر اس کے سامنے ذبح کر دیا جائے اور پھر بھی اگر سرسلطان نہ مانے تو ایک ایک کر کے اس کے سارے گھرانے کو اس کے سامنے ذبح کر دیا جائے۔ کسی کی موت کا تو اس پر اثر ہو گا"...... تھریسیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ سرسلطان تم جانتے ہو کہ سنگ ہی ایک سفاک بھیڑیئے کا نام ہے۔ رحم کی ایک معمولی سی رمق بھی اس کے دل میں نہیں ہے"...... سنگ ہی نے پہلے تھریسیا اور پھر سرسلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔ سرسلطان سے بات کرتے ہوئے اس کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا لیکن سرسلطان کو کسی دھمکی کی پرواہ ہی کب تھی۔

"میں اور میرا پورا گھرانہ پاکیشیا سے زیادہ قیمتی تو نہیں ہے"...... سرسلطان نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ابھی پتہ لگ جائے گا۔ آؤ سنگ ہی۔ سرسلطان کی بیگم کو لینے چلیں"...... تھریسیا نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم یہیں رکو۔ ہم کچھ دیر میں آ جاتے ہیں"...... سنگ ہی نے سمارٹ سے کہا اور پھر وہ دونوں باہر نکل گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ان کی واپسی ہوئی تو ان کے چہروں پر مایوسی تھی۔ سرسلطان کے چہرے پر اب پھر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ خاور نے سرسلطان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کیا ہوا۔ تم خالی ہاتھ کیوں آئے ہو"...... سمارٹ نے سنگ ہی اور تھریسیا سے پوچھا۔

"سرسلطان کے بیوی بچے چھٹیاں گزارنے گاؤں گئے ہوئے ہیں"...... تھریسیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اسی لئے یہ بڈھا مطمئن بیٹھا ہوا تھا"...... سمارٹ نے غصیلی نظروں سے سرسلطان کو گھورتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں سیٹی کی آواز گونجنے لگی۔

"اوہ۔ گریٹ باس کی کال ہے۔ میں سن کر آتا ہوں"۔ سنگ ہی نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس کی واپسی کافی دیر بعد ہوئی۔ اس کے چہرے پر خجالت کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔

"کیا ہوا سنگ ہی۔ تم پریشان لگ رہے ہو"...... تھریسیا نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جھاڑ پڑی ہے گریٹ باس سے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مشن جلد از جلد مکمل کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا پراجیکٹ تاخیر کا شکار ہو جائے"...... سنگ ہی نے کہا۔

"ہاں۔ بات تو ان کی بھی ٹھیک ہے۔ اب خاور سے ایک مرتبہ پھر پوچھ لیتے ہیں۔ پہلے تو ہم نے خاور سے رعایت کی ہے۔ اب رعایت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... تھریسیا نے کہا اور پھر اس نے خاور کی طرف دیکھا۔ تھریسیا کو اپنی طرف متوجہ پا کر خاور کے ہونٹوں پر ایک بار پھر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"بس خاور۔ بہت ہو چکا۔ اب ہم تمہارے لاشعور سے نہیں پوچھیں گے بلکہ تم شعوری حالت میں بتاؤ گے"...... تھریسیا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک لمبے پھل والا خنجر نظر آنے لگا۔ تھریسیا کی بات سن کر اور اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر بھی خاور کے چہرے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔

تھریسیا کے خنجر کے ساتھ ساتھ سنگ ہی نے ریوالور بھی نکال لیا تھا۔ اب ان دونوں کے چہروں پر سفاکی ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ سنگ ہی نے ریوالور سیدھا کیا اور فائر کر دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور سرسلطان نے آنکھیں بند کر لیں۔ گولی خاور کے کان کو چھوتی ہوئی

گزر گئی۔

"میرا نشانہ خطا نہیں ہوا اور تم جانتے ہو کہ میرا نشانہ خطا ہو ہی نہیں سکتا۔ اب میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کا پتہ بتاؤ"...... سنگ ہی نے بدستور غراتے ہوئے کہا۔

"اب میں تمہارا دایاں کان اڑاؤں گا اور پھر بایاں۔ اس کے بعد تھریسیا خنجر سے تمہاری دونوں آنکھیں نکالے گی اور تمہارے جسم کا ریشہ ریشہ الگ ہو جائے گا۔ ہم تمہاری قوت برداشت کا نظارہ کریں گے"...... سنگ ہی نے کہا اور اس نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا لیکن اس کے فائر کرنے سے پہلے ہی ایک دھماکہ ہوا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ اس دھماکے کے ہوتے ہی سنگ ہی، تھریسیا اور سمارٹ نے ہوا میں چھلانگیں لگائیں اور اس کے ساتھ ہی سرسلطان اور خاور نے جوزف اور ایک دوسرے شخص کو دیکھا جو سیڑھیوں سے اڑتے ہوئے سنگ ہی اور تھریسیا سے آ ٹکرائے تھے۔ خاور تو دوسرے آدمی کو نہیں جانتا تھا البتہ سرسلطان جانتے تھے۔ وہ بلیک زیرو تھا۔ بلیک زیرو، تھریسیا سے ٹکرایا تھا جبکہ جوزف سنگ ہی سے۔ وہ چاروں ہی فرش پر گرے تھے۔ بلیک زیرو کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور اس نے فرش پر گرتے ہی ایک بار پھر فائر کھول دیا تھا۔ تھریسیا اور سنگ ہی پھرکی کی مانند گھوم گئے۔ بلیک زیرو نے مشین پسٹل کا رخ بدلا۔ سمارٹ فضا میں اچھل کر بلیک

زیرو کی طرف آ گیا تھا۔ چونکہ بلیک زیرو کی توجہ سنگ ہی اور تھریسیا پر تھی اس لئے سمارٹ نے اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ لیکن بلیک زیرو نے مشین پسٹل کا رخ موڑا اور سمارٹ فائرنگ کی زد میں آ گیا۔ اس کی دلدوز چیخ بلند ہوئی اور وہ زور دار دھماکے سے فرش پر آ گرا۔

تھریسیا اور سنگ ہی ایک لمحے کے لئے چونکے اور اسی ایک لمحے کا فائدہ بلیک زیرو نے اٹھانا چاہا۔ اس نے ایک بار پھر ان دونوں پر فائر کھول دیا لیکن وہ بھی بلیک زیرو سے غافل نہیں تھے لہذا جیسے ہی فائرنگ ہوئی وہ سپرنگ کی مانند اچھلے اور ہوا میں تیرتے ہوئے سیڑھیوں پر جا گرے۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور وہاں دھواں پھیل گیا۔ دھویں میں سرسلطان، خاور اور بلیک زیرو کو نظر تو کچھ نہیں آ رہا تھا لیکن بلیک زیرو نے فائرنگ جاری رکھی اور پھر وہ اندازے سے ہی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ فائرنگ بھی کر رہا تھا۔ دھواں کچھ دیر بعد چھٹ گیا۔ خاور، سرسلطان اور جوزف تہہ خانے میں موجود تھے جبکہ بلیک زیرو غائب تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس تہہ خانے میں آ گیا۔ خاور سوچ رہا تھا کہ یہ کون ہے۔

"اپنی عادت کے مطابق یہ لوگ پھر فرار ہو گئے ہیں"...... خاور کو آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس آواز کو تو وہ لاکھوں آوازوں میں پہچان سکتا تھا۔ یہ اس کے چیف ایکسٹو کی آواز تھی۔ وہ حیرت

بھری نظروں سے ایکسٹو کو دیکھنے لگا۔

''حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں میک اپ میں ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا تو خاور نے ایک طویل سانس لیا۔

''اوہ۔ یس چیف''...... خاور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنی نظریں جھکا لیں۔

''جوزف۔ تم سر سلطان اور خاور کو کھول دو''...... بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔

''میجر سمتھ کے خاتمے کے بعد اب عمران، میجر سمتھ کی دوست مارتھا پر بھی ہاتھ ڈالے گا''...... فنچ نے نانوتا سے کہا۔

''اس نے میجر سمتھ سے معلومات تو حاصل کر لی ہوں گی۔ اب وہ براہ راست بلیک لیبارٹری پر بھی حملہ کر سکتا ہے''...... نانوتا نے کہا تو فنچ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اور یہ ضروری بھی نہیں ہے کہ اسے مارتھا کے بارے میں بھی معلوم ہوا ہو''...... نانوتا نے کہا۔

''عمران جس قسم کا آدمی ہے اس سے یہ بات چھپی رہ نہیں سکتی''...... فنچ نے کہا۔

''پھر ہم میں سے ایک بلیک لیبارٹری چلا جائے اور دوسرا مارتھا پر نظر رکھے''...... نانوتا نے کہا۔

''بلیک لیبارٹری میں تو براؤن موجود ہے۔ اس کے ساتھ

ہمارے دو ایجنٹ اور بھی ہیں اس لئے فی الفور ہمیں بلیک لیبارٹری جانے کی ضرورت نہیں۔ ہم براؤن کو ہوشیار رہنے کا کہہ دیتے ہیں اور خود مارتھا کی نگرانی کرتے ہیں''...... فنچ نے کہا۔

''اوکے۔ ایسا ہی کرتے ہیں''...... نانوتا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو فنچ نے موبائل فون نکال لیا۔

''ہاں۔ براؤن۔ بلیک لیبارٹری کی کیا پوزیشن ہے''...... فنچ نے براؤن سے پوچھا۔

''کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ ایک ہفتے تک کافی مقدار میں مال تیار ہو جائے گا۔ لیکن تم نے اپنے کام کا نہیں بتایا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہوا یا نہیں''...... براؤن نے پوچھا۔

''بلیک جیک کے بارے میں تو تمہیں پتہ ہی ہے۔ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں نے ختم کر دیا تھا''...... فنچ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ خبر تو پرانی ہو چکی ہے''...... دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی۔

''تازہ خبر یہ ہے کہ میجر سمتھ جو کل بلیک جیک کا عہدہ سنبھال رہا تھا آج اسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کر دیا ہے''...... فنچ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا واقعی۔ یہ میرے لئے نئی خبر ہے۔ اب تو بلیک لیبارٹری شدید خطرے میں ہے''...... براؤن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''بلیک لیبارٹری میں تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود ہو۔ بلیک

لیبارٹری کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے''...... فنچ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم خود ہی تو بتاتے ہو کہ عمران کسی آفت سے کم نہیں''۔ براؤن نے کہا۔

''اگر عمران کسی آفت سے کم نہیں ہے تو زیرو لینڈ کے ایجنٹ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔ آئندہ میرے سامنے کسی کمزوری کا اظہار مت کرنا ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم ہمارے ساتھی ہو''...... فنچ نے غراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اوکے۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ تم نے عمران کے سلسلے میں کیا کیا ہے''...... براؤن نے کہا۔

''ہم یہاں عمران کو گھیرنے ہی والے ہیں اور تم نے بھی ہوشیار رہنا ہے۔ کوئی معمولی سی بات بھی ہو جائے تو تم نے فوراً ہمیں اطلاع کرنی ہے۔ ہم آندھی اور طوفان کی طرح تمہارے پاس پہنچ جائیں گے''...... فنچ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ تو عمران سے ڈر ہی گیا تھا''...... فنچ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''علی عمران اور کرنل فریدی کی زیرو لینڈ میں اتنی تعریفیں ہوتی ہیں کہ ہمارے کئی افراد نفسیاتی طور پر ان سے مرعوب ہو چکے ہیں''...... نانوتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خاص طور پر تم اور تھریسیا۔ نہ صرف مرعوب ہو بلکہ انہیں اپنے

دل میں بھی بسائے ہوئے ہو''..... فنچ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نانوتا نے اسے گھور کر دیکھا۔

''یہ ہم پر تم الزام لگا رہے ہو۔ میں گریٹ باس سے تمہاری شکایت کروں گی''..... نانوتا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے تو مذاق کیا ہے۔تم ناراض ہی ہو گئی ہو''..... فنچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب مارتھا کی طرف چلو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ اسے اٹھا کر غائب ہو جائیں اور ہم انہیں ڈھونڈتے ہی رہ جائیں''۔ نانوتا نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ چلو''..... فنچ نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آ گئے۔ کمپاؤنڈ میں ان کی کار موجود تھی۔ وہ کار میں بیٹھے اور پھر روڈ پر آ گئے۔ میجر سمتھ نے مارتھا کو ایک شاندار کوٹھی لے کر دی ہوئی تھی اور انہوں نے یہ کوٹھی دیکھی ہوئی تھی۔ ان کی کار اس کوٹھی کی طرف بڑھنے لگی۔

''گیس پسٹل، مشین پسٹل اور دیگر سامان کار میں موجود ہے نا''..... فنچ نے نانوتا سے پوچھا۔

''ہاں۔ سب کچھ موجود ہے''..... نانوتا نے اس مرتبہ نارمل لہجے میں کہا۔ اس کا غصہ دور ہو چکا تھا۔

''تمہاری یہی بات بہت اچھی ہے کہ تم بہت جلد غصے پر قابو پا لیتی ہو''..... فنچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تمہاری یہ بات بہت بری ہے کہ تم ہم پر بھی طنز کر جاتے ہو''..... نانوتا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس کے اس انداز پر فنچ نے ایک قہقہہ لگایا اور پھر کار کی رفتار آہستہ کر دی کیونکہ وہ مارتھا کی کوٹھی کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس نے کار کوٹھی سے کچھ فاصلے پر روک دی۔ وہ کار میں ہی بیٹھے رہے۔ یہاں سے انہیں مارتھا کی کوٹھی کا گیٹ صاف نظر آ رہا تھا۔ انہیں وہاں رکے ابھی دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے گیٹ کے سامنے ایک کار کو رکتے دیکھا اور پھر کار میں سے دو لڑکیاں نیچے اتریں۔ ان میں سے ایک نے گیٹ کے قریب لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔

''فنچ۔ قد و قامت سے یہ لڑکی جولیا لگتی ہے''..... نانوتا نے فنچ سے مخاطب ہو کر کہا جو دونوں لڑکیوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

''ہاں۔ لگتی تو جولیا ہی ہے۔ لیکن یہ دوسری لڑکی کون ہے''۔ فنچ نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایکریمیا میں ایجنٹ ہو''..... نانوتا نے ایک خیال کے تحت کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہو گا''..... فنچ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلتے دیکھی اور مارتھا کا چہرہ دکھائی دیا۔ مارتھا دوسری لڑکی کو دیکھ کر مسکرائی۔ ان میں چند باتیں ہوئیں اور پھر مارتھا نے کھڑکی بند کی اور گیٹ کھول دیا۔ دونوں لڑکیاں واپس کار میں بیٹھ چکی تھیں۔ گیٹ کھلتے ہی کار کوٹھی

میں داخل ہوگئی۔

''یہ تو مارتھا کی واقف لگتی ہیں''...... فنچ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن وہ دوسری لڑکی جولیا ہی ہے''...... نانوتا نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ یہ باہر آئیں تو پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے''...... فنچ نے کہا اور پھر وہ دونوں ان لڑکیوں کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگے۔ انہیں زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا۔ گیٹ ایک بار پھر کھلا اور ان لڑکیوں کی کار باہر آ گئی۔ دوسری لڑکی ڈرائیونگ سیٹ پر تھی جبکہ فرنٹ سیٹ خالی تھی اور پچھلی سیٹ پر بھی کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ کار باہر آئی تو گیٹ بند ہو گیا۔ گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور جولیا کے قدوقامت والی لڑکی باہر آ گئی۔ اس نے باہر آ کر گیٹ کی ذیلی کھڑکی بند کر دی۔

''یہ سو فیصد جولیا ہی ہے اور اب یہ مارتھا کو اغوا کر کے لے جا رہی ہیں''...... نانوتا نے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی سمجھ گیا ہوں''...... فنچ نے کہا اور پھر اس نے کار سٹارٹ کی۔ ان دونوں لڑکیوں کی کار بھی آگے بڑھ گئی تھی۔ فنچ نے مناسب فاصلہ رکھ کر تعاقب شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ ایک کالونی میں پہنچ گئے۔ لڑکیوں کی کار ایک کوٹھی کے سامنے رک گئی جبکہ فنچ کار کو آگے بڑھاتا ہوا لے گیا۔ کافی آگے جا کر اس

نے کار موڑی اور دوبارہ اس کوٹھی کے قریب پہنچ گیا۔ اب لڑکیوں کی کار کوٹھی کے اندر جا چکی تھی۔ فنچ اور نانوتا نے کوٹھی کو غور سے دیکھا اور فنچ نے کچھ فاصلے پر پہنچ کر کار ایک سائیڈ پر روک لی۔ انہوں نے کار لاک کی اور پیدل چلتے ہوئے کوٹھی کے قریب پہنچ گئے۔ پھر وہ کوٹھی کی عقبی طرف آ گئے۔ عقبی طرف بھی ایک گلی تھی۔ یہ گلی کافی کشادہ تھی لیکن اس گلی میں تمام کوٹھیوں کے عقبی رخ تھے اس لئے یہ گلی سنسنان تھی۔

وہ اپنی مطلوبہ کوٹھی کے عقبی حصے تک پہنچے تو نانوتا نے صرف ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور پھر وہ اچھلی اور فنچ کے کندھے پر سوار ہوگئی اور اگلے ہی لمحے وہ کوٹھی کی دیوار پر چڑھ چکی تھی۔ اس نے اندر کا جائزہ لیا۔ کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر اس نے دیوار پر لیٹ کر ہاتھ بڑھایا تو فنچ اس کا ہاتھ تھام کر دیوار پر چڑھ آیا اور پھر دونوں ہی دوسری طرف کود گئے۔ ان کے کودنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور وہ وہاں موجود پودوں کے درمیان دبک گئے۔

دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چند لمحے دبکے رہے اور پھر اٹھے اور بے آواز قدموں سے آگے بڑھنے لگے۔ چند قدم چلنے کے بعد فنچ نے جیب سے گیس پسٹل نکال لیا اور اس نے کئی فائر کر دیئے۔ نانوتا اور فنچ نے اپنے سانس روک لئے تھے۔ یہ گیس انتہائی تیز اثر تھی اور پھر جلد ہی تحلیل بھی

ہو جاتی تھی۔ تقریباً ایک منٹ بعد دونوں نے آہستہ سے سانس لئے اور پھر وہ کمروں کی طرف بڑھنے لگے۔ کمروں کے قریب پہنچ کر وہ کمروں کے اندر جھانکنے لگے۔ ایک کمرے میں جھانکتے ہی وہ خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ اس کمرے میں چند افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان بے ہوش ہونے والوں میں وہ دونوں لڑکیاں بھی شامل تھیں جن کا تعاقب کرتے ہوئے وہ یہاں تک پہنچے تھے اور مارتھا کی لاش بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے سینے سے خون ابھی تک نکل رہا تھا۔ فنچ اور نانوتا نے اپنے اپنے مشین پسٹل ان بے ہوش افراد کی طرف کر دیئے۔

''گڈ بائے علی عمران۔ گڈ بائے''...... فنچ نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹریگر پر دباؤ بڑھا دیا۔

سٹک سٹک کی آواز سنتے ہی عمران نے فوراً ہی اپنا سانس روک لیا تھا۔ سانس روک کر وہ کرسی پر لڑھک گیا۔ وہ آنے والوں کو یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ وہ بے ہوش ہو چکا ہے۔ اس نے آنکھیں تو بند کر لی تھیں لیکن وہ کن انکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر گزرنے پر اس نے دو افراد کو دروازے پر دیکھا اور وہ دل ہی دل میں حیران رہ گیا کیونکہ یہ فنچ اور نانوتا تھے۔ زیرو لینڈ کے خطرناک ایجنٹ اور دنیا کی نظروں میں عالمی مجرم۔ مجرم تنظیمیں، کئی ملکوں کی حکومتیں سیکرٹ ایجنٹس اور سیکرٹ ایجنسیاں ان کا نام سن کر دہشت زدہ ہو جاتی تھیں اور وہ اس وقت عمران کے سامنے موجود تھے۔ ان دونوں کے چہرے کامیابی کی خوشی سے چمک رہے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے۔

"گڈ بائے علی عمران۔ گڈ بائے"...... فنچ کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور اسی لمحے عمران بھی اپنی جگہ سے سپرنگ کی مانند اچھلا اور ہوا میں اڑتا ہوا فنچ سے ٹکرایا جبکہ اس کی ایک لات نانوتا کے سر پر لگی اور وہ بھی اچھل کر دور جا گری لیکن گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اسی لمحے اس کی پسلیوں پر جولیا کی بھرپور لات پڑی کیونکہ جولیا بھی اچھل کر کھڑی ہو چکی تھی۔

عمران نے فنچ کو نیچے گرا لیا تھا لیکن وہ عمران کے نیچے سے چکنی مچھلی کی مانند نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا مکا عمران کی پسلیوں میں لگا۔ عمران کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کی پسلیوں پر ہتھوڑا مارا گیا ہو۔ پسلیوں پر مکا مارنے کے بعد فنچ نے عمران کی ناک پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کا مکا فنچ کے ماتھے پر پڑا۔ اگر یہ مکا کسی اور کو لگا ہوتا تو لازماً اس نے بے ہوش ہو جانا تھا لیکن فنچ نے صرف اپنے سر کو جھٹکا دیا اور اچھل کر عمران کے سر پر ٹھوکر مار دی۔ ٹھوکر کھاتے ہی عمران الٹ گیا اور فنچ نے اسے فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی اور اس نے الٹی قلابازی کھائی اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں فنچ کے سینے سے ٹکرائیں تو فنچ ہوا میں بلند ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور کمرے میں دھواں سا بھر گیا اور یہ دھواں اتنا گہرا تھا کہ ان کی آنکھوں کے سامنے

اندھیرا چھا گیا۔ تقریباً ایک منٹ بعد دھواں چھٹا تو فنچ اور نانوتا غائب ہو چکے تھے۔

"دھواں پھیلا کر یہ لوگ فرار ہو جاتے ہیں اور اب ہمیں ایک سیکنڈ بھی تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ سوچنے اور پلاننگ کرنے کا کوئی وقت نہیں ہے۔ ہم نے اندھا دھند اور ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے اور بلیک لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دو تین سیکنڈ بعد ہی وہ دو کاروں میں سوار ہو کر بلیک لیبارٹری کی طرف بڑھ رہے تھے۔ تیز رفتار ڈرائیونگ کے باعث وہ بہت جلد راک سنٹر پہنچ گئے۔ فوڈ اینڈ فوڈ کے گودام تک پہنچنے میں انہیں کوئی وقت نہیں ہوئی۔ گودام ایک کشادہ سی سٹریٹ میں تھا جو کہ راک سنٹر کا عقبی حصہ تھا۔ اس سٹریٹ میں صرف گودام ہی تھے اس لئے یہاں اس وقت کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ عمران نے گیس پسٹل سے اندر کئی فائر کئے اور پھر اس نے ایک چوڑی نال والا ریوالور نکالا اور اس سے بھی اندر کی طرف ایک فائر کر دیا۔

"اس حصے میں کیمرے اور دیگر سائنسی آلات کام کر رہے ہوں گے تو وہ آدھ گھنٹے کے لئے ناکارہ ہو جائیں گے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ گودام میں داخل ہو گئے۔ گودام کے صحن میں ہی کئی افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ گودام کے اندرونی حصے میں پہنچ کر انہیں راستہ تلاش کرنے میں زیادہ وقت نہ لگا۔ یہ راستہ سیڑھیوں کا تھا۔

سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ دروازے پر اور سیڑھیوں کے درمیان کئی کیمرے نظر آ رہے تھے۔

"تم سب لوگ یہاں رکو میں ابھی آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ سیڑھیاں اترتے وقت اس نے چوڑی نال والے ریوالور سے ایک اور فائر کر دیا تھا۔ سیڑھیاں اتر کر عمران غائب ہو گیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"آؤ۔ اب جلدی سے یہاں سے نکل چلو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ سب تیز تیز چلتے ہوئے اپنی کاروں تک پہنچ گئے۔ ابھی ان کی کاریں چند میٹر ہی دور گئی تھیں کہ انہیں اپنے پیچھے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے۔

•

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران اس وقت دانش منزل کے میٹنگ روم میں موجود تھے۔ آج طویل عرصے کے بعد کسی مشن کے اختتام پر ایکسٹو نے میٹنگ طلب کی تھی۔ وہ سب دھیمے لہجے میں باتیں کر رہے تھے جبکہ عمران صوفے پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ اس کے خراٹوں کی آوازیں کافی بلند تھیں۔ پھر اچانک ہی انہیں مائیک آن ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ سب خاموش ہو گئے جبکہ عمران اسی طرح خراٹے لے رہا تھا۔

"عمران"...... اچانک ایکسٹو کی تیز اور سرد آواز سنائی دی تو عمران بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔

"یس سر۔ یس چیف۔ یس باس۔ کس نام سے پکاروں، کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے باقاعدہ سر لگاتے ہوئے کہا تو تمام ممبران غصے سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"صفدر"...... ایکسٹو نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر یکدم کھڑا ہو گیا۔

"یس باس"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر اب عمران کوئی فضول بات کرے تو اسے اٹھا کر میٹنگ روم سے باہر پھینک دینا"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا جبکہ ایکسٹو کا حکم سن کر عمران نے فوراً ہی منہ بنا لیا اور اس نے مضبوطی سے اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا۔

"اس مشن کی چند باتوں کا آپ لوگوں کو علم نہیں ہے اس لئے میں نے آج میٹنگ طلب کی ہے"...... ایکسٹو نے کہا اور پھر ہال میں چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"زیرو لینڈ والے ایک لیبارٹری تیار کرنا چاہتے ہیں جو ماحول کی وجہ سے صرف پاکیشیا میں بنائی جا سکتی ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے ہوتے ہوئے انہیں اپنا منصوبہ مکمل ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے زیرو لینڈ والوں نے منصوبہ بنایا کہ علی عمران اور ایکسٹو کی طاقت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے علی عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے اسرائیلی حکومت کی پروردہ مجرم تنظیم بلیک جیک کو آلہ کار بنایا اور ایکریمیا میں ایک خصوصی کیمیکل تیار کرنے کے لئے بلیک لیبارٹری بنائی۔ اس لیبارٹری میں تیار ہونے والے کیمیکل کو پاکیشیا کے خلاف استعمال ہونا تھا۔ ان کے منصوبے کے مطابق عمران کو اطلاع ملی اور

عمران ٹیم کے ہمراہ ایکریمیا پہنچ گیا جہاں فنچ اور نانوتا موجود تھے جبکہ سنگ ہی اور تھریسیا میرے خاتمے کا مشن لے کر پاکیشیا آ گئے۔ مزید حالات کا تو آپ لوگوں کو علم ہی ہے کہ زیرو لینڈ کے دو گروپ ناکامی سے دوچار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک اور کامیابی عطا کی۔ اب اگر کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو وہ پوچھ سکتا ہے"...... ایکسٹو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو چند لمحوں کے لئے ہال میں خاموشی چھا گئی اور پھر تنویر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"چیف۔ زیرو لینڈ کے ایجنٹ دھوئیں کے بم پھینک کر فرار کیوں ہو جاتے ہیں"...... تنویر نے پوچھا۔

"جب انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ ناکام ہو چکے ہیں اور اب ان کی زندگی کو بھی شدید خطرہ ہے تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے فرار ہونے کو ترجیح دیتے ہیں اور میں یہ بتاتا چلوں کہ وہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں ناکام ہوتے ہیں ورنہ وہ جہاں بھی جاتے ہیں کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ فنچ، سنگ ہی، تھریسیا اور نانوتا زیرو لینڈ کا قیمتی سرمایہ ہیں اس لئے زیرو لینڈ کے بڑوں نے انہیں یہ ہدایت کی ہوئی ہے کہ اگر ان کی جان کو خطرہ ہو تو وہ اپنی جان بچائیں۔ کوئی اور سوال ہے آپ لوگوں کی طرف سے"...... ایکسٹو نے تنویر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آخر میں پوچھا لیکن اس مرتبہ کوئی بھی اپنی جگہ سے کھڑا نہ ہوا جس کا مطلب تھا کہ مزید کوئی سوال نہیں ہے۔

''اوکے۔ اللہ حافظ'' ...... ایکسٹو کی آواز سنائی دی اور پھر مائیک آف ہو گیا۔

''جناب میرا چیک۔ میرا چیک'' ...... عمران نے یکدم ہی صوفے سے اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر اس نے صفدر کی طرف دیکھا تو فوراً ہی اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اس کے بولنے پر صفدر اسے اٹھا کر میٹنگ روم سے باہر پھینک دے گا۔ عمران کے اس انداز پر میٹنگ روم میں موجود تمام افراد کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ختم شد

ہر قسم کے ناول، ماہانہ ا[redacted]وں کی کہانیاں، عمر[redacted]
[redacted]
آنیڈ پبلک لائبریری [redacted]
[redacted]